CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

1343 اوم

1343

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम गीता अमृत धारा
अकसीर रूह

लेखक रोशन लाल एम० ए०

प्रकाशन वर्ष 1955

आगत संख्या 13453

روشن

میسرز جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز چوک متی لاہور

(نوٹ) [illegible] رکھی گئی ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

१५/५५ मल्

पुस्तक संख्या

२२८३६

पंजिका-संख्या..........

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

राय बहादुर श्री लालचन्द भाटिया
रिटायर्ड असिस्टेण्ट गैरिज़न एञ्जिनियर से
गुरुकुल विश्वविद्यालय कांगड़ी पुस्तकालय को
सप्रेम भेंट

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جملہ حقوق محفوظ

گیتا امرت

(حصہ دوم)

المعروف

گیتا کے مکھیہ اپدیش

از قلم

چودھری روشن لعل ایم۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب

پبلشرز

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز چوک متی لاہور

نوٹ:۔ گیتا پرچار کی خاطر قیمت کم رکھی گئی ہے ؀

قیمت آٹھ آنے

سنہ ۱۹۴[illegible]ء

पुस्तकालय
गुरुकुल काँगड़ी
CHECKED 1973
Initial
1343
1343
1343;U
CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیباچہ

گیتا امرت کے دو ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک چکے ہیں۔ یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ اس ایڈیشن میں کوشش کی گئی ہے کہ مضامین کو اور بھی سلیس بنایا جائے۔ لہٰذا دقیق امورات کو اور بھی واضح کر دیا گیا ہے اس سے کتاب کی ضخامت بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ کتاب کے دو حصّے کر دیئے گئے ہیں۔ پہلے حصّہ میں گیتا کے پہلے پندرہ ادھیاؤں کا خلاصہ ہے۔ دوسرے حصّہ میں گیتا کے باقی کے تین ادھیائے (۱۶ - ۱۷ - ۱۸) کا خلاصہ درج ہے اور ساتھ ہی گیتا کے مُکھیہ اُپدیش یعنی چیدہ چیدہ ہدایات بھی شامل ہیں۔ یہ مُکھیہ اُپدیش کون کون سے ہیں۔ شری مہاتما گاندھی جی کے مطابق گیتا کے تین مُکھیہ اُپدیش ہیں

(۱) سم بدھی یعنی عقل قائم۔

(۲) اننیہ بھگتی یعنی یکسو عبادت۔

(۳) کرم کوشلم یعنی فرائض کی سرانجام دہی میں قابلیت اور نیک نیتی

ان تینوں مُکھیہ اُپدیشوں پر پہلے کی نسبت اور بھی زیادہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ امید ہے کہ پڑھنے والوں کو یہ مضامین ضرور پسند آوینگے۔ صرف یہی درخواست ہے کہ پڑھنے والے ایکدفعہ اس کتاب کو آخیر تک پڑھنے کی تکلیف گوارا فرماویں۔ اُنکو محنت کا صِلہ ضرور مِل جائیگا ÷ نیازکیش روشن لعل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فہرست مضامین

1343;U

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

گیتا کے پہلے پندرہ ادھیاؤں کا خلاصہ حصّہ اوّل میں دے آئے ہیں۔ پڑھنے والوں کی سہولیت کے لئے اِن کو اختصار کے ساتھ پھر دُہرا دیا جاتا ہے ؛

پہلے ادھیائے میں ارجن دُکھی ہو رہا ہے۔ رشتہ داروں کو مارنے کے لئے وہ تیار نہیں ہے۔ موہ سے گھبر کر گھبرا جاتا ہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ ایک طرف دھرم کا پہلو ہے۔ دوسری طرف رشتہ داروں کی زندگی کا سوال ہے۔ میدان جنگ میں ہی ارجن تیر کمان چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور جنگ کرنے سے انکار کر دیتا ہے ؛

دوسرے ادھیائے میں بھگوان سری کرشن چندر جی اپنا اُپدیش شروع کرتے ہیں :-

فرماتے ہیں۔ اے ارجن! تو موہ سے گھبرا ہُوا ہے۔ تیری عقل چکرا گئی ہے۔ تو جسم اَور آتما میں تمیز نہیں کر رہا۔ جسم مرتا ہے۔ مگر آتما کبھی بھی نہیں مرتا۔ جسم کے کٹنے سے آتما نہیں کٹ جاتا ہے۔ یہ امر ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتما کو تلوار کاٹ نہیں سکتی۔ آگ اسے جلا نہیں سکتی پانی گیلا نہیں کر سکتا۔ ہوا آتما کو سکھا نہیں سکتی ؎

پھر فرماتے ہیں۔ اے ارجن! دھرم سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے۔ اگر دھرم کو زوال آگیا۔ تو سمجھ لو کہ سب کچھ چلا گیا دھرم بچ جائے اور چاہے زندگی تک بھی چلی جائے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ اے ارجن تو کھشتری ہے تیرا دھرم یُدھ کرنا ہے۔ جو یُدھ دھرم کی حفاظت کے لئے کیا جائے۔ اس سے بڑھ کر کوئی پُنیہ نہیں ہے۔ تو ہمت کی کمر باندھ کر اس جنگ میں ڈٹ جا ؎

اسی ادھیائے میں آگے فرماتے ہیں۔ کہ سب کام نشکام بھاؤ سے کر۔ یعنی نفع نقصان۔ جیت ہار کے احساس سے آزاد ہو کر تو سب کام کرتا چل۔ تجھے کبھی بھی پاپ نہیں لگے گا ؎

اس کے آگے قائم العقل انسان کے اوصاف بتاتے ہیں۔ جو انسان دُکھ میں دُکھی نہ ہو۔ اور سُکھ کا خواہشمند نہ رہے ایسے آدمی کی عقل قائم ہے۔ وہ ستھِر بدّھی والا ہے ؎ اس پر دوسرا ادھیائے ختم ہوتا ہے ؎

بھگوان کا اُپدیش پوری طرح ارجن کی سمجھ میں نہیں آتا۔ چنانچہ اُس کے سوال کرنے پر تیسرے ادھیائے کا آغاز ہوتا ہے ؎

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تیسرے ادھیائے میں بھگوان نِش کام کرم کی وضاحت کرتے ہیں۔ یعنی ہر انسان کا فرض ہے کہ دِل لگا کر اپنے فرائض انجام دیوے۔ مگر اعمال اور افعال کے پھل کی خواہش دِل میں ہرگز نہ رکھے۔ بے واسطہ ہو کر کرم (عمل) کرے اور کرم کے ثمر سے بے تعلق رہے۔ جیت ہار۔ نفع نقصان کے احساس سے بالا تر ہو کر کرم کرتا ہے۔ اس طرح وہ آہستہ آہستہ مُکتی کے زینے پر چڑھتا چلا جائے گا اور آخر میں مُکت ہو جائیگا ؛

چوتھا ادھیائے :۔ اس ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں کہ اے ارجن! مجھے دھرم بہت ہی پیارا ہے۔ اس قدر پیارا ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے میں سنسار میں بار بار جنم لیتا ہوں تاکہ نیک اور دھرماتما آدمیوں کی رکھشا کروں اور پاپیوں کو سزا دوں اور نیست و نابود کر دوں۔ اس لئے اے ارجن! تمہیں بھی چاہیئے کہ تُو دھرم کی حفاظت کے لئے جنگ میں کُود پڑ۔ پاپیوں کا ناش کر کے دھرم کا دَور دَورہ کر دے۔ دھرم پر لڑنے والا آدمی بھگوان کو بہت ہی پیارا ہے ؛

پانچواں ادھیائے :۔ اس ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں کہ آدمی کو دُنیا میں اس طور پر رہنا چاہیئے۔ جیسے کہ پانی میں کنول کا پتّہ رہتا ہے۔ جو کہ پانی میں رہتا ہُوا بھی پانی سے تر نہیں ہوتا۔ چنانچہ انسان کو بھی چاہیئے کہ دُنیا کی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کشمکش میں پوری تن دہی سے حصّہ لیوے مگر اس سے رہے بے وشت۔ بے تعلق رہ کر زندگی کے کاروبار کو سرانجام دیتا رہے۔ دُنیا کے اثرات سے مؤثر نہ ہو ؞

چھٹا ادھیائے:۔ اس ادھیائے میں یوگ ابھیاس کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ من کو جیتنے کے طریقے اسی ادھیائے میں لکھے ہیں۔ تاکہ من کو جیت کر آدمی شانتی اور شدھتائی حاصل کرے اور اپنے آتما کو مُکتی کی سیڑھی پر لے جا کر اُسے آخر میں بھگوان کے ساتھ جوڑ دیوے اور جنم مرن کے چکر سے ہمیشہ کے لئے چھُوٹ جاوے ؞

ساتواں ادھیائے:۔ اس ادھیائے میں فرماتے ہیں کہ چار قسم کے آدمی میری بھگتی کرتے ہیں۔ ایک دُکھی۔ دوسرے مطلبی اور غرض مند۔ تیسرے متلاشی جن کو میری کھوج ہے۔ چوتھے عارف۔ جن کو میرا گیان پراپت ہو گیا ہے۔ یہ چاروں قسم کے بھگت مبارک ہیں۔ مگر گیانی یعنی عارف تو بھگوان کو بہت ہی پیارا ہے ؞

آٹھواں ادھیائے:۔ فرماتے ہیں کہ جو شخص آخیر وقت مجھے یاد کرتا ہوا جسم کو چھوڑتا ہے وہ مُکت ہو جاتا ہے۔ اس لئے ارجن کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ اے ارجن تو ہر وقت میرا سمرن کر اور ساتھ ساتھ یُدھ بھی کر۔ بھگتی اور جنگ کو اکٹھا۔ ساتھ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سادھن سمجھانا یہی گیتا کا اصل اُپدیش ہے۔ گیتا بھگت یودھا پیدا کرتی ہے۔ یعنی عابد بھی ہو اور میدانِ جنگ میں بھی یکتا ہو۔

نواں ادھیائے :- اس ادھیائے میں برہم وِدّیا کے راز بتائے ہیں۔ فرماتے ہیں اسے ارجن ! فرشتہ سیرت ہو کر تو اپنے آپ کو میرا سیوک سمجھ کر میری ہدایت پر چلا چل۔ اس میں تیرا بیڑا پار ہے۔ میری بھگتی کر۔ من کو مجھ میں جوڑ دے۔ ایسا کرنے سے تو مجھے پا جائے گا ÷

دسواں ادھیائے :- اس ادھیائے میں بھگوان اپنے جلال کا بیان فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ انسانوں میں میں راجہ ہوں۔ اس لئے اے ارجن ! تو جنگ کو جیت کر راجہ بننے کی کوشش کر۔ دُنیا میں جیت میں ہوں۔ ہتھیار دھارن کرنیوالوں میں میں شری رام چندر ہوں۔ اے ارجن تُو بھی شری رام چند کی طرح بہادر ہو جا ÷

گیارہواں ادھیائے :- ارجن کی پرارتھنا پر بھگوان ارجن کو گیان کی آنکھ بخشتے ہیں اور اُسے اپنا وراٹ رُوپ دکھاتے ہیں جس میں سب دیوتا۔ رشی۔ مُنی غرض تمام کائنات موجود ہے۔ سارا جگت ایک ہی رُوپ کے اندر سمایا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں۔ اے ارجن ! ایسے درشن تو دیوتاؤں کو بھی نصیب نہیں ہوتے۔ جو دل سے میری بھگتی کرتا ہے۔ وہ ہی ایسے درشن

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پا سکتا ہے ÷

بارہواں ادھیائے :- بھگوان تک پہنچنے کے مختلف طریقے بتلائے ہیں۔ اور بھگت کے اوصاف بیان کئے ہیں۔ بھگت وہ ہے جو سُکھ دُکھ میں یکساں رہے۔ جو جسمانی اور نفسانی دائروں سے نکل کر روحانی دائرہ پر پہنچ جائے۔ جس پر دُنیا کے عارضی تغیّر و تبدل اثر نہ کریں۔ جو خوشی سے پھُولے نہیں اور غم سے مُرجھائے نہیں۔ ایسا بھگت بھگوان کو پیارا ہے ÷

تیرہواں ادھیائے :- اس ادھیائے میں جسم۔ آتما اور پرماتما کا وضاحت سے بیان ہے۔ فرماتے ہیں کہ پرماتما ہر ایک کے ہردے میں موجود ہیں۔ پرماتما مجسّم گیان ہیں اور گیان کی آنکھ سے ہی دیکھے جا سکتے ہیں ÷

چودہواں ادھیائے :- پرکرتی کے تین گُن۔ ست۔ رج تم۔ ان کا بیان ہے۔ ستوگنی آدمی ہر دم نیکی کی طرف مائل رہتا ہے۔ رجوگنی حرص و ہوا میں مبتلا رہتا ہے۔ اور تموگنی آدمی نیند۔ سُستی۔ کاہلی میں وقت گذار دیتا ہے۔ ستوگنی آدمی مرنے کے بعد سورگ میں جاتا ہے۔ رجوگنی پھر سے دُنیا میں آ جاتا ہے اور تموگنی آدمی نرک میں جاتا ہے جو آدمی ان تینوں گُنوں کو پار کر لیتا ہے وہ مُکت ہو جاتا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے بھگوان میں سما جاتا ہے ؛

پندرہواں ادھیائے :۔ اس ادھیائے کو پرشوتم یوگ کہا گیا ہے۔ پرم آتما۔ پرم ایشور یا پرشوتم ان تینوں ناموں سے مراد وہ ایک شکتی ہے جو ساری کائنات میں سمائی ہوئی ہے۔ جس کا تیج سُورج چاند اور آگ میں موجُود ہے یوگی لوگ یوگ ابھیاس سے اس شکتی کو سمجھ جاتے ہیں۔ دیکھ لیتے ہیں اور اس میں سما جاتے ہیں۔ اس لئے بھگوان کہتے ہیں کہ اے ارجن! تو میری بھگتی کر۔ تُو یوگ ابھیاس میں جُٹ جا۔ تو ضرور میرے درشن کر لے گا ؛

اوم تت ست

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

سولہواں ادھیائے

ملکوتی اور شیطانی سیرتیں

بھگوت گیتا کے سولہویں ادھیائے کو دَیو اور آسُر سمپت وِبھاگ یوگ "दैवासुरसंपद्विभाग योग" کہتے ہیں۔
کیونکہ اس میں دَیوی اور آسُری یعنی ملکوتی اور شیطانی سیرتوں کا ذکر ہے۔

بھگوان فرماتے ہیں کہ اے ارجن۔ اس ساری دُنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک دیوتا سوبھاؤ والے۔ دوسرے راکھشس سوبھاؤ والے۔ ایک فرشتہ سیرت۔ دوسرے شیطان سیرت۔ ایک گُرمکھ اور دوسرے من مُکھ۔

دیوتا سوبھاؤ والے آدمیوں میں کیا کیا خوبیاں ہوتی ہیں۔ اس کا وضاحت کے ساتھ بھگوان ذکر کرتے ہیں اور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور فرماتے ہیں -

अभयं सत्व संशुद्धिः ज्ञानयोग व्यवस्थितिः । :/

दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्यायस्तप आर्जम ॥ ://

اَبھَے یم - ستو سنشدھی - گیان یوگ ویوستھتا

دانم - دمشچ - یگیہ - چا - سوادھیاسے - تپ - آرجوم ۱۶/۱

ترجمہ - اے ارجن! نڈرتا - باطن کی صفائی - طبیعت میں گیان اور یوگ کا قیام - دان کرنا - اندریوں (حواس) کو قابو میں لانا - یگیہ کرنا - دھرم پستکوں کا پڑھنا - تپ (ریاضت) سرلتا (راستبازی)

अहिंसा सत्यमक्रोधस्त्यागः शान्तिरपैशुनम् । /

दया भूतेष्वलोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीरचापलम् ॥ //

اہنسا - ستیم - اکرودھا - تیاگا - شانتی - اپشینم

دیا بھوتیشو - الولپتوم - ماردوم - ہریر - اچاپلم ۱۶/۲

ترجمہ - اہنسا (بے آزاری) - ست (صداقت) - غصّہ نہ کرنا تیاگ - شانتی - (سکونِ قلب) - چغلی نہ کھانا - فراخ دِلی - رحم - لالچ کا نہ ہونا - نِمرتا (انکساری) - مریادا - حوصلہ -

तेजः क्षमा धृतिः शौचमद्रोहो नातिमानिता ।

भवन्ति सम्पदं दैवीमभिजातस्य भारत ॥ //

تیجا - کھما - دھرتی - شوچم - ادروہا - نہ - اَتی ماننا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھونتی۔ سمپدم۔ دیویم۔ ابھیجاتسیہ۔ بھارت $\frac{16}{3}$

ترجمہ۔ تیج (جلال)۔ کھشما (عفو)۔ پوترتا (پاکیزگی)۔ دشمنی نہ کرنا۔ غرور کا نہ ہونا۔ یہ سب دَیوی یعنی دیوتا سیرت انسانوں کی خصلتیں ہیں ؂

اِن شلوکوں کا ترجمہ پنڈت دینا ناتھ جی مُعجِز دہلوی نے اپنی کتاب موسُومہ مخزنِ اسرار میں یُوں کیا ہے ۔

شوقِ ذکر و فکر۔ بے خوفی۔ صفائے باطنی
زُہد و ضبط و فیضِ تعلیم و ریاض و سادگی
صبر۔ سچائی۔ بہی خواہی۔ رضا۔ ترکِ خودی
رحم۔ استغنا۔ سکوں۔ حِلم و حیا۔ سنجیدگی
ہمت و صُلح و شرافت۔ شان و عفو و انکسار
نیک انسانوں کے یہ اوصاف ہیں اے نامدار

اب اِن صفات کو باری باری سے لیا جاتا ہے ۔

دَیوی سوبھاؤ یا فرشتہ خصلتی کی پہلی خوبی ہے۔ ابھے ہونا یعنی بے خوف ہونا۔ خوف سے خالی ہونا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان پاپ سے دُور رہے۔ جو شخص پاپ نہیں کرتا۔ اُس کو خوف کس کا۔ اپنے پاپ ہی ہمیں خوفزدہ کر دیتے ہیں۔ لہٰذا جو شخص پاپ سے پرے رہتا ہے وہ بے خوف ہو جاتا ہے۔ ابھے ہونے کا مطلب یہ بھی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھی نہیں ہے کہ انسان بے خوف ہو کر ظلم کرے - یا زیادتی کرے۔ پاپ کرنے میں بے خوف ہونا یہ تو جہاں گراوٹ کی نشانی ہے۔ جو شخص پاپ کرنے میں دلیر ہوتے ہیں وہ سیدھے نرک کو جاتے ہیں۔ آدمی کو چاہیئے - کہ پاپ کرنے سے تو پرہیز کرے۔ پاپ کرنے سے ڈرے اور پُنیہ کے کاموں میں دلیر ہو اور پُنیہ کرتا ہوا بے خوف رہے۔ پُنیہ کرتے ہوئے اگر کسی تکلیف کا سامنا بھی کرنا پڑ جائے تو بے خوف ہو کر دلیری سے اُس تکلیف کا سامنا کرے اور اُسے جھیلے۔ بے خوف ہو کر زندگی گذارنے والے میں آتمک شکتی بڑھتی ہے۔ کیونکہ بے خوفی آتما کا سوبھاؤ ہے - من ڈرتا رہتا ہے۔ آتما نڈر ہے۔ اُسے کسی چیز سے بھی بھے نہیں ہوتا۔ لہذا بھگوان کا فرمان ہے۔ کہ اے ارجن نڈر ہو کر۔ بے دھڑک ہو کر۔ بے خوف ہو کر اَبھے ہو کر تو پُنیہ کرتا چل۔ تو دھرم یُدھ میں جُٹ جا

دیوی سوبھاؤ کا دُوسرا گُن دوسری خوبی ہے۔ ستو سنشُدھی सत्त्वसंशुद्धिः یعنی اپنی بُدھی کو شُدھ رکھنا۔ عقل کو پاک رکھنا۔

انسان میں سب سے قیمتی چیز عقل ہے۔ بے عقل شخص حیوان کے برابر ہی ہوتا ہے۔ ۱۰ اب عقل میں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دو صفتیں ہوتی ہیں۔ ایک تیزی۔ دوسرے پاکیزگی۔ ایک تیبرتا۔ دوسرے شدھتائی۔ موجودہ زمانے میں لوگوں کی عقل میں تیزی تو ہے مگر شدھتائی نہیں ہے۔ لوگ تیز فہم تو ہیں مگر پاک نہیں ہیں۔ عقل کی تیزی کی بدولت عجیب عجیب ایجادیں نکال لیتے ہیں مگر اُن ایجادوں کا استعمال ناجائز کرتے ہیں۔ اگر عقل کی تیزی کے ساتھ ساتھ پاکیزگی اور شدھتائی بھی ہو تو ان اعلےٰ سے اعلےٰ ایجادوں کو خدمتِ خلق میں استعمال کرینگے نہ کہ خلق کی تباہی کے لئے ؛

چور ایک ناواقف گاؤں میں پہنچتا ہے۔ غیر گھروں میں دیواریں توڑ کر گھس جاتا ہے۔ اور گھر والوں کی موجودگی میں ہی گھر کا قیمتی سے قیمتی زیور نکال لے آتا ہے اور رفوچکر ہو جاتا ہے۔ یہ کام بغیر عقل کے کیسے ہو سکتے ہیں۔ چور کے پاس عقل تو بہت ہے مگر اشُدھ عقل ہے عقل میں پاکیزگی نہیں ہے۔ پوترتا نہیں ہے۔ اس لئے یہ عقل اسے پاپ کی طرف مائل کراتی ہے۔ بھگوان کہتے ہیں کہ عقل میں شدھتائی چاہیئے۔ شُدھ عقل ہی پاکیزگی کی وجہ ہو سکتی ہے ؛

انگریزی تعلیم سے اور دوسری دُنیاوی تعلیم سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بُدھی میں تیزی تو آ جاتی ہے مگر شدھتائی نہیں آتی۔ شُدھتائی تو دھرم شاستروں کے پڑھنے سے ہی آ سکتی ہے۔ ریاضت سے۔ سمرن سے۔ سوادھیائے سے۔ یوگ سے بُدھی شُدھ ہو جاتی ہے۔ بھگوان فرماتے ہیں اے ارجن! شُدھ بُدھی۔ پاک عقل ہی دیوی سوبھاؤ کا خاصہ ہے۔ ناپاک۔ اپوتر۔ اشُدھ عقل راکھشسوں کا خاصہ ہے ؛

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیوی سمپت (فرشتہ سیرتی)

(۲)

دیوی سمپت یا فرشتہ سیرتی کی خوبیوں میں سے نڈرتا اور پاکیزگی عقل کا ذکر پچھلے مضمون میں کر چکے ہیں اب فرشتہ سیرتی کی باقی خوبیوں کا ذکر کرتے ہیں۔

نڈرتا اور شدھ بدھی کے بعد بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ اے ارجن! گیان اور یوگ میں ہر دم لگے رہو۔ من کو ہمیشہ گیان اور یوگ میں لگائے رکھو۔ بلاناغہ یوگ ابھیاس کرنا اور بھگوان کے دھیان میں من کو اچھی طرح ٹھہرا لینا۔ یہ دیوی سمپت ہے۔ یعنی ایسی جائیداد ہے جس کے لئے دیوتا بھی ترستے ہیں اور رشک کرتے ہیں ؎

(یوگ ابھیاس کے تعلق میں ملاحظہ ہووے گیتا امرت حصہ اول کا چھٹا ادھیائے۔ جس میں اس مضمون پر کافی وضاحت سے لکھا گیا ہے) ؎

دان دینا بھی دیوی سمپت میں شامل ہے۔ دان دینا میرا دھرم ہے۔ ایسا سمجھ کر جو شخص دان دیتا ہے اور دیش کال اور پاتر کا وچار کر کے دان دیتا ہے۔ یعنی دان دیتے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وقت جگہ۔ وقت اور لینے والے کے استحقاق کو جانچ کرکے جو دان دیتا ہے وہ دان اعلےٰ درجہ کا دان ہے اور اس کا بڑا پھل ہے (دان کے بارے میں اپنی کتاب گیتا رتن میں پوری وضاحت سے لکھا ہے)

دان کے بعد دیوی سمپت کی خوبیوں میں دم۔ दम آیا ہے۔ دم سے مراد ہے۔ اندریوں کا دمن کرنا۔ اپنے حواسِ خمسہ کو روکنا۔ ان کو قابو میں کر لینا۔ عام لوگ تو اپنی اندریوں کے قابو میں ہیں۔ اندریاں انہیں نچا رہی ہیں۔ اور وشیوں کی طرف۔ لوازمات کی طرف زبردستی کھینچ کرے جاتی ہیں۔ دَیوی سمپت والے منش پہلے اپنی اندریوں کا دمن کرتے ہیں۔ یوگ کے ذریعے۔ ریاضت سے اپنے حواسِ خمسہ پر قابو پا لیتے ہیں ٭

دَم کے بعد یگیہ کا نمبر آیا ہے۔ یگیہ سے مراد ہَون وغیرہ بھی ہیں۔ مگر یہ اُس کے تنگ معنی ہیں۔ یگیہ سے مراد پَر اُپکار یعنی خدمتِ خلق ہے۔ اپنے ہم جنسوں کی خدمت کرنا۔ یہ بھی ایک یگیہ ہے۔ بلکہ بڑا یگیہ ہے سوادھیائے۔ یعنی دھرم پستکوں کا روزانہ پروگرام کے مطابق پاٹھ کرنا۔ ہر روز صبح اُٹھ کر دھرم شاستروں کا پاٹھ بہت ہی لابھ دائیک ہے۔ مفید ہے۔ سوادھیائے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرنے سے گویا من کو دھرم کی گنگا میں اشنان کرایا جاتا ہے۔ اس سے من دُھلتا چلا جاتا ہے ؂

تپ۔ اس سے مراد ہے ضابطہ۔ من کو ضابطہ میں رکھنے کا نام تپ ہے۔ من کو بھوگوں سے ہٹا کر یوگ کی طرف لگانا یہ تپ کہلاتا ہے۔ اس سے من جلدی قابُو میں آجاتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ من ایک بچھیرا ہے۔ جو بے حد کُودنے پھاندنے کا عادی ہے۔ تپ لگام ہے جس سے یہ بچھیرا قابُو میں کیا جا سکتا ہے ؂

آرجوَم आर्जव इस اس سے مراد ہے سیدھا پن۔ طبیعت میں ٹیڑھے پن کا نہ ہونا۔ عام لوگوں کے من میں گانٹھیں ہوتی ہیں۔ کہتے کچھ ہیں۔ دِل میں کچھ لئے ہوئے ہوتے ہیں اور کرتے ہیں کچھ اور۔ ٹیڑھا پن راکھشی سوبھاؤ کا جزو ہے۔ اور سیدھا پن یا سرلتا۔ دیوی سمپت میں شامل ہے۔ سیدھے پن سے بھولا پن مراد نہیں ہے۔ آدمی سیدھا ہو مگر بے وقوف نہ ہو۔ سیانا سیدھا ہو۔ دوسروں کی کرتوتوں کو خوب سمجھے۔ مگر خود سیدھا رہے۔ راہِ راست کو بالکل نہ چھوڑے ؂

آہنسا۔ یعنی بے آزاری۔ کسی کو بھی اپنے جسم سے یا زبان سے یا من سے دُکھ نہ پہنچائے۔ کسی کی نسبت

पुस्तकालय
गुरुकुल काँगड़ी
CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1343 ۹۷/ ۲۸(ک) ۲۲۸۳۶

برا وچار دل میں نہ لائے اور نہ ہی کسی کو کسی قسم کی تکلیف دیوے۔ آہنسا کتنی بڑی شکتی ہے۔ یہ مہاتما گاندھی جی کی زندگی سے ثابت ہے۔ ان کے پاس آہنسا اور ستیہ کا ہی ہتھیار ہے۔ مگر ان ہتھیاروں سے مسلح ہو کر انہوں نے دنیا بھر کو ہلا دیا ہے ؂

ستیم۔ آہنسا کے بعد دیوی سمپت کی فہرست میں ستیم کا نمبر آیا ہے۔ ستیم سے مراد ہے سچائی۔ صداقت۔ جیسے جیسے کوئی بات ہو۔ اسی طرح بلا کسی کمی بیشی کے بغیر کسی ملاوٹ کے اُسے بیان کر دینا ستیہ کہلاتا ہے۔ سچ بولنے والا شخص کبھی بھی پاپ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ پاپ کو جھوٹ کے پردے سے ڈھانپنا پڑتا ہے۔ جس شخص نے سچ بولنے کی قسم کھا رکھی ہے وہ پاپ کیونکر کرے گا ؂

اس کے بعد اکرودھ آتا ہے۔ یعنی کرودھ کا اُلٹ۔ کبھی بھی کرودھ نہ کرنا۔ طبیعت میں غصہ کا بالکل نہ ہونا یہ بھی دیوی سمپت ہے۔ جس بات پر عام لوگ غصہ ہو جاتے ہیں۔ دیوی سمپت والا آدمی۔ فرشتہ سیرت انسان اُسی بات پر بھی شانت بیٹھا رہتا ہے۔ غصہ ایک دشمن ہے۔ جو انسان کے اندر موجود رہتا ہے۔ اس کو مار دینا یا دبا لینا بڑی ہمت کا کام ہے۔ جس شخص نے اپنے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اندر سے غصہ نکال دیا ہے۔ وُہ بڑا بہادر ہے۔ وہ معمولی انسان نہیں ہے وہ تو دیوتا ہے ؞

تیاگ۔ اکرودھ کے بعد تیاگ کا نمبر ہے۔ تیاگ کا مطلب ہے چھوڑنا۔ مگر دُنیا کو چھوڑ جانا اور جنگلوں میں جا بسیرا کرنا۔ لفظ تیاگ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے تیاگ سے مانسک تیاگ مقصود ہے۔ یعنی من سے تیاگ کرنا۔ باطنی تیاگ۔ دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا کے لوازمات سے بے لوث رہنا یہ ہے تیاگ۔ دُنیا میں پوری تن دہی سے برتنا مگر اس سے جی نہ لگانا۔ دُنیا کی کسی چیز کو بھی اپنا نہ سمجھنا۔ دُنیا کے موہ جال میں نہ پھنسنا۔ اس کو تیاگ کہتے ہیں۔ جس کے من کی یہ حالت ہو جائے وہ واقعی دیوتا ہو جاتا ہے ؞

شانتی۔ تیاگ کے بعد شانتی آئی ہے۔ ہر وقت من کو ٹھنڈا رکھنا۔ اس کو کبھی بھی گرم نہ ہونے دینا چاہے کوئی کتنی بھڑکانے کی کوشش کرے مگر من کو بھڑکنے نہ دینا۔ اس کو ہر وقت قابو میں رکھ کر شانت رکھنا۔ یہ دیوی سوبھاؤ ہے۔ اس سے سدا سُکھ رہتا ہے۔ کیونکہ من کے گرم ہو جانے سے من اشانت ہو جاتا ہے اور من کی اشانتی سے بڑھ کر اور کوئی دُکھ نہیں ہے۔ برعکس اس

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے من کو برف کی طرح ٹھنڈا رکھنے والا آدمی ہمیشہ شانت رہتا ہے اور شانتی سے بڑھ کر اور کوئی سکھ نہیں ہے ؛

آپے۔ شُنم۔ अपैशुनम यعنی چغلی نہ کھانا۔ چُغلی کھانے والا آدمی نیچ ہوتا ہے۔ اس میں راکھشی سوبھاؤ ہے۔ لہٰذا بھگوان کا فرمان ہے کہ کبھی بھی کسی کی چُغلی نہیں کھانی چاہیئے۔ چُغلی نہ کھانا۔ غیبت نہ کرنا۔ یہ دَیوی سمپت میں شامل ہیں ؛

دَیا۔ سب جانداروں میں دَیا بھاؤ رکھنا۔ یہ دَیوی گُن ہے۔ یہ فرشتہ سیرتی ہے۔ دَیا سے کمزوری مراد نہیں ہے جب انسان کسی دوسرے کو سزا دے سکتا ہو اور ہاتھ کو روک لے۔ اس کا نام ہے دَیا۔ ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ کون دَیا کا مستحق ہے اور کون دیا کا مستحق نہیں ہے۔ پاپی پر دَیا کر کے اُسے سزا نہ دینا۔ یہ غلط دَیا ہے کیونکہ وُہ اور بھی بڑھ کر پاپ کرے گا۔ پاپی کو سزا دیکر اُسے پاپ کے راستے سے ہٹا دینا۔ یہ پاپی پر دَیا کرنا ہے۔ کیونکہ وُہ آئندہ پاپ کرنا چھوڑ دیگا۔ البتہ کسی آدمی سے سہواً غلطی ہو جائے۔ بھُول چُوک سے زیادتی ہو جائے اُس کو معاف کر دینا چاہیئے وُہ دَیا کا حقدار ہے۔ دَیا کا پاتر ہے۔ اس پر دَیا کرنی مناسب ہے۔ دَیا کرنے کے لئے دل میں بڑی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وسعت چاہیئے۔ بغیر فراخدلی کے دیا نہیں کی جا سکتی ÷ دیا کے بعد

الولُپ توم अलोलुप्त्वं

الولُپ توم کا نمبر آیا ہے۔ اس لفظ کا مطلب ہے۔ کسی سے لپائمان نہ ہونا۔ نرموہ ہونا۔ بیوی بچوں کے موہ سے آزاد رہنا۔ اُن کی خدمت کرنا۔ مگر بے موہ ہو کر خدمت کرنا۔ جس طرح کہ ڈاکٹر اپنے مریضوں کی خدمت کرتا ہے۔ ان کی چیر پھاڑ بھی کرتا ہے۔ کڑوی سے کڑوی دوائی بھی پلاتا ہے مگر اُن کی بہتری کے لئے۔ کسی عزیز کے موہ میں نہ پھنسنے کا نام الولُپ توم ہے اور یہ دَیوی سمپت یعنی دیوتاؤں کی جائداد میں شامل ہے ÷

مار دوم۔ मार्दवं اس کا مطلب ہے

کومَلتا۔ نرمائش۔ طبیعت میں نرمی کا ہونا۔ کٹھورپن کا نہ ہونا۔ یہ بھی دیوتاؤں کا سوبھاؤ ہے۔

ہریر۔ ह्रीः اس لفظ کا مطلب ہے۔

پاپ کرنے میں لجیا محسوس کرنا۔ پاپ کرتے وقت اپنے دل میں خود ہی شرمندہ ہونا کہ میں یہ کیا کر رہا ہوں۔ اپنے پاپ سے خود ہی نادم ہونا۔ لجت ہونا۔ اس کو ہریر کہتے ہیں۔ جس شخص میں یہ گُن ہے وہ پاپ نہیں کر سکتا کیونکہ پاپ کرتے وقت اس کا دل خود اُسے ملامت کریگا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور شرم کے باعث وہ فوراً پاپ سے باز رہ جائے گا ❖

اچاپلیم अचापलम् چنچلتا کا نہ ہونا

عام آدمی چنچل سوبھاؤ ہوتے ہیں۔ یہ سوبھاؤ قابل تعریف نہیں ہے۔ نشچل ہونا۔ دڑرھ ہونا۔ مستقل مزاج ہونا۔ با حوصلہ ہونا۔ یہ دَیوی گُن ہیں ❖

تیج۔ तेज: اس لفظ سے مراد ہے جلال۔ رُعب۔ رُعب بھی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو ڈاکو کا رعب۔ دوسرے نیک سیرت۔ دھرماتما بادشاہ کا رُعب۔ لفظ تیج سے وُہ رُعب مراد ہے جو دھرماتما آدمیوں کے چہرے پر ہوتا ہے۔ جو رعب ڈاکو یا پاپیوں میں ہوتا ہے اور جس رعب کی وجہ سے اُن کا ظلم اور پاپ ہوتا ہے وہ رُعب راکششی سوبھاؤ ہے۔ تیج کا مطلب تو وہ رُعب ہے جو دھرم۔ نیکی۔ پاکیزگی کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔ حاکم اگر دھرم کے مطابق حکومت کرتا ہے تو وُہ بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس میں تیج ہوتا ہے اور وہ رعیت کا پاسبان ہوتا ہے۔ جو حاکم ادھرم اور پاپ سے حکومت کرتا ہے۔ وُہ ڈاکو کہلاتا ہے۔ وُہ رعیت کا لٹیرا ہے۔ رُعب تو اُس کا بھی ہوتا ہے۔ مگر اُسے تیج نہیں کہتے۔ تیج کی بُنیاد دھرم پر ہوتی ہے ❖

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کشما۔ क्षमा یعنی عفو۔ کسی کو معاف کر دینا۔ معاف کرنا فراخدل انسانوں کا شیوہ ہے۔ اور بدلہ لینا تنگدل آدمیوں کا کام ہوتا ہے۔ جو شخص دوسرے سے بدلہ نہ لے اور اُسے معاف کر دے وہ فرشتہ سیرت ہے۔ اس کا درجہ بہت اُونچا ہے ؎

دھرتی۔ धृति: یعنی حوصلہ۔ مستقل مزاجی جس کو انگریزی میں Perseverance کہتے ہیں۔ مستقل مزاجی بھی تو نیکی کے کام میں چاہیئے۔ پاپ میں مستقل مزاجی ہرگز نہیں چاہیئے۔ پاپ میں مستقل مزاجی گراوٹ ہے۔ پُنیہ کے کام میں مستقل مزاج ہونا۔ یہ خوبی ہے۔ نیکی کے راستے میں مشکلات سے نہ گھبرانے والا شخص دیوتا ہے ؎

شوچم۔ शौचम् شُدھتائی۔ جسم۔ من کو ہر دم پاک رکھنا۔ اپنے من میں اشُدھ اور ناپاک وچار نہ آنے دینا۔ پاپ کرتے وقت یہ سمجھنا کہ اس سے تو میرا اپنا من ناپاک ہو جائے گا۔ جس میں سراسر میرا اپنا ہی نقصان ہے۔ میں پاپ کیوں کروں۔ ہر دم اپنی ظاہری اور باطنی۔ بیرونی اور اندرونی۔ شاریرک اور مانسک شُدھتائی کی کوشش کرنا۔ یہ دَیوی سوبھاؤ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے ٭

ادروہا- अद्रोहः یعنی دروھ نہ کرنا

جس شخص نے آپ سے زیادتی کی ہے۔ اُس کا انتقام لینے کی دُھن میں لگا رہنے کا نام ہے دروھ - دروھ کو چھوڑ دینا- دشمنی نہ رکھنا-اس خوبی کو ادروھ کہتے ہیں- دل میں کسی کی زیادتی کو یاد رکھنا اور وقت ملنے پر بدلہ لینا-یہ راکشسی سوبھاؤ ہے۔ معاف کرکے دوسرے کی زیادتی کو دِل سے بھلا دینا اسے ادروھ کہتے ہیں- یہ دَیوی سوبھاؤ ہے۔ دیوتاؤں کا خاصہ ہے ٭

نا آتی مان تا - नातिमानिता

تکبر کا نہ ہونا - من میں اہنکار- نفس میں غرور یہ شیطانی سوبھاؤ ہے - منکسرالمزاج ہونا - نمر بھاؤ والا ہونا- اپنے آپ کو حقیر سمجھنا یہ دَیوی سوبھاؤ ہے - اس سے روحانی ترقی کا راستہ ہمیشہ کھُلا رہتا ہے اور آدمی ہمیشہ روحانی ترقی کے زینے پر چڑھتا چلا جاتا ہے - برعکس اس کے ابھیمان کرنے والا آدمی-تکبر کرنے والا انسان فوراً گر جاتا ہے ٭

بھگوان کہتے ہیں اے ارجن ! یہ تمام تر خوبیاں جن کا ذکر اُوپر آ چکا ہے - یہ دَیوی سمپت میں ہوتی ہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Divine assets دَیوی سمپت کا لفظی ترجمہ ہے :- یعنی دیوتاؤں کی جائیداد۔ یہ تمام خوبیاں اس شخص میں ہوتی ہیں۔ جو دیوتاؤں کا سا سوبھاؤ رکھتا ہے۔ جو فرشتہ خصلت ہوتا ہے ؎

فرماتے ہیں۔ اے ارجن! تو مایوس نہ ہو کیونکہ تم میں سب خوبیاں موجود ہیں ؎

پڑھنے والوں کی سیوا میں یہ پرارتھنا ہے کہ اپنے دِل میں خود جھانک کر دیکھیں کہ اُن کے پاس ان خوبیوں میں سے کون کون سی خوبیاں موجود ہیں ؎

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیوی سمپت سے مکتی

دیوی سمپت یعنی فرشتہ سیرتی میں کیا کیا خوبیاں شامل ہیں۔ ان کا بیان وضاحت کے ساتھ پچھلے دو مضامین میں آچکا ہے ؎

بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! دیوی سمپت مکتی دلانے والی ہوتی ہے۔ اور آسُری سمپت گرانے والی ہوتی ہے۔ جو بھائی مکتی کا راستہ لینے کے شائق ہیں۔ جو اپنی روحانی ترقی کے خواہشمند ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے اندر دیوی سمپت کی خوبیاں پیدا کریں۔ فرشتہ سیرتی ایک دن میں نہیں آجاتی اور نہ ہی محض خواہش کرنے سے یہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے بڑی محنت اور بہت وقت درکار ہے۔ مگر کوشش کرتے کرتے آخر سیرت بدل جاتی ہے ؎

میرا اپنا حال سُنیئے۔ جب میں نے بھگوت گیتا شروع کی اور اس ادھیائے کو پڑھا۔ تو بہت ہی تعجب میں پڑ گیا۔ کیونکہ اُن ایام میں میرے اندر غصّہ۔ نخوت۔ غرور لالچ۔ سٹہ بازی اور دیگر اس قسم کی بہت سی باتیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

موجود تھیں۔ بلکہ پورے زوروں پر تھیں۔ جب میں نے سولہواں ادھیائے پڑھا تو حیران رہ گیا۔ کہ جن باتوں کو میں خوبیاں سمجھے ہوئے ہوں۔ وہ گیتا میں شیطانی سوبھاؤ میں شامل ہیں۔ اور اہنسا۔ کشما وغیرہ جن کو میں کمزوری کی نشانیاں سمجھتا تھا وہ دیوی سمپت میں شامل ہیں۔ میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ میں نے سوچا۔ یا تو گیتا غلط ہے۔ یا میری سمجھ اُلٹی ہے۔ آخر ہوتے ہوتے طبیعت نے اس بات کو تسلیم کیا۔ کہ میری اپنی ہی سمجھ اُلٹی تھی۔ کہ میں برائیوں کو خوبیاں سمجھ رہا تھا۔ اور اپنے راکھشسی سوبھاؤ پر لٹو ہو رہا تھا۔ پھر تو یہ دُھن سما گئی کہ اپنا سوبھاؤ بدلنا چاہیئے۔ چنانچہ اس کوشش میں لگ گیا۔ تکمیل تو بہت دور ہے۔ تاہم اب اس کوشش میں ضرور رہتا ہوں کہ آسری سمپت کو مٹا کر اپنے اندر دیوی سمپت پیدا کروں۔ کوشش کے مطابق کامیابی بھی ضرور ہوتی ہے ؂

آج کل میرے پاس جب کوئی آدمی آتا ہے۔ اور گیتا پڑھنے کی خواہش ظاہر کرتا ہے۔ تو میں اُس کو سب سے پہلے سولہواں ادھیائے پڑھنے کے لئے کہتا ہوں۔ کیونکہ یہ ادھیائے بہت ہی صاف اور آسان ہے۔ اس میں باریک باتوں کا۔ آتما اور پرماتما کا ذکر نہیں ہے سمجھیے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کہ اس میں انسان کے اندر کا فوٹو موجود ہے۔ سولھواں ادھیائے ایک آئینہ ہے۔ جس میں ہر انسان اپنا فوٹو دیکھ لیتا ہے اور سمجھ سکتا ہے کہ وُہ فرشتہ جماعت میں ہے یا شیطان کی پارٹی میں۔ کیونکہ عام لوگ شیطانی خصلتوں سے بھرپُور ہیں اور اسی پر ہی نازاں ہیں۔ گیتا کا سولھواں ادھیائے پڑھ کر اور اُس کے اندر اپنے عکس کو دیکھ کر آدمی سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ کیا معمّہ ہے۔ جن خوبیوں پر وہ اترا رہا ہے وہ تو شیطانی وصف ہیں۔ فرشتہ سیرتی دَیوی سمپت تو اَور چیز ہے۔ اس سے پڑھنے والے کی طبیعت میں ہلچل پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے دِل و دماغ کو ایک دھکا سا لگتا ہے۔ اور وُہ دھکّا اُس کو جگا دیتا ہے۔ اُس کی سمجھ میں آ جاتا ہے کہ وہ غلط راستے پر ہے۔ ٹھیک راستہ اُس کے بالکل اُلٹ ہے۔ چنانچہ وُہ اپنے دِل میں ارادہ کر لیتا ہے کہ اب فرشتہ سیرتی پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ چنانچہ وُہ آسُری صفات کو چھوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اُس کے بدل میں نیک صفات پیدا کرنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ اپنی روحانی ترقی اُس کو نظر آنے لگ جاتی ہے۔ رُوحانی ترقی کے زینے پر وہ آہستہ آہستہ چڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اور

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آخر میں منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ دَیوی سمپت یعنی دیوتا سوبھاؤ والی خوبیاں مُکتی کی طرف لے جاتی ہیں ان کے اندر ہی رُوحانی ترقی کا راز چھپا ہُوا ہے۔ آدمی کو چاہیئے کہ ان خوبیوں میں سے ایک ہی کو لے کر اس میں پختگی حاصل کرنا شروع کر دے۔ باقی اس پر خود بخود عیاں ہوتا چلا جائے گا۔ کیونکہ دَیوی سمپت کے بغیر آتمک گیان ناممکن ہے۔ آتمک گیان کے خواہشمندوں کے لئے لازمی ہے کہ پہلے پہل وُہ اپنے اندر دَیوی سمپت پیدا کریں۔ جب تک یہ نہیں کرتے۔ وُہ جہالت اور اندھکار میں ٹھوکریں کھاتے رہیں گے ؞

اوم تت ست

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آسُری سمپت

دَیوی سمپت کا وضاحت کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد بھگوان اب آسُری سمپت کا ذکر فرماتے ہیں۔ آسُری سمپت کے معنی ہیں شیطانی سیرت۔ انگریزی میں اس کا صحیح ترجمہ Satanic qnalities یا Satanic attributes ہے۔ یعنی آسُر لوگوں کے نشانات یا خصلتیں۔ چنانچہ بھگوان فرماتے ہیں۔

दम्भो दर्पोऽभिमानश्च क्रोधः पारुष्यमेव च । ।
अज्ञानं चाभिजातस्य पार्थ सम्पदमासुरीम् ॥ ॥

دمبھو[1]۔ درپو[2]۔ ابھیمان۔ چا۔ کرودھا۔ پاروشیئم[3]۔ ایو۔ چا
اگیانم۔ چا۔ ابھیجاتسیہ۔ پارتھ۔ سمپدم۔ آسُریم[4] ۱۶/۴

ترجمہ۔ اے ارجن! مکاری۔ گھمنڈ۔ غرور۔ غصہ۔ سخت کلامی اگیان (جہالت) یہ سب خصلتیں آسُر یعنی شیطان سیرت انسانوں کی ہوتی ہیں :-

اگلے شلوکوں میں بھگوان نے آسُری سمپت والے لوگوں کا وضاحت سے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः । ।

۱- مکاری ۲- غرور ۳- ۴- شیطانی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥ :॥

پرورتی - چا - نورتی - چا - جنا - نہ - وِدُر - آسُرا

نہ - شوچم - نہ - اپی - چا - آچارو - نہ - سیتم - تیشو - ودیتے ۱۶/۸

ترجمہ - اے ارجن! آسُر - شیطان سیرت لوگ نہیں جانتے کہ
اُنہیں کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے - ان میں اس
وہی کی پہچان نہیں ہوتی - نہ اُن میں پوترتا (پاکیزگی) ہوتی
ہے - نہ آچار یعنی نیک عمل ہوتا ہے

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुरनीश्वरम् :।

अपरस्परसंभूतं किमन्यत्कामहैतुकम् ॥ :॥

استیم - اپرتشٹھم - تے - جگت - آہو - آن - ایشورم

اپرسپر - سمبھوتم - کم - انیت - کام - ہیتو - کم ۱۶/۸

ترجمہ - آسُری لوگ کہتے ہیں کہ اس جہان کا کوئی ایشور نہیں
ہے - اُن کے خیال کے مطابق وشے بھوگ یعنی نفسانی لذّات
ہی سب کچھ ہیں - ان سے بڑھ کر اور کوئی بھی چیز نہیں
وہ لوگ وشے بھوگ کے لئے ہی جیتے ہیں - نفس کی لذّات
پر ہی فریفتہ ہیں ؞

پھر فرماتے ہیں :-

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संश्रिताः ॥

मामात्मपरदेहेषु प्रद्विषन्तोऽभ्यसूयकाः ॥

۱ - کیا کرنا چاہیئے ۲ - کیا نہیں کرنا چاہیئے ۳ - جانتے ہیں ۴ - آچار - اخلاق ۵ - اُن میں ۶ -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اہنکارم ۔ بلم ۔ درپم ۔ کامم ۔ کرودھم ۔ چا ۔ سمشرتا
مام ۔ آتم ۔ پر ۔ دھیشو ۔ پردوی ۔ شنتو ۔ ابھیہ ۔ سویکا ۱۶/۱۸

ترجمہ ۔ اے ارجن! یہ آسُر لوگ اہنکار (انانیت) ۔ بل ۔ گھمنڈ شہوت اور غصّہ کا آسرا لینے والے ہیں ۔ یہ بد کلام ہیں اور مجھ سے جو اُن میں اور دوسروں میں بھی رہنے والا ہوں ۔ نفرت کرنے والے ہیں ؂

آسُر لوگوں کے اوصاف بھگوان نے وضاحت سے فرما دئے ہیں ۔ وُہ یہ ہیں ۔ مکاری ۔ غرور ۔ زبان کا سخت ہونا ۔ ناپاک عمل اور ناپاک خیالات والا ہونا ۔ آچار یعنی کیرکٹر کا نہ ہونا ۔ ناستک پن ۔ وِشئے بھوگ پر فِدا رہنا اور وِشئے بھوگ کے لئے انیک قسم کے پاپ اور بے انصافیاں کرنا ۔ غصّہ اور لالچ والا ہونا ؂

شیطانی سیرت کے یہ چند ایک جزو ہیں ۔ یہ الفاظ اس قدر آسان ہیں کہ اِن کی لمبی چوڑی وضاحت درکار نہیں پڑھنے والوں سے فقط یہی پرارتھنا ہے ۔ کہ اپنے باطن میں نظر ڈال کر دیکھیں کہ اُن میں اِن اوپر لکھی ہوئی باتوں میں سے کس بات کی کمی ہے ۔ اگر اپنے اندر ٹھیک طور پر نظر ڈالی جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھگوان نے ہم لوگوں کا ہی فوٹو الفاظ میں کھینچ کر رکھ دیا ہے ۔ ہر

۱ ۔ مکر ۲ ۔ آسترا ۳ ۔ لینے والے ۴ ۔ اُن میں ۵ ۔ دوسروں میں ۶ ۔ بدنام کرتے ہیں ۷ ۔ نندا کرنیوالے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شخص کو فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ وہ آسُر ہے یا دیوتا - شیطان ہے یا فرشتہ - ایک دفعہ اپنی اصلیت ٹھیک طور پر معلوم ہو جائے - ایک دفعہ اپنے نقائص سمجھ میں آ جاویں پھر انسان ترقی کا خواہشمند ہوتا ہے اور ترقی کے لئے کوشش کرتا ہے ؎

اوم تت سَت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آسُری لوگوں کا انجام

آسُری سمپت یعنی شیطانی خصلت رکھنے والے لوگوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن!

तानहं द्विषतः क्रूरान्संसारेषु नराधमान् । :۱
क्षिपाम्यजस्रमशुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥
:۱۱

تانی[1] - اہم - دُوِشتا[2] - کروران[3] - سنسارلیشو[4] - نرادھمان[5]
کھِپامی[6] - اجسرم - اشُبھان - آسُری - شیبو - یونی - شُو $\frac{16}{19}$

ترجمہ۔ اِن نیچ اور بُرے کرموں والے اور بُری خواہشات والے لوگوں کو میں بار بار آسُری یُونی (رذیل جنم) میں ڈالتا ہوں۔ ہر جنم کے بعد اُن کا درجہ گھٹتا چلا جاتا ہے انسان کو جنم مِلتا ہے کہ وُہ اپنا سُدھار کر سکے۔ ہر جنم میں بھگوان کی طرف سے موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ انسان اُوپر اُٹھنے کی کوشش کرے اور اخلاقی اور روحانی ترقی حاصل کرے۔ مگر آسُر لوگ ہر جنم میں پہلے سے بھی زیادہ پاپ اور زیادتیاں کرتے ہیں۔ جس سے اُن کی گراوٹ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور اُن کا جنم ذلیل سے ذلیل تر ہوتا چلا

۱۔ اُن کو ۲۔ دوش لگانے والا ۳۔ بدمعاش ۴۔ سنسار میں ۵۔ نیچ انسان ۶۔ گھماتا ہوں ۷۔ نیچ یونی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جاتا ہے۔ چنانچہ معجز صاحب بھی فرماتے ہیں ؎

ایسے موذی۔ بدچلن۔ ظالم ذلیل اشخاص کا
نسلِ شیطانی میں کرتا ہوں تنزل بارہا

اس ادھیائے کا اگلا شلوک ہے :-

आसुरीं योनिमापन्ना मूढा जन्मनि जन्मनि ।
मामप्राप्यैव कौन्तेय ततो यान्त्यधमां गतिम् ॥

آسُریم - یونم - آپنّا - موڑھا - جنمنی - جنمنی
مام - اپراپیہ[۲] - ایو - کونتیے - تتو - یانتی[۳] - ادھماں[۴] - گتم $\frac{16}{20}$

ترجمہ - اے ارجن ! جنم جنم میں آسُری یُونی کو پا کر[۱] یہ موڑھ (جاہل) لوگ مجھ سے بتدریج پرے ہٹتے چلے جاتے ہیں اور مجھے نہ پا کر نیچ سے نیچ ترگتی کو پاتے ہیں۔ ان کی گتی مسلسل گھٹتی ہی چلی جاتی ہے۔ بجائے ترقی کے یہ لوگ تنزل کرتے رہتے ہیں۔

کٹھ اُپ نشد میں آیا ہے۔ کہ جس طرح کے منش کرم کرتا ہے۔ دوسرا جنم کرموں کے مطابق ہی مِلتا ہے۔ اگر انسان نے بہت ہی رذیل کرم کئے ہوں تو اُس کی گراوٹ یہاں تک ہوتی ہے کہ وہ انسانی جنم سے مرنے کے بعد درخت بن جاتا ہے۔ پھر کروڑوں سال اس کو درکار ہیں۔ جس کے بعد پھر اُس کو انسانی جسم مِلتا ہے ؎

۱۔ پاکر ۲۔ نہ پاکر ۳۔ جاتے ہیں ۴۔ نیچ گتی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گیتا کے اگلے شلوک میں بھگوان کہتے ہیں :-

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः ।
कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत् ॥

ترِی - ودھم - نرکسیہ - ادم - دوارم - ناشنم - آتمنا
کاما - کرودھا - تتھا - لوبھا - تسماٹ - اتیٹ - تریم - تیجیت $\frac{16}{21}$

ترجمہ - اے ارجن ! نرک (دوزخ) کے تین دروازے ہیں کام - کرودھ اور لوبھ یعنی شہوت - غصّہ اور لالچ - یہ تینوں آتما کو گراوٹ میں ڈالنے والے ہیں - اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ ان تینوں کو چھوڑ دے ؁

یہ تینوں آتما کے جانی دشمن ہیں - ان کو اندر سے ہٹا دینا چاہیئے - ان کو فناہ کر دینا چاہیئے - تب جا کر آتمک اُنتی یا رُوحانی ترقی ممکن ہو سکتی ہے

فیضی صاحب نے اس شلوک کا ترجمہ یوں کیا ہے ؎

سہ دروازۂ دوزخ اند آئے جواں
طمع ہست و خشم است و شہوت بداں

یعنی اے انسان ! شہوت - غصّہ اور لالچ یہ دوزخ کے تین دروازے ہیں - ان تینوں کو چھوڑ دے ؁

جس نے ان تینوں برائیوں کو چھوڑ دیا ہے - اُس کے لئے سُکھ ہی سُکھ ہے - پھر تو اس کا نواس سُورگ

ا - تین ۲ - نرک کے ۳ - دروازے ۴ - ناش کرنیوالے ۵ - اس لئے ۶ - ان کو ۷ - تینوں ۸ - چھوڑ دے -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں ہو جاتا ہے۔ بہ الفاظ مُعجز صاحب سے

حرص۔ خواہش اور غضب۔ دوزخ کے دروازے ہیں تین
اُن سے اپنا دِل ہٹا۔ وہ دِل کو لے جاتے ہیں چھین
جہل و بدکاری کے اُلٹے راستوں کو چھوڑ کر
منزلِ مقصود تک ہوتا ہے نیکوں کا گذر
گِر گیا اخلاق کی معیار سے جن کا خیال
اُن کی قِسمت میں نہیں عِرفان. راحت اور وصال

جب تک انسان کا اخلاق اُونچا نہ ہو۔ روحانیت کا دروازہ بند ہی رہتا ہے۔ روحانیت سے پہلے اخلاق آتا ہے۔ اخلاق بنیاد ہے جس پر رُوحانیت کی منزل نے تعمیر ہونا ہے۔ اس لئے اے دوست! تو آج سے اخلاق کی بنیاد اپنے اندر ڈال لے۔اس کے بعد رُوحانیت کی منزلیں تیرے لئے آسان ہو جائینگی ✣

سولہواں ادھیائے ختم

اوم تت ست

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

سترہواں ادھیائے

تین قسم کی شردھا

سترہویں ادھیائے میں ارجن جی کے پُوچھنے پر شری بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! تین گنوں کے مطابق ہی تین قسم کی شردھا ہوتی ہے۔ ساتوکی۔ راجسی۔ تامسی

ساتوک گن والے انسان میں شردھا بھی ساتوک ہوتی ہے۔ اسی طرح راجسی آدمی کی شردھا راجسی اور تامسی گن والے کی شردھا تامسی ہوتی ہے۔ اپنے اپنے گنوں کے مطابق ہی شردھا ہوتی ہے ⁂

چنانچہ بھگوان کہتے ہیں:-

सत्वानुरूपा सर्वस्य श्रद्धा भवति भारत ।

श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः ॥

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ستو - انورو۲پا - سروسیہ۳ - شردھا - بھوتی - بھارت

شردھا۵میو - ایم - پُرشو - یو۶ - یت۷ - شردھا - شا - ایو - سا ۱۷/۳

ترجمہ - اے ارجن ! سب آدمیوں کی شردھا (عقیدت) اپنے اپنے سوبھاؤ یعنی باطنی کیفیت کے مطابق ہوتی ہے ہر شخص کو کسی نہ کسی چیز سے ضرور شردھا ہوتی ہے اس لئے جیسی کسی کی شردھا ہوتی ہے۔ ویسے ہی اُس کا باطن ہوتا ہے۔ شردھا اور باطن ایک دوسرے کا عکس ہی ہیں۔ انسان کی جیسی شردھا ہوتی ہے۔ ویسا اُس کا باطن ہوتا ہے اور جیسا اُس کا باطن ہوتا ہے ویسی ہی اس کی شردھا ہوتی ہے ؛

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں :-

यजन्ते सात्त्विका देवान्यक्षरक्षांसि राजसाः ।

प्रेतान्भूतगणांश्चान्ये यजन्ते तामसा जनाः ॥

یجنتے - ساتوِکا - دیوان - یکش - رکھشانسی - راجسا

پریتان - بھوت - گنا - چہ - اینے - یجنتے - تامسا - جنا ۱۷/۴

ترجمہ - ساتوکی شردھا والے لوگ دیوتاؤں کا بھجن کرتے ہیں۔ راجسی شردھا والے لوگ راکھشوں کا بھجن کرتے ہیں۔ اور تامسی شردھا والے لوگ بھوت پریتوں کو پُوجتے ہیں ؛

۱- باطن ۲- کے مطابق ۳- سب کی ۴- ہوتی ہے ۵- شردھاوان ۶- جو ۷- جس کی شردھا ۸- ویسا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس شلوک کا ترجمہ جناب معجز صاحب دہلوی نے یوں کیا ہے ؎

دیوتاؤں کی پرستش ہے طریق عالماں
راکھشس اور یکش کی پوجا ہے طرزِ عاملاں
دیدۂ دانش پہ جن کے جہل کا پردہ پڑا
پوجتے پھرتے ہیں بھوت اور پریت کو وہ جابجا

اسی ادھیائے میں آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! پرکرتی کے مطابق ہی کھان پان یعنی خورد و نوش بھی تین طرح سے پیارا ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی یگیہ تپ (ریاضت) اور دان بھی تین قسم کا ہوتا ہے ؛

ساتوک لوگوں کو ساتوک بھوجن پیارا لگتا ہے۔ ان کے یگیہ۔ تپ اور دان بھی ساتوک ہوتے ہیں۔ اسی طرح راجسی لوگوں کو راجسی بھوجن پیارا لگتا ہے۔ ان کے یگیہ۔ تپ اور دان بھی راجسی ہوتے ہیں۔ تامسی لوگوں کو تامسی بھوجن مرغوب ہوتا ہے۔ ان کے یگیہ۔ تپ اور دان بھی تامسی ہوتے ہیں۔ تین طرح کی خوراک کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں :-

आयु: सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धना: ।
रस्या: स्निग्धा: स्थिरा हृद्या आहारा: सात्त्विकप्रिया: ॥

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آیو۔ ستو۔ بل۔ آروگیہ[2]۔ سُکھ۔ پریتی۔ وِوردھنا[3]

رسیا[4]۔ سنگدھا[5]۔ ستھرا۔ ہردیا[6]۔ آہارا۔ ساتوک۔ پریہ ۸/۱۷

ترجمہ۔ اے ارجن! جو کھانا عمر کو بڑھانے والا ہو۔ دِل اور جسم کو طاقت بخشے۔ جو تندرستی اور سُکھ دے۔ جو رسیلا۔ چکنا اور مقوی ہو۔ مثلاً اناج۔ پھل۔ ترکاریاں دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ گھی وغیرہ وغیرہ ایسے کھانے ساتوک لوگوں کو مرغوب اور پسند ہوتے ہیں۔

ایسے کھانے کھانے سے ساتِوک سوبھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اور ساتِوک سوبھاؤ کے پیدا ہونے سے اَور بھی ساتِوک بھوجن کی طرف رُچی بڑھتی ہے۔ بہ الفاظ مُعجز صاحب ؎

جس کی خاصیت ہے ایزادیِ نسل و زندگی
تندرستی۔ زورِ جسمانی۔ طمانیت۔ خوشی
جس کو کہتے ہیں مقوی و مفرح۔ سرد و تر
عقلمندوں کو بہت مرغوب ہے وہ ماحضر

راجسی بھوجن کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں

कट्वम्ललवणात्युष्णातीक्ष्णरूक्षविदाहिनः । ।:
आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदाः ॥ ।।:

کٹو۔ امل۔ لونٹر۔ آتی۔ اُشن۔ تیکھشن۔ روکھش۔ ودا ہنا

۱۔ بدھی ۲۔ صحت ۳۔ بڑھانے والی ۴۔ رسیلا ۵۔ چکنا۔ ٹھنڈا ۶۔ ہردے کو طاقت دینے والا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آہارا۔ راجس۔ اسیہ۔ الیشٹا۔ دُکھ۔ شوک۔ آمے۔ پردا ۱۷/۹

ترجمہ۔ کھٹّے۔ کھارے۔ بہت گرم۔ چٹپٹے۔ رُوکھے اور جلن پیدا کرنے والے کھانے راجس لوگوں کو پیارے لگتے ہیں مثلاً لال مرچ۔ اِملی۔ کھٹائیاں۔ اچار۔ چٹنی وغیرہ وغیرہ ایسے کھانے دُکھ۔ رنج اور بیماریوں کو پیدا کرتے ہیں۔

اس شلوک کا ترجمہ مُتجز صاحب نے یوں کیا ہے ؎

جو غذا ہو گرم۔ کھٹی۔ خشک۔ کڑوی۔ چرپری
جس میں ہو سوزش کی خاصیت۔ نمک کی زیادتی
نقص صحّت۔ رنج اور تکلیف ہو جس کا اثر
رال ٹپکاتے ہیں دُنیادار اُس کی چاٹ پر

عام دُنیادار لوگوں کو مصالحہ دار اور چاٹ دار کھانے مرغوب ہوتے ہیں۔ گو یہ کھانے بیماری اور دُکھ کا گھر ہوتے ہیں ؀

تامسی بھوجن کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں

यातयामं गतरसं पूति पर्युषितं च यत् । :۱
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥ :۱۱

یات۔ یامم۔ گت رسم۔ پُوتی۔ پرُیشتم۔ چہ۔ یت
اُچھشٹم۔ اپی۔ چا۔ امیدھیم۔ بھوجنم۔ تامس۔ پریہ۔ یم ۱۷/۱۰

ترجمہ۔ باسی۔ بدبُودار۔ جُھوٹا۔ خراب اور ناپاک کھانا تامس

۱۔ پیار ۲۔ بیماری ۳۔ پیدا کرنے والے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لوگوں کو اچھا لگتا ہے۔ مثلاً گوشت۔ مچھلی۔ انڈا۔ شراب و دیگر منشی اشیاء ❖

یہ الفاظ جناب مُعجز صاحب کے

جھُوٹی۔ بدبُودار۔ باسی۔ بدمزہ۔ ناخوردنی
ایسا کھانا شوق سے کھاتے ہیں جاہل آدمی

صاحبان! معلوم رہے کہ انسان جیسی غذا کھاتا ہے ویسا ہی اُس کا مَن بنتا ہے۔ غذا کا تعلق نہ صرف جسم سے ہے۔ بلکہ مَن اور بُدھی سے بھی ہے ❖

چھاندوگیہ اُپ نِشد میں آیا ہے ❖

"आहारशुद्धौ सत्वशुद्धि:"

آہار۔ شُدھئو۔ ستو۔ شُدھی

یعنی شُدھ غذا سے شُدھ من اور شُدھ بُدھی (عقل) پیدا ہوتے ہیں۔ ساتوِک بھوجن کھانے سے ساتوِک من اور ساتوِک بُدھی پیدا ہوتے ہیں۔ راجسی بھوجن کھانے سے راجسی من اور راجسی بُدھی اور تامسی بھوجن سے تامسی من اور تامسی بُدھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خیالات اور غذا کا باہمی کس قدر گہرا تعلق ہے۔ گویا خیالات کی بُنیاد غذا پر ہی قائم ہے۔ لہذا ہمیں چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے۔ ساتوِک غذا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کھانے کی کوشش کریں ۔ تا کہ ہماری زندگی ساتوِک بن جائے اور ساتوِک زندگی سے روحانی زندگی حاصل کر سکیں ؂

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

سترہواں ادھیائے (۲)

تین قسم کا تپ

تین قسم کی شردھا اور تین قسم کے بھوجنوں کا ذکر کر چکنے کے بعد اب بھگوان تین قسم کے تپ کا بیان کرتے ہیں۔ شردھا اور بھوجن کی طرح تپ بھی تین قسم کا ہوتا ہے۔ ساتوکی۔ راجسی اور تامسی ؀

ساتوک لوگوں کو ساتوک تپ پسند آتا ہے۔ راجسی لوگوں کو راجسی تپ اور تامسی لوگوں کو تامسی تپ پیارا لگتا ہے ؀

تپ کا ذکر کرنے میں بھگوان جسم۔ زبان اور مَن کے تپوں کا جُدا جُدا بیان فرماتے ہیں :۔

جسم کے تپ کون کون سے ہیں۔ بھگوان کہتے ہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

: । देवद्विजगुरुप्राज्ञपूजनं शौचमार्जवम् ।

: ॥ ब्रह्मचर्यमहिंसा च शारीरम तप उच्यते ॥

دِیو[1] - دوِج[2] - گرو - پراگیہ[3] - پوجنم - شوچم[4] - آرجوم

برہم چریم - اہنسا - چا - شاریرم - تپ - اُچیتے[5] ۱۷/۱۴

ترجمہ - اے ارجن! نیک لوگوں - وِدوان - گورو اور بزرگوں کی عزت کرنا - پاک بازی - طبیعت میں سیدھا پن - برہمچریہ (تجرّد) - اہنسا (بے آزاری) یہ شریر یعنی جسم کے تپ ہیں - ان تپوں سے جسم مضبوط ہوتا ہے اور یوگ ابھیاس میں امداد دیتا ہے ÷

آگے فرماتے ہیں :-

: । अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियहितं च यत् ।

। । स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥

انُو[6] - دویگ - کرم - واکیم - ستیم - پریہ - ہتم - چہ - یت

سوادھیائے - ابھیسنم[7] - چہ - ایو - وانگ[8] - میم - تپ - اُچیتے[9] ۱۷/۱۵

ترجمہ - دُکھ نہ دینے والا اور پریم سے بھرا ہوا بچن بولنا - سچ بولنا - دھرم گرنتھوں کا پڑھنا اور اوم کے جپ کا ابھیاس کرنا - یہ بانی کا تپ کہلاتا ہے - اس قسم کے تپ کرنے سے انسان اپنی زبان پر قابو پا لیتا ہے اور زبان میں شکتی پیدا ہو جاتی ہے ÷

۱- دیوتا ۲- دوجنما ۳- ودوان ۴- سیدھا پن ۵- کہتے ہیں ۶- دُکھ نہ دینے والا ۷- ابھیاس ۸- زبان ۹- کہتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہ الفاظ مُعجز صاحب سے
راست - شیریں - مصلحت آمیز و پاکیزہ کلام
نیز علمی گفتگو - زہدِ زبانی ہے تمام

من کے تپ، کون کون سے ہیں - اس کے بارے میں بھگوان فرماتے ہیں :-

मन: प्रसाद: सौम्यत्वं मौनमात्मविनिग्रह: ।
भावसंशुद्धिरित्येतत्तपो मानसमुच्यते ॥

منا - پرسادا - سوم - تیوم - مونم - آتم - ونگرہا
بھاو - سنشدھی - آتی - اتیت - تپو - مانسم - اُچیتے $\frac{17}{16}$

ترجمہ - من کی سچی پرسنتا (تسکین)۔ من کی سہج تا (ٹھیراؤ)
مون یعنی خاموشی - من کو قابو میں رکھنا اور نیت کی صفائی
من کا تپ کہلاتا ہے ؛

من کو ہر حالت میں ٹھنڈا اور سکون میں رکھنا اور دُنیاوی سُکھ دُکھ کے جھونکوں سے من کو ہلچل میں نہ آنے دینا - یہ من کا تپ ہے - ہر کام میں نیک نیت رہنا - ہمیشہ شدھ بھاونا رکھنا - یہ من کا تپ ہے - اس سے من میں شکتی بڑھ جاتی ہے - من ڈھلتا چلا جاتا ہے اور روحانیت کا میدان کھل جاتا ہے - من کی صفائی سے آتمک ترقی سہل ہو جاتی ہے ؛

۱- ٹھنڈا ۲- من کو وش میں کرنا ۳- من کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس شلوک کا ترجمہ منجز صاحب نے یُوں فرمایا ہے

ترکِ محسوسات - اطمینان - خاموشی - سرُور
اور صفائے باطنی - ہیں زہدِ قلبی کا ظہور

آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں - اے ارجن! یہ تینوں قسم کے تپ اگر پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کئے جاویں اور پوری شردھا سے کئے جاویں - تو یہ ساتوِک تپ کہلاتے ہیں - یعنی کئے تو جائیں دِل سے - مگر پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کے کئے جائیں - تب اِن تپوں کا پھل بہُت ہی اعلےٰ ہوتا ہے ؛

اگر دکھاوے کی خاطر اور پھل کی خواہش سے کئے جاویں - تو راجسی تپ کہلاتے ہیں - اُن کا انجام دُکھ ہوتا ہے ؛

اور اگر دُوسروں کا نقصان کرنے کے لئے اور ضِد سے تکلیف اُٹھا کر کئے جائیں - تو یہ تامسی تپ کہلاتے ہیں - جو انسان کو جہالت میں لے جاتے ہیں ؛

(نوٹ) ہم نے اپنی کتاب "گیتا گیان" میں تپوں کے مسئلہ پر نہایت وضاحت سے روشنی ڈالی ہے - ناظرین اس کے مطالعہ سے فائدہ اُٹھاویں ؛

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تین قِسم کے دان

تین قِسم کے دان کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں :-

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ।
देशे काले च पात्रे च तद्दानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥

داتویم - اِتی - یت - دانم - دِی[2]یتے - اَن اُپکار[3]نے
دیشے - کالے - چہ - پاترے - چہ - تت - دانم - ساتوکم - سِمرتم ۲۰/۱۷

ترجمہ - دان دینا میرا دھرم ہے - جو ایسا سمجھ کر دان دے اور ایسی جگہ دے - جہاں سے کسی صِلے کی اُمید نہ ہو اور دیش پاتر کو دیکھ کر جو دان دیا جائے یعنی جگہ - وقت اور دان لینے والے کا استحقاق - اِن باتوں کا پُورا پُورا لحاظ رکھ کر جو دان دیا جائے وُہ ساتوِک دان کہلاتا ہے ؛

بہ الفاظ مُعجز صاحب ؎

فرضِ منصب جان کر - خواہش صِلے کی چھوڑ کر
واجب و معقول مسکن اور موزوں وقت پر
مستحق اشخاص کو خیرات دیتا ہے جو زر
عارفانہ ہے سخاوت کی طرف اُس کی نظر

۱- دینا میرا دھرم ہے ۲- دیا جائے ۳- جہاں سے واپسی کی اُمید نہ ہو ۴- کیا گیا ہے -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راجسی دان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः । :۱

दीयते च परिक्लिष्टं तद्दानं राजसं स्मृतम् ॥ :۱۱

یت - تو - پرتی - اُپکار - ارتھم - پھلم - اُودیش - وا - پُناہ

دِی یتے - چہ - پری - کلشٹم - تت - دانم - راجسم - سمرتم ۱۷/۲۱

ترجمہ - جو دان صلے کی خاطر اور پھل کی خواہش سے دیا جائے اور تنگدلی سے دیا جائے - یعنی جو مجبور ہو کر دیا جائے - خوشی سے نہ دیا جائے وہ راجسی دان ہے - وہ دان دُنیادارانہ ہے - اس کا صلہ ضائع جاتا ہے ÷

چنانچہ مُعجز صاحب بھی فرماتے ہیں :-

جس میں ہو دِل کی تنگی یا آرزو یاداش کی
یا بہ مجبوری ہو جو - خیرات ہے وہ دُنیوی

تامسی دان کی بابت بھگوان فرماتے ہیں :-

अदेशकाले यद्दानमपात्रेभ्यश्च दीयते । :۱

असत्कृतमवज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥ :۱۱

ادیش - کالے - یت - دانم - اپاترے - بھیشچ - دی یتے

است - کرتم - اوگیاتم - تت - تامسم - اُداہرتم ۱۷/۲۲

ترجمہ - جو دان دیش - کال - پاتر کا سوچ وچار کئے بغیر دیا جائے - اور دان لینے والے کی بے عزتی کر کے دیا جاوے

۱- واپسی صلہ ۲- نظر میں ۳- تکلیف سے ۴- نامناسب جگہ ۵- بے عزتی کر کے ۶- اگیان سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وُہ تامسی دان کہلاتا ہے۔ تامسی لوگ ہی اس قِسم کا دان
دینا پسند کرتے ہیں ٭

اس شلوک کا ترجمہ مُعجز صاحب نے یُوں کیا ہے۔

جس کے کرنے میں نہ ہو وقت اور موقع کا خیال
جس سے پُورا ہو کسی بد وضع انسان کا سوال
جس پہ ہوتا ہو عمل توہین اور تضحیک سے
ایسی بخشش کا تعلق ہے دلِ تاریک سے

تامسی دان دینے سے پُنیہ کی بجائے پاپ ہوتا ہے اور تامسی دان کرنے والا آدمی نرک کا ادھیکاری بنتا ہے اس ادھیائے کے آخری شلوک میں بھگوان فرماتے ہیں :-

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत् । :ا
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥ :اا

اشردھیا۱ - ہتم۲ - دتّم۳ - تپس - تپتم - کرتم - چا - یت
۱۷/۲۸ اسّت - اِتی - اُچیتے۴ - پارتھ - نہ - چہ - تت - پریتیہ۵ - نو - اِہ۶

ترجمہ - اے ارجن! ہر کام میں شردھا ضروری چاہیئے۔ شردھا کے بغیر کوئی کام بھی سپھل نہیں ہو سکتا - بغیر شردھا کے کیا ہُوا یگیہ - دیا ہُوا دان - تپا ہُوا تپ اور کیا ہُوا کرم فضول ہیں - اُن کا نہ تو اس لوک (دُنیا) میں فائدہ

۱- شردھا کے بنا ۲- ہون ۳- دان ۴- مِتھیا ۵- کہتے ہیں ۶- پرلوک ۷- اس لوک میں -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوتا ہے۔ اور نہ پرلوک (عاقبت) میں۔ شردھا کے بغیر جو کچھ بھی کیا جائے سب بیکار اور ضائع ہے۔ ہر کام میں شردھا ضروری ہے۔ اس لئے فرماتے ہیں۔ اے ارجن! تو شردھا سے نیکی کے کام میں لگ جا۔ میرے بچن پر وشواس (یقین) کرتا ہُوا تُو اس دھرم یُدھ میں جُٹ جا۔ اس میں تیرا کلیان ہی کلیان ہے +

سترہواں ادھیائے ختم

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

اٹھارہواں ادھیائے

مُکتی کا راز

اٹھارہویں ادھیائے کو موکھش۔ سنیاس یوگ
मोक्षसंन्यास योग کہا گیا ہے۔ اس ادھیائے میں مُکتی کا
راز بتلایا گیا ہے ÷

اس کے متعلق مہاتما گاندھی جی اپنی کتاب اناسکتی یوگ شاستر میں لکھتے ہیں کہ یہ ادھیائے پچھلے سترہ ادھیائے کا خلاصہ ہے۔ اس ادھیائے کا بلکہ ساری گیتا کا بنیادی منتر یہ کہا جا سکتا ہے "سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن لے"۔ یہ سچّا سنیاس ہے۔ لیکن سب دھرموں کے چھوڑ دینے کا مطلب سب کرموں کا چھوڑنا نہیں ہے۔ بلکہ پر اُپکار یعنی خدمتِ خلق کے سب کرموں کو انجام دے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کر انہیں بھگوان کی نذر کر دینا اور پھل کی خواہش چھوڑ دینا - اسی کا نام ہی سب دھرموں کا تیاگ ہے اور یہی سنیاس ہے ؞

ارجن جی پوچھتے ہیں - اے بھگوان ! میں اب سنیاس اور تیاگ کے بھید کو الگ الگ جاننا چاہتا ہوں اِس کا جواب دیتے ہوئے شری بھگوان فرماتے ہیں :-

यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् । :।

यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥ :॥

یگیہ - دان - تپا - کرم - نہ - تیاجیم - کاریم - ایو - تت

یگیو - دانم - تپا - ایو - پاونانی - من - ایشی نام ۱۸/۵

ترجمہ - اے ارجن ! یگیہ - دان اور تپ کبھی بھی نہ چھوڑنے چاہئیں - ان کو کرنا عین دھرم ہے - یگیہ - دان اور تپ اونچے انسانوں کو بھی پاک کرنے والے ہوتے ہیں ؞

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں :-

एतान्यपि तुकर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा फलानि च । :।

कर्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥ :॥

ایتان - اپی - تو - کرمانی - سنگم - تیکتوا - پھلانی - چہ

کرتویانی - اتی مے پارتھ - نشچتم - متم - اتمم ۱۸/۶

ترجمہ - یگیہ - دان اور تپ اور دوسرے سارے نیک کرم

۱- تیاگ کرنا ۲- کرنا ۳- پاک کرنیوالے ۴- من کو جیتے ہوئے ۵- کرم ۶- لگاوٹ ۷- چھوڑ کر ۸- کرنے چاہئیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھی آسکتی (تعلق) اور پھل کی خواہش چھوڑ کر ضرور کرنے چاہئیں۔ اے ارجن! ایسا میرا نشچت اور اُتم مت ہے یہی میری مسلمہ اور اعلیٰ ہدایت ہے ؛

پیارے بھائیو! بھگوان نے ان دو شلوکوں میں پھر اس بات کو زوردار الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ انسان کے لئے کرم (عمل) چھوڑنا بالکل دھرم کے خلاف ہے کرم پھل چھوڑ کر کرم کرنا ہی بھگوت گیتا کا اُتم اُپدیش ہے۔ یہی بھگوان کا نشچت اُتم مت ہے اور اسی بات کو بھگوان نے اس غرض سے بار بار دُہرایا ہے تا کہ ارجن مغالطے میں نہ رہے اور اسے اچھی طرح سمجھ کر اس کی پیروی کرے ؛

فیضی صاحب اس کا ترجمہ یُوں کرتے ہیں ؎

گناہ ہست بر آدمی ترکِ فرض
کہ بر ذمّہ اش ہست مانند قرض

مطلب۔ فرض انسان پر قرض کی مانند ہے۔ جس طرح قرض کا ادا کرنا ہر انسان پر فرض ہے۔ جو قرض ادا نہیں کرتا وہ گنہگار ہے۔ اسی طرح اپنے فرض کا ادا کرنا ہر شخص پر لازمی ہے۔ جو فرض ادا نہیں کرتا وہ گرا ہُوا شخص ہے۔ فرض کا ترک کرنا گناہ ہے ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اِن دو شلوکوں کا ترجمہ مجذ صاحب نے یُوں کیا ہے

زُہد و تقویٰ ۔ بخشش و اعمالِ نیک و بے ریا
عاملوں کے قلب کو دیتے ہیں نورانی صفا
اس لئے اُن کا نہ کرنا ہے سراسر ناروا
بلکہ دانائی سے کرنا فرض ہے انسان کا

بھگوان کا فرمان ہے ۔ کہ ثمرۂ اعمال کا خیال دِل سے دُور کر کے انسان کو چاہیئے کہ اپنے فرائض کی تکمیل کرتا چلے ۔ یہی اصلی ترک ہے ۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

فعل اور اُس کے نتائج سے تعلق توڑ کر
فرض کی تکمیل اصلی ترک ہے اے نامور

آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں ۔ کہ گُنوں کے مطابق (بُدھی)، عقل بھی تین قسم کی ہوتی ہے ۔ ساتوِکی ۔ راجسی اور تامسی ؎

ساتوکی بُدھی کے اوصاف بتاتے ہوئے فرماتے ہیں

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च कार्याकार्ये भयाभये ।
बन्धंमोक्षं च यावेत्ति बुद्धिः सापार्थव सात्विकी ॥

پرورتی ۔ چہ ۔ نورتی ۔ چہ ۔ کاریہ ۔ اکاریہ ۔ بھَے ۔ ابھَے
بندھم ۔ موکشم ۔ چہ ۔ یا ۔ ویتی ۔ بُدھی ۔ سا ۔ پارتھ ۔ ساتوکی ١٨/٣٠

ترجمہ ۔ اے ارجن ! جس عقل کے ذریعے دھرم اور ادھرم

١ ۔ کیا کرنا چاہیئے ٢ ۔ کیا نہ کرنا چاہیئے ٣ ۔ کرم ٤ ۔ اکرم ٥ ۔ جانتا ہے ۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی ماہیت بخوبی معلوم ہو جائے۔ یعنی یہ سمجھ میں آ جاوے
کہ کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ دھرم کیا
ہے اور ادھرم کیا ہے۔ کس سے ڈرنا اور کس سے
نہیں ڈرنا چاہیئے۔ مُکتی (نجات) کا راستہ کونسا ہے اور
بندھن کا باعث کیا ہے۔ اے ارجن! جو بُدھی اِن باتوں
کو ٹھیک ٹھیک سمجھ لے وُہ ساتوک بُدھی ہے ؞

اور

यया धर्ममधर्मं च कार्यं चाकार्यमेव च । ۱:
अयथावत्प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥ ۱۱:

ییا۔ دھرمم۔ ادھرمم۔ چہ۔ کاریم۔ چہ۔ اکاریم۔ ایو۔ چہ
ایتھاوت۔ پرجاناتی۔ بُدھی۔ سا۔ پارتھ۔ راجسی ۱۸/۳۱

ترجمہ۔ جس عقل سے[1] دھرم اور ادھرم۔ کرتویہ (جائز فعل)
اکرتویہ (ناجائز فعل) کی شناخت پوری طرح[2] نہ ہو سکے[3]۔
وہ بُدھی راجسی ہے۔ یعنی یہ امتیاز نہ ہو سکے کہ دھرم
کیا ہے اور ادھرم کیا ہے۔ فلاں وقت مجھے کیا کرنا
چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسی بُدھی راجسی
ہے۔ اس کی رہنمائی غیر یقینی ہوتی ہے اور ٹھوکریں
دلاتی ہے ؞

اور

۱۔ جس سے ۲۔ پوری طرح نہ ۳۔ جانتا ہے۔

पुस्तकालय गुरुकुल काँगड़ी
CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

अधर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसावृता । :।

सर्वार्थान्विपरीतांश्च बुद्धिः सापार्थ तामसी ॥ :॥

ادھرم - دھرم - اِتی - یا - مینتے - تمسا - وِرتا

سرو - ارتھان - وپریتان - چہ - بدھی - سا - پارتھ - تامسی $\frac{18}{32}$

ترجمہ - اے ارجن ! جو عقل، اندھکار (جہالت) سے بھری ہوئی ہو - ادھرم کو دھرم مانتی ہو اور اصلی دھرم سے منحرف ہو - سب باتیں جسے الٹی دکھائی دیں - وہ تامسی بدھی ہے - وہ آدمی کو ضرور تنزل اور گراوٹ کی طرف لے جاتی ہے اور اس کو تباہ کر دیتی ہے ۞

اوپر کے لکھے تین شلوکوں کا ترجمہ منجر صاحب نے یوں کیا ہے - فرماتے ہیں :-

آشکارا جس سے ہوں قید و نجات و امرو نہی

وصل و ہجراں - ترک و اخذا - اعلیٰ وہ فرزانگی

حق و باطل - نیک و بد کو جو نہیں پہچانتی

درجۂ اوسط کی کہلاتی ہے وہ دانشوری

حق کو باطل جاننا - جھوٹے کو سچا ماننا

خاصہ ہے یہ اے دلاور سب سے کمتر عقل کا

اوم تت ست

۱ - مانتا ہے ۲ - تموگن سے ڈھنپا ہوا ۳ - سب ۴ - باتیں ۵ - الٹی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تین قسم کا سُکھ

تین قسم کی بُدھی کا بیان کر چکنے کے بعد اب بھگوان تین قسم کی دِھرتی : धृति: یعنی استقلال کا بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے ارجن! بُدھی کی طرح استقلال بھی تین ہی قسم کا ہوتا ہے ساتوک ۔ راجسی اور تامسی ؎

ساتوک لوگوں کا استقلال بھی ساتوکی ہوتا ہے راجسی لوگوں کا استقلال راجسی اور تامسی لوگوں کا تامسی ہوتا ہے ؎

ساتوکی استقلال کِسے کہتے ہیں ۔ اس کے بارے میں بھگوان فرماتے ہیں ۔ کہ اے ارجن ! جس استقلال کے ذریعہ من کو ۔ پران کو اور اندریوں کو یوگ میں ٹھیرا لیا جاوے وہ استقلال ساتوک استقلال کہلاتا ہے ؎

سادھارن انسانوں میں ہر وقت ہی من ۔ پران اور اندریاں کام کرتی رہتی ہیں ۔ اور ان میں ہلچل رہتی ہے ۔ مگر استقلال کے ساتھ ۔ دھیریہ کے ساتھ ان سب کو یوگ میں ٹھیرایا جا سکتا ہے ۔ جس استقلال کے ساتھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آدمی یوگ ابھیاس میں ترقی کرتا ہے۔ اس استقلال کو ساتوکی استقلال کہتے ہیں ÷

جس استقلال کے ساتھ دنیاوی عیش و عشرت کے لئے لوگ کوشش کرتے ہیں اور اُن میں پھنسے رہتے ہیں۔ اس استقلال کو راجسی استقلال کہتے ہیں ÷

اور جس استقلال کے ساتھ آلسی آدمی۔ کاہل آدمی آلس اور کاہلی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس استقلال کو تامسی کہتے ہیں۔ تامسی استقلال سے نیند۔ خوف۔ شوک غفلت اور بیہودگی بڑھتی ہیں۔ تامسی پرکرتی والے آدمی کو تامسی دِھرتی پیاری لگتی ہے۔ وہ ہر وقت آلس نیند۔ غفلت اور بیہودگی میں لگا رہتا ہے۔ ان میں کوشاں رہتا ہے ÷

تین قسم کا استقلال بتلا چکنے کے بعد بھگوان تین قسم کے شخصوں کا ذکر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں :۔

यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् । :ا

तत्सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्मबुद्धिप्रसादजम् ॥ :اا

یت۔ تت۔ اگرے[۱]۔ وِشم[۲]۔ او۔ پرنیامے[۳]۔ امرت۔ اُپمم تت سکھم۔ ساتوکم۔ پروکتم۔ آتم۔ بُدھی۔ پرسّاد۔ جم[۵] ۱۸/۳۷

ترجمہ ۱۰۔ اے ارجن! جو سُکھ شروع میں تو زہر کی طرح

۱۔ شروع ۲۔ زہر ۳۔ انجام ۴۔ آتما کی پرسنتا سے ۵۔ پیدا ہُوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کڑوا لگے اور آخر میں امرت کی طرح میٹھا ہو اور جس سُکھ سے رُوح اور عقل کی تسکین ہو۔ وُہ ساتوِک سُکھ ہے یہ سُکھ کسی خوش نصیب کے حِصّے میں آتا ہے ؁

اَور

विषयेन्द्रियसंयोगाद्य त्तदग्रेऽमृतोपमम् : ।

परिणामे विषमिव ततसुखं राजसं स्मृतम् ॥ : ॥

وِشے۔ اِندریے۔ سینوگات۔ یت۔ تت۔ اگرے۲۔ امرت۔ اوپم
پرینیامے۳۔ وِشم۔ او۔ تت۔ سُکھم۔ راجسم۔ سمرتم۴ ۱۸/۳۸

ترجمہ۔ جو سُکھ وِشے اور اندریوں کے ملاپ سے پیدا ہو یعنی لذتِ نفس کی صُورت میں ہو۔ جو شروع میں امرت کی طرح میٹھا اور آخر میں زہر کی مانند کڑوا ہو وہ راجس سُکھ ہے۔ یہی سُکھ ہے جس پر عام دُنیادار لٹّو ہیں ؁

اَور

यदग्रे चानुबन्धे च सुखं मोहन मात्मनः । : ।

निद्रालस्य प्रमादोत्थमृतत् तामसम् उदाहृतम् ॥ : ॥

یت۔ اگرے۔ چہ۔ انوبندھے۶۔ چہ۔ سُکھم۔ موہنم۔ آتمنا
ندرا۔ آلسیہ۔ پرماد۔ اُتھم۔ تت۔ تامس۔ اُدا۹۔ ہرتم ۱۸/۳۹

ترجمہ۔ جو سُکھ شروع میں اور آخیر میں آتما کو موہ میں ڈالنے والا ہو۔ اور نیند۔ سُستی اور کاہلی سے پیدا ہو

۱۔میل سے ۲۔شروع میں ۳۔انجام ۴۔کہتے ہیں ۵۔شروع ۶۔آخیر ۷۔موہ میں ڈالنے والے ۸۔آلس ۹۔کہتے ہیں ؁

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

بھگوت گیتا کے مُکھیہ اُپدیش

(۱) سَم بُدھی - (عقل قائم)

(۲) اننیہ بھگتی - (یکسو عبادت)

(۳) کرم کوشلم - (کام کرنے کی لیاقت و ہوشیاری)

پیارے سجنو! شریمد بھاگوت گیتا کا خلاصہ ادھیائے وار میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے - اب میں بھگوت گیتا کے چیدہ چیدہ اُپدیشوں کو بیان کرتا ہوں -

مہاتما گاندھی جی اپنی کتاب " اناسکتی یوگ " میں لکھتے ہیں - کہ بھگوت گیتا کے تین اُتم (اعلیٰ) اُپدیش ہیں - سم بدھی - اننیہ (अनन्य भक्ति) بھگتی اور کرم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کوشل (कौशल)

(۱) سم بدھی کا مطلب ہے ٹھیری ہوئی عقل۔ یعنی جب انسان کی عقل سکھ اور دکھ۔ نفع اور نقصان میں یکساں رہے۔ سکھ میں خوش اور دکھ میں غمگین نہ ہو۔ ایسی عقل کو عقلِ قائم کہتے ہیں یعنی ہر حالت میں یکساں رہنے والی عقل۔ اسی کا نام سم بدھی ہے۔ لفظ سم کے معنی ہیں یکساں۔

(۲) اننیہ بھگتی کا مطلب ہے یکسو بھگتی۔ اننیہ (अनन्य) لفظ ان اور انیہ سے ملکر بنا ہے۔ یعنی دوسرا نہیں۔ جس بھگتی میں من سُتھر ہو جائے اور ایک پرماتما میں ٹھہر جائے۔ اور ایک دل۔ ایک من سے جو بھگتی کی جائے وہ بھگتی اننیہ بھگتی ہے یعنی یکسو عبادت ؛

(۳) کرم کوشل یعنی کام کرنے میں لیاقت و دیانتداری۔ اپنے فرض منصبی کو نیک نیتی اور قابلیت سے پورا کرنے کا نام کرم کوشل ہے۔ جس کو انگریزی میں (Perfection) یا (Efficiency) کہتے ہیں۔ اپنے کام میں مکمل ہونا۔ اور اپنے فرض کو نہایت ہی ایمانداری سے پورا کر دینا۔ اسی کو کرم

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کوشش کہتے ہیں ؂

اب اِن تینوں اُپدیشوں کو باری باری سے بیان کیا جاتا ہے ؂

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

سَم بُدھی

یعنی عقلِ قائم

Equilibrium of intellect

شریمد بھگوت گیتا کے چپّے چپّے پر۔ واک واک میں۔ سَم بُدھی۔ سَم درِشٹی۔ سَم بھاؤ اَور سمتا یعنی یکسانیت کی مہماں (عظمت) گائی گئی ہے :

دُوسرے ادھیائے کے پندرہویں شلوک میں ہی بھگوان فرماتے ہیں :۔

समदु:खसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते ।

سَم۱۔ دُکھ۔ سکھم۔ دھیرم۲۔ سو۳۔ امرت۴۔ تتوائے۔ کلپتے۵ ۲/۱۵

ترجمہ۔ اے ارجن! بُدھیمان (عقلمند) وہی ہے۔ جو

۱۔ یکساں ۲۔ عقلمند ۳۔ وہ ۴۔ مکتی ۵۔ حقدار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سُکھ اَور دُکھ میں ایک جیسا رہتا ہے ؀

جو سُکھ میں خوش نہ ہو اَور دُکھ میں دُکھی نہ ہو۔ جو اِن دونو میں یکساں رہے۔ ایسا آدمی دِھیر ہے۔ بُدھیمان ہے۔ اَور وُہ ہر وقت امرت پی رہا ہے۔ تسکینِ قلب سے بڑھ کر اَور کیا امرت ہو سکتا ہے۔ سَم بُدھی والا آدمی ہر دم امرت کا پینے والا ہے۔ اِس کا من ہر حالت میں ٹھنڈا اَور یکساں رہتا ہے ؀

آگے چل کر فرماتے ہیں۔

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ । ۱

ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि ॥ ۱۱

سُکھ۔ دُکھے۔ سمے۔ کرتوا[۱]۔ لابھہ۔ الابھو[۲]۔ جے۔ اجے[۳]۔ یو
تتو۔ یُدھائے۔ یُجیسو[۴]۔ نیوم۔ پاپم۔ اواپسیسی[۵] $\frac{۲}{۳۸}$

ترجمہ۔ اے ارجن! سُکھ اَور دُکھ۔ ہار اَور جیت۔ نفع اَور نقصان کو برابر جان کر تُو جنگ میں لگ جا۔ ایسا کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا۔ سُکھ دُکھ۔ جیت ہار۔ نفع نقصان۔ اِن متضاد حالتوں میں یکساں رہتے والے آدمی کو سدا ہی آنند رہتا ہے۔ اِس کے آنند میں کبھی بھی تبدیلی یا کمی نہیں

۱۔ برابر کر کے ۲۔ نقصان ۳۔ ہار ۴۔ یُدھ میں جُٹ جا ۵۔ پاپ نہیں لگے گا ؀

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آتی - وُہ پاپ سے مبرّا رہتا ہے - پاپ اُس کو نہیں چھُو سکتا - سَم بُدّھی والا آدمی دھرم یُدّھ ہی کرتا ہے اور ایسا یُدّھ کرنے سے اُسے پُنیہ ہی پُنیہ ہوتا ہے - پاپ کبھی بھی نہیں لگتا ؂

سِتھت پرگیہ یعنی قائم العقل انسان کے اوصاف بتاتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں -

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः ।

वीतरागभयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥

دُکھ - الیشُو[۱] - انو - دُوِگن[۲] - منا - سُکھ - الیشو - وِگت - سپرہیا[۳]
دہیت - راگ - بھے - کرودھا - سِتھت[۵] - دھی - مُنی - اُچیتے ۲/۵۶

ترجمہ - اے ارجن ! جو آدمی دُکھ سے دُکھی نہ ہو اور سُکھ کی خواہش نہ کرے - اور جو راگ (اُلفتِ دُنیا) خوف اور غصہ سے خالی ہو - ایسا سِتھر بُدّھی والا (قائم العقل) انسان مُنی (عارف) کہلاتا ہے -

جو ہر حالت میں یکساں رہے - جو دُکھ اور سُکھ کو یکسان جانے - اُن کو برابر سمجھے - وہی گیانی ہے - وہی عارف ہے - وہی یوگی ہے - اور وہی مُنی ہے ؂

بھگوان اِسی بات کی پھر وضاحت کرتے ہوئے

۱- دُکھ میں ۲- نہ دیاکل ۳- خواہش ۴- بھُور ۵- ٹھہری ہوئی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فرماتے ہیں ۔ यः सर्वत्रानभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ।

नाभिनन्दति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥

یا ۔ سروتر ۔ آن ۔ ابھی ۔ سینہہ ۔ اس ۔ تت ۔ تت ۔ پراپیہ ۔ شبھ
اشبھم ۔ نہ ۔ ابھی ۔ نندتی ۔ نہ ۔ دویشٹی ۔ تسیہ ۔ پرگیہ ۔ پرتشٹھتا $\frac{2}{57}$

ترجمہ ۔ اے ارجن ! جو انسان شبھ اور اشبھ ۔ اچھی اور بُری ۔ پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں کے مِلنے پر نہ تو خوش ہوتا ہے اور نہ افسوس کرتا ہے ۔ وہ سِتھر بُدھی والا ہے ۔ ایسے آدمی کی عقل ٹھیر گئی ہے ۔ اور دنیاوی سُکھ دُکھ اور جیت ہار اس پر کوئی اثر نہیں رکھتے ۔ وُہ ہمیشہ یکساں رہتا ہے ۔ اور اعلےٰ درجہ کے سُکھ کا لُطف اُٹھاتا رہتا ہے ۔ جو دُنیاوی لوگوں کے خواب میں بھی نہیں آ سکتا ۔

بقول شاعر ؎

شادی و غم میں نہیں جس کو مسرت اور ملال
سب سے جو بے لوث ہے وُہ آدمی ہے باکمال

فارسی کے شاعر فیضی صاحب کا شعر ہے ؎

ز شادی نہ شاداں ۔ نہ از غم غمی
ہماں است در پیش من آدمی ۔

مطلب۔ جو خوشی میں خوش نہ ہو اور غم سے دُکھی نہ ہو۔ میرے نزدیک وہی انسان ہے۔ مکمل انسان وہی ہے جو شادی اور غمی کو برابر جانتا ہے۔ اور اُن میں یکساں رہتا ہے ؂

مرزا غالب کہتے ہیں ؎

شادی سے گذر کہ غم نہ ہووے
اُردی[1] جو نہ ہو تو دَے[2] نہیں ہے

مطلب۔ اے انسان اگر تُو بہار میں خوش نہ ہو تو خزاں سے تجھے غم نہیں ہوگا ؂

یعنی بہار اور خزاں کو برابر جان۔ پھر تمہارے لئے سدا بہار ہے ؂

گورو ارجن دیو جی سُکھ منی صاحب میں فرماتے ہیں۔

تَیسا ہرکھ[3]۔ تَیسا اُس سوگ — سدا آنند۔ تاں نہیں ویوگ[4]
تَیسا سُورن[5]۔ تَیسی اُس ماٹی[6] — تَیسا امرت۔ تَیسی وِکھ[7] کھاٹی
تَیسا مان۔ تَیسا اپمان — تَیسا رنک[8]۔ تَیسا راجان
جو ورتائے۔ سائی جُگت[9] — نانک او پُرکھ۔ کہیئے جیون مُکت[10]

مطلب۔ جس شخص کو سُکھ اور دُکھ۔ خوشی اور غمی سونا اور مٹی۔ امرت اور زہر۔ مان اور اپمان۔

۱۔ بہار ۲۔ خزاں ۳۔ خوشی ۴۔ غم ۵۔ سونا ۶۔ مٹی ۷۔ زہر ۸۔ فقیر ۹۔ ٹھیک ۱۰۔ آدمی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وُہ تامس سُکھ کہلاتا ہے۔ اس سُکھ سے جہالت بڑھتی ہے۔ بُدھی موٹی اور اشُدھ ہو جاتی ہے ؛

اِن تین شلوکوں کا ترجمہ جناب معجز صاحب نے یُوں کیا ہے ؂

ابتدا میں زہر سا ہو۔ آخرش آبِ حیات
سب سے درجہ میں بڑا ہے وُہ سُرورِ علمِ ذات
نفس کو محسوس ہو اول جو آبِ زندگی
سمّ قاتل ہے وُہ آخر کار لطفِ دنیوی
عیش و عشرت۔ خواب و خور۔ بیدانشی و کاہلی
جن سے پیدا ہوں وُہ آسائش ہے ادنیٰ قسم کی

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سوبھاوک کرم

آگے چل کر بھگوان برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر کے سوبھاوک کرموں یعنی فطری اعمال کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

:۱ शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
:۱۱ ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥

شمو۔ دمس۔ تپا۔ شوچم۔ کھیانتی۔ آرجوم۔ ایو۔ چہ
گیانم۔ وگیانم۔ آستیکیم۔ برہم۔ کرم۔ سوبھاو۔ جم ١٨/٤٢

ترجمہ۔ من (نفس)۔ اندریوں (حواس) کا قابو کرنا۔ تپ (ریاضت) شدھتائی (پاکیزگی)۔ کھشما (عفو)۔ راست بازی گیان اور پرماتما میں پورن وشواس (مکمل یقین)۔ یہ برہمن کے سوبھاوک کرم ہیں ❖

ضبطِ نفس و دِل صفا و زُہد۔ صِدق و انکسار
عِلم ظاہر۔ عشق باطن ہے برہمن کا شعار

آگے فرماتے ہیں :-

:۱ शौर्यं तेजो धृति दाक्ष्यं युद्धे चाप्य पलायनम् ॥
:۱۱ दानीमीश्वर भावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम्

۱۔ من کا وش کرنا ۲۔ اندریوں کا وش کرنا ۳۔ سیدھاپن ۴۔ انوبھو۔ گیان ۵۔ پرماتما میں وشواس

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شوریم[1] - تیجو - دھرتی[2] - داکھشیم[3] - یدّھے - چیہ اپیہ[4] پلاینم
دانم - ایشور - بھاوشچ - کھیاترم[5] - کرم - سوبھاؤ - جم ۱۸/۴۳

ترجمہ - بہادری - شجاعت - تیج - رُعب - دھیرج (استقلال) ہوشیاری - جنگ میں کبھی بھی پیٹھ نہ دکھلانا - دان دینا - اور حکومت کرنا یہ کھشتری کے سوبھاوک کرم ہیں ؛

شان - استقلال - بیباکی - شجاعت - زیرکی
فیض اور فرمانروائی ہیں صفاتِ کشتری

اور

कृषिगौरक्ष्यवाणिज्यं वैश्यकर्म स्वभावजम् ।
परिचर्यात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ॥

کرشی[6] - گئو - رکھش - وانجیم - ویش - کرم - سوبھاو - جم
پری - چریاتمکم - کرم - شودرسیہ - اپی - سوبھاو - جم ۱۸/۴۴

ترجمہ - کھیتی باڑی کرنا - گائے پالنا - تجارت کرنا - ویش کے سوبھاوک کرم ہیں اور برہمن - کھشتری - ویش کی سیوا کرنا شودر کا سوبھاوک کرم ہے ؛

گلہ بانی - کھیتی اور بیوپار ہے ویشیوں کا فرض
خدمت و فرماں بری ان سب کی ہے شودروں کا فرض

اگلے شلوک میں بھگوان فرماتے ہیں :-

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः ।

۱- بہادری ۲- حوصلہ ۳- چستی ۴- پیٹھ نہ دکھانا ۵- کھتری ۶- کھیتی ۷- خدمت "

سوائے ۔ سوئے ۔ کرمنٹرتی ۔ اکھی ۔ دِتنا ۔ سمم ۔ سِدّھم ۔ لبھتے ۔ نرا

ترجمہ ۔ اپنے اپنے کرم (فرائض) میں لگا ہُوا آدمی پرم سِدّھی یعنی سنجات کو پاتا ہے ۔ سب کو مِلتا ہے ادائے فرض سے اوجِ کمال ۔

صاحبان! ان شلوکوں میں بھگوان نے صاف کہہ دیا ہے ۔ کہ اپنے اپنے فرائض کو پُورا کرنے سے ہی انسان مُکتی پاتے ہیں ۔ کرم کو چھوڑنے سے مُکتی نہیں مِل سکتی ۔

چنانچہ لوکمانیہ تلک جی اس مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔ کہ کرموں میں کوئی اُونچ نیچ نہیں ۔ اُونچ نیچ تو صِرف بھاووں میں ہے ۔ یعنی ساتوک بھاو سے کرم کرنے والے خواہ وُہ برہمن ہوں یا کھشتری ۔ ویش ہوں یا شودر سب پرم سِدّھی یا سنجات کے حقدار ہوتے ہیں ۔

مہاتما گاندھی جی بھی فرماتے ہیں ۔ کہ سوسائیٹی میں ایک آدمی کی ڈیوٹی جھاڑو دینے کی ہے اور دوسرے کی حساب رکھنے کی ۔ حساب رکھنے والا ہر چند برتر سمجھا جائے ۔ لیکن جھاڑو دینے والا اگر اپنا کام چھوڑ دے تو حساب رکھنے والے کے لئے اپنا کام کرنا مشکل ہو جائے اور سوسائٹی کو نقصان پہنچے ۔ ایشور کے دربار میں دونوں کی سیوا کا مُول اُن کی نیتوں کے مطابق کیا جائے گا ۔ اگر دونو اپنا

۱ ۔ اپنے ۲ ۔ کرم میں ۳ ۔ لگا ہُوا ۴ ۔ آدمی ۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اپنا فرض نشکام بھاو سے انجام دے کر اُسے پرماتما کی نذر کر دیں - تو دونو ہی یکساں طور پر نجات کے مستحق ہونگے

اس سے آگے بھگوان ، ارجن سے کہتے ہیں - اے ارجن ! میرا بھگت - دُنیاوی کار و بار کرتا ہُوا بھی مُکت ہو جاتا ہے اور پرم گتی کو پراپت کر لیتا ہے ؎

میرا بندہ کار و بارِ دنیوی کرتا ہُوا
میری رحمت سے ہے رہرو منزلِ جاوید کا

اس لئے اے ارجن ! تُو میرا کہنا مان کر جنگ میں لگ جا - اور اپنا کھشتری دھرم پُورا کر - اگر تُو ایسا نہیں کرے گا - تو پاپی بنے گا ؛

بھگوان پھر کہتے ہیں :-

अथाचेत्व महं काराम्न श्रोयसि विनङ्क्ष्यसि ॥

اتھ - چیت[1] - توم[2] - اہنکارات[3] - نہ - شروشیسی[4] - وِنکھشیسی[5] $\frac{18}{58}$

ترجمہ - اے ارجن ! اگر تو اہنکار (انانیت) کے قابو میں ہو کر میرا کہنا نہیں مانے گا اور جنگ نہیں کرے گا - تو گر جائے گا - تباہ ہو جائے گا ؎

گر تو میری اس نصیحت پر نہ ہوگا کاربند
زعم سے اپنے فنا ہو جائیگا اے ہوشمند

آگے چل کر بھگوان ارجن سے کہتے ہیں اے ارجن

۱ - اگر - ۲ - تو - ۳ - اہنکار سے ۴ - سنیگا ۵ - ناش ہو جائے گا ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میری خاطر کر ریاضت۔ مجھ میں اپنا دِل لگا
میرے پیارے مُجھ کو دے تعظیم مجھ پر ہو فدا
تُجھ سے میں کرتا ہوں وعدہ اس کو سچّا جان لے
بہرہ وَر ہوگا تُو آخر کار میرے وصل سے
نقشِ ہستی کو مٹا دے سایۂ رحمت میں آ
بخش دُوں گا۔ تجھ کو میرے قول پر ایمان لا

اے ارجن! تُو میرا حکم مان اور مجھ میں دِل لگا کر تُو جنگ میں جُٹ جا۔ تجھے میں سب پاپوں سے مُکت کر دُوں گا ؛

اس کے بعد بھگوان ارجن سے سوال کرتے ہیں۔

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा। :۱

कच्चिदज्ञानसंमोहः प्रनष्टस्ते धनंजय ॥ :۱۱

کچِت۔ اتیت[۲]۔ شرُتم۔ پارتھ۔ توئی۔ ایکاگرین[۳]۔ چیت[۴]۔ سا
کچِت اگیان۔ سنموہا[۵]۔ پرنشٹس[۶]۔ تے۔ دھنن۔ جے $\frac{18}{72}$

ترجمہ۔ اے ارجن! کیا تُو نے میرا اُپدیش پُوری توجہ سے سُنا؟ کیا تیرا موہ جو اگیان سے پیدا ہُوا تھا۔ جاتا رہا ہے۔ یا ابھی باقی ہے ؛

کیا میری تقریر گوشِ ہوش سے تُو نے سُنی
ہٹ گیا کیا تیرے دِل سے پردۂ وہمِ خودی

۱۔کیا ۲۔یہ ۳۔ایکاگرچیت سے ۴۔موہ ۵۔نشٹ ہوگیا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس پر ارجن جی بولے۔ اے بھگوان!

:۱ नष्टो मोहः स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादान्मयाच्युत ।

स्थितोऽस्मि गतसंदेहः करिष्ये वचनं तव ॥

نشٹو۔ موہا۔ سمرتی۔ لبدھا۔ توت۔ پرسادات۔ میا۔ اچیت
سِتھتو۔ اسمی۔ گت۔ سندیہا۔ کرشیئے۔ وچنم۔ تو $\frac{۱۸}{۷۳}$

ترجمہ۔ آپ کی مہربانی سے میرا موہ بالکل مٹ گیا ہے۔
اب میں بخوبی سمجھ گیا ہوں میرا شک دُور ہو گیا ہے میں
اب آپ کا حکم بجا لاؤں گا ؎

بہ الفاظ معجز صاحب ؎

آپ کی برکت سے میری عقل روشن ہو گئی
میں نے کامل طور پر اپنی حقیقت جان لی
مجھ کو اطمینان و استقلال حاصل ہو گیا
بے تامل آپ کا ارشاد لاؤں گا بجا

یہ کہہ کر ارجن نے زمین پر پھینکا ہُوا دھنش
(کمان) پھر سے اُٹھا لیا۔ اور پُوری سرگرمی سے لڑائی
میں مشغول ہو گیا اور دشمنوں کا ستیاناس کر کے فتح پائی

شریمد بھگوت گیتا کا آخری شلوک ہے۔

:۱ यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ।

:۱۱ तत्र श्री विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिः मतिः मम ॥

۱۔ یادداشت ۲۔ مہربانی سے ۳۔ قائم ۴۔ شک ؎

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یتر۔ یوگیشورو۔ کرشنو۔ یتر۔ پارتھو۔ دھنش[2]۔ دھرا
تتر[3]۔ شری[4]۔ وجے۔ بھوتی[5]۔ دھرووا[6]۔ نیتی۔ متی[7]۔ مم ۱۸/۷۸

ترجمہ۔ سنجے راجہ دھرت راشٹر سے کہتا ہے اے راجن! اور کیا کہوں؟ جس طرف یوگیشور شری بھگوان کرشن ہیں۔ اور دھنش دھاری ارجن ہے اس طرف فتح ہی فتح ہے۔ اقبال ہی اقبال ہے۔ یہ امر مسلّمہ ہے۔

باکرامت کرشن۔ تیر انداز ارجن ہیں جہاں
بالیقین اقبال و دولت۔ عدل و نصرت ہیں وہاں

صاحبان! اس شلوک کے مفہوم کو بخوبی واضح کرتے ہوئے لوکمانیہ تلک جی مہاراج اپنی کتاب "گیتا رہسیہ" میں لکھتے ہیں کہ فتح وہاں ہوگی جہاں یکتی اور شکتی یعنی حکمت عملی اور طاقت دونو جمع ہونگی۔ صرف حکمت عملی یا صرف طاقت کامیاب نہیں ہوسکتی۔ حکمت عملی کے بغیر طاقت اندھی ہے اور طاقت کے بغیر حکمت عملی بیکار ہے طاقت اور حکمت عملی کے یکجا ملاپ سے فتح حاصل ہوتی ہے جب تک شکتی اور نیتی اکٹھی نہوں فتح مشکل ہے جہاں یہ دونو اکٹھی ہوجائیں وہاں فتح ہی فتح ہے ۔

اسلئے پڑھنے والوں کی سیوا میں یہی پرارتھنا ہے کہ اپنے اندر شکتی اور نیتی پیدا کریں پھر زندگی کی جدوجہد میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔ فتح ہی فتح ہے۔ جے ہی جے ہے ۔

اٹھارہواں ادھیائے ختم۔ اوم تت ست

۱۔ جہاں ۲۔ تیر کمان سے مسلح ۳۔ وہاں ۴۔ شوبھا ۵۔ جلال ۶۔ پختہ ۷۔ مسلمہ بات ۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

راجہ اور فقیر برابر ہوں۔ وہ شخص جیون مکت ہے
یعنی اُس نے زندگی میں ہی نجات کو پا لیا ہے ؎
گورو گرنتھ صاحب میں آیا ہے ؎

راج دیوے تاں کی وڈیائی   بھیک منگائے تاں کی گھٹ جائی

مطلب۔ گیانی (عارف) کی نظر میں راج اور فقیری برابر ہیں۔ اگر اُسے راج مل جائے۔ تو وہ مغرور نہیں ہوتا۔ اور اگر فقیری ملے تو اُس میں ذلت محسوس نہیں کرتا۔ دونو کو بھگوان کا عطیہ سمجھتا ہے دونو کو بھگوان سے منسوب کرتا ہے۔ اُس کے لئے ہر دو حالتوں میں تسکینِ قلب یعنی آنند ہی آنند ہے ؎

اسی مضمون کو حکیم عمر خیام اپنے انداز میں اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

من با تو نگویم کہ چساں دار مرا
زاں ساں کہ دِلت خواست چناں دار مرا

مطلب۔ اے خدا! میں تجھ سے نہیں کہتا کہ مجھے اس طرح رکھ یا اُس طرح رکھ۔ جس حالت میں تیرا دِل چاہے۔ مجھے اُسی طرح رکھ۔ میں ہر حالت میں خوش ہوں۔ تیری رضا پر راضی ہوں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک اُردو شاعر نے خیام کے شعر کا ذیل کے
الفاظ میں ترجمہ کیا ہے ؎

میں تجھ سے نہیں کہتا ہوں۔ یُوں رکھ۔ وُوں رکھ
جو تیری خوشی یار - ہوں راضی برضا۔

اُردو کے مشہور شاعر نظیر اکبر آبادی کا اسی
انداز کا شعر ہے ؎

راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہے
یاں یُوں بھی واہ وا ہے اور وُوں بھی واہ وا ہے

اوم تت سَت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

سم بدھی (۲)

سم بدھی کو ہی یوگ کہتے ہیں

نِش کام کرم (بے غرضانہ عمل) کا اُپدیش کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں -

"समत्वं योग उच्यते"

(سمتوم - یوگ - اُچّیتے)

ترجمہ- اے ارجن ! سَم بھاو یعنی ہر حالت میں من کی کیفیت ایک سی رہے - وہ خارجی واقعات یا دُنیاوی سُکھ دُکھ سے متاثر نہ ہو - دُکھ میں دُکھی اور سُکھ میں خوش نہ ہو - ہر حالت میں من کا یکساں رہنا - اس یکسانیت کا نام یوگ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے۔ جس آدمی کا من ہر حالت میں یکساں رہے وہ
یوگی ہے۔ وہ گیانی ہے ॥
بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے میں آتا ہے

विद्याविनयसंपन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ।
शुनि चैव श्वपाके च पण्डिताः समदर्शिनः ॥

وِدیا۔ وِنے۔ سمپنّے۔ براہمنے۔ گوی۔ ہستنی
شُنی۔ چیو۔ شوپاکے۔ چہ۔ پنڈتا۔ سم۔ درشنا ۵/۱۸

ترجمہ۔ پنڈت یا وِدوان وہی ہے۔ جو برہمن۔ گائے
ہاتھی۔ کُتے۔ چنڈال اِن سب میں سم بھاو رکھتا ہے
یعنی اُنہیں ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ جو شخص اِن
سب میں بھگوان کو ہی دیکھتا ہے۔ وہی گیانی ہے
ایسے شخص کی درشٹی میں سب برابر ہیں۔ ایسے شخص
کی نظر آتما پر ہوتی ہے نہ کہ جسم پر۔

دُنیا میں جانداروں کے قالب مختلف ہیں۔ اور
عام لوگوں کی نظر اِن قالبوں پر ہی پڑتی ہے۔ مگر
اِن سب قالبوں کے اندر جوہر ایک ہی ہے۔ سب
کے اندر پرماتما ایک ہی ہے۔ گیانی کی نظر اس جوہر
پر ہوتی ہے۔ نہ کہ باہر کے ڈھانچے پر۔ وہ سب
میں پرماتما کو دیکھتا ہے اور سب کی طرف یکساں

۱۔ جیسی ۲۔ جڑا ہوا ۳۔ کُتا ۴۔ چنڈال

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نظر رکھتا ہے - سم درشٹی آدمی ہی گیانی ہے ٭
اگلے شلوک میں کہتے ہیں -

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः ।
निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्माद् ब्रह्मणि ते स्थिताः ॥

اِہ - ایو - تیئر جِتہ[2] - سرگو[3] - ییشام - سامئے - ستھم - منا
نردوشم - ہی - سمم - برہم - تسمات - برہمنڑی - تے ستھتا[5] ۵/۱۹

ترجمہ - اے ارجن ! جب آدمی کا من سم بھاو (یکسانیت) میں ٹھہر گیا ہے - اس نے اس زندگی میں ہی اس دُنیا کو جیت لیا ہے - کیونکہ پرماتما بھی سم بھاؤ والے ہیں - اِس لئے سم بھاو والا آدمی ہی پرماتما کو پاتا ہے - سم بھاو یا سم درشٹی رکھنے والا آدمی برہم کے درجہ کو پا لیتا ہے - برہم سم درشٹی ہیں - اس لئے جو آدمی سم درشٹی ہو جاتا ہے - وہ بھی برہم کا ہم پایہ ہو جاتا ہے - اس میں برہم کے وصف آجاتے ہیں - اور وہ برہم میں سما جاتا ہے - مہاتما گاندھی جی اس شلوک کے بارے میں لکھتے ہیں کہ کہ آدمی جیسا اور جس کا تصوّر کرتا ہے - وہ خود بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے - اِس لئے آدمی سم بھاؤ کا تصوّر کرکے خود سم بھاؤ والا ہو جاتا ہے - اور سم

۱- اس لوک میں ۲- جیت لیا ۳- سب کو ۴- برہم کا ۵- ٹھہراؤ -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھاؤ کی مورت برہم کے سمان ہو جاتا ہے اور برہم کو پا لیتا ہے ؛

آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں۔

न प्रहृष्येत् प्रियं प्राप्य नोद्विजेत्प्राप्य चाप्रियम्
स्थिरबुद्धिरसम्मूढो ब्रह्मविद् ब्रह्मणि स्थितः ॥

نہ۔ پرہرشیت ۔ پریم ۔ پراپیہ ۔ نہ ۔ اُودوجیت۔ پراپیہ ۔ چا۔ اپریم ۔ استھر۔ بُدھی ۔ اسموڑھو[۳]۔ برہم[۴]۔ وِت ۔ برہمنڑی ۔ستھتا۔ ۵/۲۰

ترجمہ۔ جو آدمی پیاری چیز کو پا کر خوش نہیں ہوتا[۱] اور بُری چیز کو پا کر دُکھی نہیں ہوتا[۲]۔ اُس کی بُدھی (عقل) استھر (قائم) ہے۔ اُس کا موہ مِٹ گیا ہے۔ وُہ ایشور کو جانتا ہے۔ اور اُس میں سما جاتا ہے۔ ایسے آدمی کا درجہ ایشوری درجہ ہے۔ وُہ جیو آتما کے درجہ سے اونچا چڑھ کر ایشور کے درجہ کو پا لیتا ہے۔ اور ہمیشہ ایشور میں سمایا رہتا ہے ؛

شری رام چندر جی کو ایک دن یوو راج (ولیعہد) بنائے جانے کی خبر ملتی ہے۔ رات کی رات میں سارا کھیل بگڑ جاتا ہے اور دوسری صُبح چودہ سال کا بنباس مِل جاتا ہے۔ مگر دونوں صُورتوں میں اُن کے دِل کی حالت اور چہرے کی رنگت میں کوئی بھی

۱۔ خوش نہیں ہوتا ۲۔ غمگین نہیں ہوتا ۳۔ بُدھیمان ۴۔ برہم کو جاننے والا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فرق نہیں پڑتا ؛

چنانچہ رامائن میں آیا ہے سے

राज सुनाय दीन बनवासू,

सुन मन भयो न हर्ष हरासू।

راج سُنائے دین بن باشو سُن من بھیو۔ نہ ہرش ہراسو

مطلب۔ راجہ دشرتھ نے راج سُنا کر بنباس دے دیا۔ مگر شری رام چندر جی کے دِل کی حالت دونو صُورتوں میں ایک جیسی رہی۔ راج کی خبر سے خوشی نہیں ہوئی۔ اور بن باس کے حُکم سے مایُوسی نہیں ہوئی ؛

گیانی اور مہان آتماؤں کا یہی انداز ہے۔ اُن کی حالت دُنیاوی تاثرات سے بالاتر ہوتی ہے۔ اُن کے لئے سُکھ دُکھ۔ جیت ہار۔ نفع نقصان سب برابر ہوتے ہیں۔ جس طرح سُورج نکلتے وقت اور ڈوبتے وقت یکساں چمک دمک والا ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح گیانی اور مہاتما لوگ ہر حالت میں یکساں چمک دمک والے ہوتے ہیں۔ اُن کے تسکین قلب میں دِل کی شانتی میں کِسی قِسم کا بھی فرق نہیں آتا ؛

شری گورو گوبند سنگھ جی کے چاروں بیٹے مارے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گئے - دو میدان جنگ میں شہید ہوئے - اور دو صوبہ دار سرہند کے حکم سے زندہ دیوار میں چُنے گئے - لیکن گورُو جی کے چہرے پر ذرّہ بھر بھی ملال نہ آیا - جب اُن سے آپ کی رانی جی نے پُوچھا - کہ میرے لال کہاں ہیں ؟ تو آپ نے فرمایا -

چارے پُتر تیرے ہتھیں[1] بنھ سہرے - لاڑی[2] موت دے نال - پرنیاں[3] آیاں جیہڑا قرض کرتار دا - دیونا سی - بھاگاں والیئے - اَج چُکا آیاں

مطلب - تمہارے چاروں پُتروں کی موت رُوپی دُلہن کے ساتھ شادی کر آیا ہوں - اے خُوش نصیب ! پرماتما کا جو قرضہ ہم نے دینا تھا - اُسے آج ادا کر آیا ہوں - بھگوان کے دِئیے ہوئے چار لعل آج بھگوان کو واپس سونپ آیا ہوں اور سبکدوش ہو گیا ہوں ؎

پیارے بھائیو ! یہ ہے سم بھاو کی مثال - کہ ایک نہیں - دو نہیں - تین نہیں بلکہ چاروں بیٹوں کی مَوت سے بھی گورُو جی کے من کی حالت میں ذرّہ بھی فرق نہ آیا ؎

اوم تت ست

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

سم بدھی (۳)

دُکھ سُکھ جے پرسے ناہیں۔ لوبھ موہ ابھیمان
کہو نانک سُن رے منا۔ سو مُورت بھگوان
بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے میں یوگی کے
لکشنوں (اوصاف) کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے
ہیں۔

जितात्मनः प्रशान्तस्य परमात्मा समाहितः
शीतोष्णसुखदुःखेषु तथा मानापमानयोः ॥

جت۔ آتما۔ پرشانت[1]۔ اسیہ۔ پرماتما۔ سماہتا[2]
شیت[3]۔ اوشن[4]۔ سُکھ۔ دُکھ۔ الشو۔ تتھا[5]۔ مان۔ اپمان۔ یو[6]
ترجمہ۔ اے ارجن! جس نے اپنا من جیت لیا ہے

۱۔ شانتی والا ۲۔ جڑا ہوا ۳۔ سردی ۴۔ گرمی ۵۔ اور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جس کا آتما شانت (سکون پذیر) ہو گیا ہے۔ ایسے آدمی کو سردی۔ گرمی۔ سُکھ دُکھ۔ مان اپمان (مدح و ذم) نہیں ستاتے۔ وُہ اِن متضاد حالتوں میں بھی یکساں رہتا ہے۔ وُہ ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے۔ سدا پرسن ہوتا ہے۔ ایسا آدمی یوگی ہے۔ یعنی پرماتما سے جُڑا ہُوا ہے ؛

آگے فرماتے ہیں۔

सुहृन्मित्रार्युदासीनमध्यस्थद्वेष्यबन्धुषु ।

साधुष्वपि च पापेषु समबुद्धिर्विशिष्यते ॥

سُوہِرد۱۔ مِتر۔ اری۲۔ اُداسین۳۔ مدھیستھ۔ دویشیو۴۔ بندھوشو۵
سادھو۔ شوُپی۔ چہ۔ پاپ۔ الیشو۔ سم۔ بُدھی۔ وِشیشئے۶ $\frac{6}{9}$

ترجمہ۔ جو دوست۔ دُشمن۔ طرف دار اور غیر طرف دار۔ واقف اور ناواقف سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ جو دھرماتماؤں اور پاپیوں۔ نیکوں اور بدوں۔ سب میں سم درشٹی رکھتا ہے۔ سب میں پرماتما کو موجود پاتا ہے اور سب میں ٹھہرے ہوئے پرماتما کو دیکھتا ہے۔ ایسا آدمی شریشٹھ ہے۔ برگزیدہ ہے۔ وہ برہم گیانی ہے۔ اُس نے برہم کو جان لیا ہے اور سب میں برہم کو دیکھ رہا ہے ؛

۱۔ دوست ۲۔ دشمن ۳۔ غیر جانب دار ۴۔ مخالف ۵۔ دوست ۶۔ فضیلت ہے۔ بہتر ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

برہم گیانی کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے سکھ منی صاحب میں گورو ارجن دیو جی لکھتے ہیں۔

برہم گیانی۔ سدا اسیم درشٹی[1] برہم گیانی کی درشٹ امرت برسی

مطلب۔ برہم گیانی (عارف) ہمیشہ یکساں نظر رکھتا ہے۔ اس کی نگاہوں سے سدا امرت (آبِ حیات) برستا ہے ؎

برہم گیانی کے ایکے رنگ برہم گیانی کے بسے پربھ سنگ[2]

مطلب۔ برہم گیانی کی طبیعت کا ہمیشہ ایک ہی رنگ رہتا ہے اور پرماتما دائم اس کے ساتھ رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ پرماتما میں ٹھہرا ہوا ہے۔ اس کی ذات میں قائم ہے ؎

برہم گیانی کے متر شتر[3] سمان برہم گیانی کے ناہیں ابھیمان

مطلب۔ برہم گیانی دوست اور دشمن کو برابر سمجھتا ہے اور اسے غرور بالکل نہیں ہوتا۔

برہم گیانی کو غرور کیسے ہو جب کہ وہ ہر جاندار میں وہی جوہر دیکھتا ہے۔ جو اس کے اپنے اندر موجود ہے۔ وہ اپنے اور دوسرے میں تمیز ہی نہیں رکھتا۔ سب کو اپنے برابر سمجھتا ہے۔ وہ غرور کیسے کر سکتا ہے ؎

۱۔ نظر ۲۔ ساتھ ۳۔ دشمن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایش آپ نشد کا منتر ہے -

यस्तु सर्वाणि भूतानि आत्मन्येवानुपश्यति ।

सर्वभूतेषु चात्मानं ततो न विजुगुप्सते ॥

یتو - سروانی - بھوتانی - آتمنی - ایو - انوپشیتی

سرو - بھوتیشو - چا - آتمانم - تتو - نہ - وجگ - اپسیتے

ترجمہ - جو آدمی سب میں پرماتما کو دیکھتا ہے - اور پرماتما میں سب کو دیکھتا ہے - وہ کسی سے بھی نفرت نہیں کرتا *

سم بھاو - سم درشٹی رکھنے والا آدمی کسی سے کیا نفرت کرے گا - اس کی نظر میں تو برہمن - گائے - کتا چنڈال سب یکساں ہیں - سب اُسے پیارے ہیں کیونکہ سب میں پرماتما موجود ہے *

اسی آپ نشد کا ایک اور منتر ہے -

यस्मिन् सर्वाणि भूतानि आत्मैवाभूद विजानतः ।

तत्र को मोहः कः शोकः एकत्वमनुपश्यतः ॥

یسمن - سروانی - بھوتانی - آتم - ایو - ابھوت - وجانتا

تتر - کو - موہا - کا - شوکا - ایکتوم - انوپشیتا

ترجمہ - جو سب انسانوں میں ایک پرماتما کو دیکھتا ہے اس کو موہ اور شوک (رنج) بالکل نہیں ہوتا -

۱- جب ۲- سب ۳- جانداروں ۴- پرماتما ۵- دیکھتا ہے ۶- جانداروں میں ۷- نفرت کرنا ۸- جو ۹- جانتا ہے ۱۰- ایک پرماتما میں ۱۱- دیکھتا ہے -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۔سب میں پرماتما کو دیکھنے والا شخص کسی سے کیا موہ کریگا۔ اور کیا نفرت کریگا۔ اس کو تو ہر جاندار میں بھگوان دیکھ پڑتا ہے۔ اُس کی نظر میں تو سب برابر ہیں۔ کوئی کم اور کوئی زیادہ پیارا نہیں رہتا ؀
شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں ؂

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند   کہ در آفرینش زیک جوہر اند

مطلب۔ تمام انسان ایک دوسرے کے اعضاء ہیں ان سب کی پیدائش ایک جوہر سے ہوئی ہے۔ سب کی پیدائش ایک تتو سے ہے۔ سب کی پیدائش ایک بھگوان سے ہے بھگوان ہی سب کا منبع ہے۔ سب کا جنم بھگوان سے ہی ہے ؀

چوں عضوے بدرد آورد روزگار   دگر عضو ہا را نماند قرار

مطلب۔ جب جسم کے ایک عضو میں درد ہوتا ہے۔ تو دُوسرے اعضاء بھی بے قرار رہتے ہیں۔ ایک عضو کے دُکھی ہونے سے سارا جسم دُکھی ہوتا ہے ؀

تو کز محنتِ دیگراں بے غمی   نہ شاید کہ نامت نہند آدمی

مطلب۔ اے انسان! تُو کہ دُوسروں کی مصیبت سے بے غم ہے۔ تیری اس روش کو دیکھتے ہوئے تجھے آدمی کہنا مناسب نہیں۔ جو شخص دُوسرے جانداروں کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دُکھ کا احساس نہیں کرتا وہ انسان نہیں ہے۔ حیوان ہے۔ انسان وہی ہے۔ جو دُوسرے کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر جاندار میں بھگوان کی موجودگی کا احساس کرتا ہے ؂

چنانچہ بھگوان پھر فرماتے ہیں۔

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन ।

सुखं वा यदि वा दुःखं स योगी परमो मतः ॥

آتم - آپمین[1] - سروتر - سمم - پشیتی - یو - ارجن

سُکھم - وا - یدی - وا - دُکھم - سا - یوگی - پرمو - متا $\frac{6}{32}$

ترجمہ - اے ارجن! جو آدمی ساری مخلوق کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور سب کو اپنے سمان جانتا ہے۔ جو اپنے و بیگانے کے سُکھ و دُکھ کو برابر سمجھتا ہے۔ وہ یوگی ہے اور یوگیوں میں بھی سب سے بڑا مانا گیا ہے

دُوسرے کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنا اور دُوسرے کے سُکھ کو اپنا سُکھ جاننا - یہ انسانیت کی انتہا ہے فرشتے بھی ایسے انسانوں پر رشک کرتے ہیں ؂

اسی انداز کا ایک سُوتر یوگ شاستر میں آیا ہے کہ آدمی اپنے من کو ہمیشہ پرسن کیسے رکھ سکتا ہے فرماتے ہیں۔ کہ سُکھی انسانوں سے محبت - دُکھی آدمیوں

۱- اپنی ۲- طرح

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پر رحم - نیک آدمیوں کو مل کر خوشی - اور بُروں کو ملکر بے تعلقی - اِن طریقوں سے انسان کا اپنا من ہمیشہ پرسن رہتا ہے ٭

مطلب یہ کہ جب کسی کو سُکھی دیکھو - اُس کے سُکھ کو دیکھ کر خوش ہو - رشک اور حسد نہ کرو - جب کسی کو دُکھ میں دیکھو - تو خود بھی اُس کے دُکھ کا درد محسوس کرو - خوشی محسوس نہ کرو - جب کوئی نیک آدمی ملے تو رشک نہ کرو - اور اُس کی عیب جوئی نہ کرو - بلکہ خوشی محسوس کرو اور کوشش کرو - کہ تم بھی اس سے نیکی میں بڑھ جاؤ ٭

اگر کوئی پاپی ملے - تو اُس کے پاپ کو نظر میں رکھ کر غرور نہ کرو کہ تم اچھے ہو اور وہ بُرا ہے - اُس کے پاپ سے بے تعلقی رکھو - وہ اپنے پاپ کی سزا خود بھگتیگا - تمہارے بھُولنے کی کیا گنجائش ہے ٭

جو شخص اپنے من کو اس طرح پر رکھتا ہے وہ ہمیشہ خوش و پرسن رہتا ہے ٭

گیتا کے بارہویں ادھیائے میں اپنے بھگتوں کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان پھر وضاحت کے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سائکھ فرماتے ہیں -

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ।

शीतोष्णसुखदुःखेषु समः सङ्गविवर्जितः ॥

سما - شترو - چہ - مترے - چہ - تتھا - مان - اپمان - یو
شیت - اشن - سُکھ - دُکھ - ایشو - سما - سنگ[1] - وورجتا 12/18

ترجمہ - دوست - دُشمن - مان اپمان (مدح و ذم) سردی
گرمی - سُکھ دُکھ - ان سب میں جو آدمی یکساں ہے جس
نے آسکتی (لگاوٹ) چھوڑ دی ہے - ایسا سم درشٹی
آدمی میرا بھگت ہے ؎

तुल्यनिन्दास्तुतिर्मौनी संतुष्टो येन केनचित् ।

अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥

تلیہ - نندا - ستتی - مونی - سنتشٹو - ین[3] - کین - چت
انی - کیتا - ستھرمتی - بھکتی مان - مے[5] - پریو[6] - نرا 12/19

ترجمہ - جو ندیا (مذمت) اور استتی (تعریف) کو برابر
جانتا ہے - کوشش کرنے پر جو کچھ بھی مل جاوے -
اس پر سنتوشی (قانع) ہے - جو کسی استھان (جگہ)
سے موہ (اُلفت) نہیں رکھتا - جو ستھر چت والا ہے
یعنی سکونِ دل رکھتا ہے - اے ارجن! ایسا بھگت
مجھے پیارا ہے ؎

۱- تعلق ۲- چھوڑ کر ۳- جو کچھ بھی ہو جائے ۴- کسی جگہ سے پریم نہیں ۵- مجھے ۶- پیارا ۷- شخص

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسی بھاو کا شری گورو تیغ بہادر جی مہاراج کا فرمان ہے ۔

اُستت ۔ نندا ۔ ناہیں جے ۔ کنچن ۔ لوہ ۔ سمان
کہو نانک سُن رے منا ۔ مُکت تاہیں ۔ تے جان

ترجمہ ۔ جس آدمی کو تعریف و شکایت برابر ہیں ۔ جو سونے اور لوہے کو ایک برابر جانتا ہے ۔ ایسا آدمی مُکت ہے ۔ وہ مر کر پھر جنم نہیں لے گا ۞

آگے فرماتے ہیں ۔

دُکھ سُکھ جے پرسے ناہیں ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ ابھیمان
کہو نانک سُن رے منا ۔ سو مُورت بھگوان

ترجمہ ۔ جس آدمی کو دُکھ اور سُکھ برابر محسوس ہوتے ہیں ۔ جو حرص ۔ غرور اور موہ سے آزاد ہے ۔ گورو جی مہاراج فرماتے ہیں کہ ایسا انسان معمولی انسان نہیں ہے ۔ وہ تو بھگوان کی مُورت ہے ۞

سمدرشی انسانوں کے یہی اوصاف ہوتے ہیں وہ سُکھ اور دُکھ دونو کو برابر جانتے ہیں ۔ اُن کی نظر میں سونا اور لوہا یکساں ہوتے ہیں ۔ ایسے آدمی واقعی پُوجنے کے لائق ہیں ۔ وہ تو بھگوان کا رُوپ ہیں ۞

ادم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

سم بدھی (۴)

سم بدھی ہی پرم گتی ہے

سم بدھی کا اُپدیش جاری رکھتے ہوئے بھگوان گیتا کے چودھویں ادھیائے میں پھر فرماتے ہیں ۔

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकाञ्चनः ।
तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिन्दात्मसंस्तुतिः ॥

سم ۔ دُکھ ۔ سُکھا ۔ سُوستھا[1] ۔ سم ۔ لوشٹ[2] ۔ اشم[3] ۔ کانچنا[4]
تُلیہ ۔ پریا ۔ اپریو ۔ دھیرا ۔ تُلیہ ۔ نندا ۔ آتم[5] ۔ سنستی[6]

ترجمہ ۔ اے ارجن ! جو سُکھ اور دُکھ کو برابر سمجھتا ہے اپنی ذات میں ہی مست رہتا ہے ۔ جیسے مٹی کا ڈھیلا

۱- اپنے میں ٹھیرا ہوا ۲- مٹی ۳- پتھر ۴- سونا ۵- اپنی ۶- تعریف ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پتھر اَور سونا سمان نظر آتے ہیں - جو اچھی اَور بُری چیز کے مِلنے پر یکساں حالت میں رہتا ہے - جو اپنی تعریف اَور شکایت کو برابر جانتا ہے - ایسا آدمی گُن آتیت کہلاتا ہے وہ گیانی ہے - اُس نے پرکرتی کے تینوں گنوں کو پار کر لیا ہے ؏

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः ।

सर्वारम्भपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥

مان - اپمان - یو - تُلیہ تُلیو - متر - اری[1] - پکھشیو
سرو - آرمبھ - پری - تیاگی - گُن - آتیت[3] - سا - اُچیتے [۲۵/۱۴]

ترجمہ - جیسے مان اَور اپمان سمان ہیں - جو دوست اور دُشمن کو ایک نظر سے دیکھتا ہے - اور اُن کے ساتھ یکساں انصاف کرتا ہے - جس نے اعمال کے پھل کی خواہش کو بالکل چھوڑ دیا ہے ایسا آدمی گُن آتیت کہلاتا ہے - یعنی اُس نے تینوں گنوں کو عبور کر لیا ہے وُہ پرکرتی کے بندھنوں سے فارغ ہو گیا ہے - اَور نجات کو پا چکا ہے ؏

گیتا کے اٹھارہویں ادھیائے میں ساری گیتا کا نچوڑ نکالتے ہوئے پھر سمتا یعنی یکسانیت کا اُپدیش کرتے ہیں اَور فرماتے ہیں -

۱- دُشمن ۲- طرف ۳- گُنوں سے پار ۴- کہتے ہیں -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ब्रह्मभूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न काङ्क्षति ।
समः सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम् ॥

برہم - بھوتا - پرسن - آتما - نہ - شوچتی - نہ - کانکشتی
سما - سروئیشو - بھوتیشو - مد - بھکتم - لبھتے - پرام - ۱۸/۵۴

ترجمہ - اے ارجن! سب انسانوں میں سم بھاؤ ہوتا پُرش یعنی سب انسانوں کو برابر سمجھنے والا میری پرم بھگتی کو پراپت کرتا ہے - وہ نہ تو غم کرتا ہے - نہ کوئی خواہش رکھتا ہے - پرسن چت (مطمئن) ہو کر وُہ ایک ہی بھاؤ (جذبہ) سے برہم میں ٹھیرا ہُوا ہے - ایسا آدمی میرے اصلی رُوپ (ماہیت) کو پا جاتا ہے ÷

سم بھاؤ رکھنے والا آدمی خود بھی برہم کے درجہ کو پا جاتا ہے - وُہ برہم ہو جاتا ہے - اور برہم میں سما جاتا ہے - ایسا آدمی بھگوان کا پرم بھگت ہے اور بھگوان کو بہت پیارا ہے ÷

سَم بُدھی (عقل قائم) کے بغیر پرم گتی (نجات) کی پراپتی ناممکن ہے ÷

پرم گتی سے مُراد ہے انتہائی منزل - رُوح کے معراج کو ہی پرم گتی کہتے ہیں - جس حد تک رُوح

۱- چھونا ۲- برہم ہو کر ۳- رنج ۴- خواہش ۵- برابر ۶- سب ۷- جانداروں ۸- میری ۹- انتہائی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترقی کر سکتی ہے اور اونچا چڑھ سکتی ہے۔ اس حد کو پرم گتی کہتے ہیں ؎

کٹھ اُپ نشد میں پرم گتی کی یُوں تعریف کی گئی ہے ؎

यदा पञ्चावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ।

बुद्धिश्च न विचेष्टति तामाहुः परमां गतिम् ॥

یدا - پنچ - اوتشٹھنتے - گیانانی - منسا - سہ

بدھی - شچ - نہ - وچیشٹتے - تام - آہو - پرماں - گتم ۱۲۲

ترجمہ - جب پانچوں گیان اندریاں یعنی حواس خمسہ من کے ساتھ آتما میں ٹھہر جاتی ہیں۔ یعنی آتما میں محو ہو جاتی ہیں - اور جب بدھی سم یعنی غیر متحرک ہو جاتی ہے تو اس اوستھا یا کیفیت کا نام پرم گتی ہے - استھر بدھی کو ہی پرم گتی کہتے ہیں -

جب بدھی استھر ہو جاتی ہے - تب آتما کا پرماتما سے وصال ہو جاتا ہے - اس اوستھا کو پرم گتی کہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں بدھی کی استھرتا کا دوسرا نام ہی پرم گتی ہے ؎

صاحبان! آپ دیکھا کرتے ہیں - کہ جب تک ندی کے پانی میں ہلچل رہتی ہے - کنارے پر کھڑے

۱۔ جب ۲۔ ٹھہر جاتی ہیں ۳۔ گیان اندریاں ۴۔ ساتھ ۵۔ حرکت کرنا ۶۔ اس کو ۷۔ کہتے ہیں ۸۔ انتہائی منزل پرم گتی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوئے درخت کا سایہ ندی کے اندر نظر نہیں آتا اسی طرح آدمی کی بدھی جب تک سم (قائم) نہیں ہوتی۔ اُس میں برہم کا عکس دکھائی نہیں دیتا۔ جونہی بدھی ستھر ہوتی ہے فوراً برہم کا عکس اُس میں دکھائی پڑ جاتا ہے ؛

اِسی بات کو کٹھ اُپ نشد میں ایک نہایت موزوں اور نفیس استعارے کی صورت میں بیان کیا گیا ہے ؛

आत्मानं रथिनं विद्धि शरीरं रथमेव तु ।
बुद्धिं तु सारथिं विद्धि मनः प्रग्रहमेव च ॥
इन्द्रियाणि हयानाहुर्विषयांस्तेषु गोचरान् ।
आत्मेन्द्रियमनोयुक्तं भोक्तेत्याहुर्मनीषिणः ॥

آتمانم[1] - رتھنم[2] - ودھی[3] - شریرم - رتھم - ایو - تو
بُدھم - تو - سارتھم - ودھی - منا - پرگرہم[4] - ایو - چہ
اندریانی - ہیان[5] - آہو[6] - وشیان - تیشو - گوچران[8]
آتم - اندریے - منو[9] - یکتم - بھوکتا[10] - اتی - آہو - منیشا[11]

ترجمہ - انسانی جسم ایک رتھ ہے - اندریاں یعنی حواس خمسہ اس رتھ کے گھوڑے ہیں - من لگام ہے - بدھی کوچوان ہے - اور آتما اس رتھ کا مالک اس میں سوار

۱- آتما- روح ۲- رتھ کا مالک ۳- بیان ۴- لگام ۵- گھوڑے ۶- کہتے ہیں ۷- اُن کے ۸- راستے ۹- بلکہ ۱۰- بھوگتا ہے ۱۱- من کو وش کرنے والے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے۔ وِشے یعنی لذاتِ دُنیا راستے ہیں۔ جن پر یہ رتھ چلتا ہے۔ آتما اس جسم رُوپی رتھ میں بیٹھ کر اندریوں اور من سے مِل کر وِشیوں کا سواد لیتا ہے ؛

لہذا اگر رتھ کا کوچوان یعنی بُدھی خبردار اور سنبھلی ہوئی ہوگی اور آتما کی فرمانبردار ہوگی۔ تو لگام یعنی من اور گھوڑے یعنی اِندریاں قابو میں رہیں گی۔ جس سے وِشے یعنی راستے بے خطر ہو جائیں گے۔ رتھ یعنی جسم خیریت سے رہے گا۔ اور زندگی کا منزل آرام سے طے ہوگی۔ انجام کار آتما سُکھ پائے گا ؛

زندگی کی منزل کو خیریت سے طے کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جسم رُوپی رتھ کا کوچوان یعنی عقل قائم ہو۔ بُدھی سھتر ہو۔ جب بُدھی سھتر ہوگی۔ تو ہر قسم کا سُکھ مہیا ہوگا۔ جسم بھی سُکھی ہوگا۔ من بھی سُکھی ہوگا۔ اور آتما بھی سُکھ پائے گا ؛

برعکس اس کے اگر رتھوان یعنی بُدھی غافل و چنچل مزاج اور نافرمانبردار ہے۔ تو من اور اِندریاں قبضے میں نہ رہیں گی۔ جس کا لازمی طور پر نتیجہ یہ ہوگا کہ راستے پُرخطر ہو جائیں گے۔ رتھ یعنی جسم کو تکلیف پہنچے گی۔ اور آتما دُکھ پائے گا ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جن آدمیوں کی بدھی سھتر نہیں ہوتی - اُن کے نصیب میں سُکھ کہاں! وہ تو ہمیشہ دُکھوں کے بھنور میں غوطے لگاتے رہتے ہیں ❊

اسی لئے تو بھگوت گیتا میں سم بُدھی (عقل قائم) کا نہایت زوردار الفاظ میں اور بار بار ذکر کرتے ہوئے بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج نے صاف کہ دیا ہے کہ اس سم بُدھی کے بغیر آدمی نہ تو کرم یوگی بن سکتا ہے۔ نہ یوگ ابھیاسی ہو سکتا ہے۔ نہ بھگت بن سکتا ہے۔ اور نہ گن اتیت ہو سکتا ہے ❊

خلاصہ یہ کہ سم بُدھی کے بغیر بھگتی - مُکتی - گیان یوگ ابھیاس اور نشکام کرم - سب ناممکن ہیں - اس لئے آدمی کو چاہیئے - کہ سب سے پہلے اپنے اندر سم بھاو کے برت کو دھارن کرے - سم بھاؤ کے آجانے سے بھگتی - مُکتی - گیان اور نشکام کرم کے راستے بہت ہی سہل ہو جاوینگے - سم بُدھی ہی اِن سب کا بیج ہے - سم بُدھی ہی اِن سب کا منبع ہے - سم بُدھی ہے تو یہ سب ہیں - سم بُدھی نہیں تو کچھ بھی نہیں ❊ اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

اننیہ بھگتی

अनन्य भक्ति

یکسو عبادت

(Single minded devotion to God

سَمَم بُدھی کے بعد بھگوت گیتا کا دُوسرا مُکھیہ (اعلےٰ) اُپدیش اَننیہ بھگتی ہے۔ یعنی ایسی بھگتی جس میں دوئی کی بُو بھی نہ ہو۔ جس میں مَیں اَور تُو کا جھگڑا ہی مِٹ جاوے۔ جس بھگتی سے من وشیوں سے مکمل طور پر ہٹ کر پرماتما میں ولین یعنی محو ہو جائے۔ ایسی یکسو بھگتی کو اَننیہ بھگتی کہتے ہیں یعنی جس بھگتی میں سوائے پرماتما کے اور کہیں

بھی دھیان نہ جائے۔ بس دھیان کے پرماتما میں ہی پُوری طرح ٹھیر جانے کا نام اننیہ بھگتی ہے ؞

شریمد بھگوت گیتا کے نویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः ।
ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषुचाप्यहम् ॥

سمو[1]۔ اہم[2]۔ سرو[3]۔ بھوتیشو[4]۔ نہ۔ مے[5]۔ دویشیو[6]۔ استی۔ نہ پریا۔ یے۔ بھجنتی[7]۔ تو۔ مام۔ بھکتیا[8]۔ مئی[9]۔ تے[10]۔ تیشو[11]۔ چہ۔ اپی۔ اہم[12]

ترجمہ۔ اے ارجن! مَیں سب پرانیوں (جانداروں) میں سَم بھاو سے رہتا ہوں۔ نہ کوئی میرا دوست ہے اور نہ میں کسی کا دشمن ہوں۔ نہ تو کوئی مجھے پیارا ہے۔ اَور نہ کوئی کڑوا ہے۔ البتہ جو دِل سے میری بھگتی کرتے ہیں وُہ میرے ہیں اَور میں اُن کا ہوں ؞

دِل سے میری بھگتی کرنے والے مجھے بالضرور پیارے ہیں۔ وُہ مجھ سے پیار کرتے ہیں اَور میں اُن سے پیار کرتا ہوں۔ بھگت کو میں پیارا ہوں۔ اور بھگت مجھے پیارا ہے ؞

جو آدمی بھگتی نہیں کرتا وہ بھگوان سے دُور ہے اَور بھگوان اُس سے دُور ہیں۔ لیکن جو بھگوان کا

۱۔ یکساں ۲۔ میں ۳۔ سب ۴۔ جانداروں میں ۵۔ میرا ۶۔ دشمن ۷۔ بھگتی کرتے ہیں ۸۔ دل سے ۹۔ مجھ میں ...

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar; Digitized by eGangotri

بھگت ہے۔ وہ بھگوان میں گھِرا ہُوا ہے اور بھگوان اُس میں گھِرے ہوئے ہیں۔ پھر تو بھگوان اور بھگت میں کوئی بھی فرق نہیں رہتا۔ بھگت اور بھگوان ایک دُوسرے میں اس طرح سما جاتے ہیں۔ جیسے برف میں پانی سمایا ہُوا ہوتا ہے۔ برف ہی پانی ہے اَور پانی برف ہے۔ یہی حال بھگت اَور بھگوان کا ہوتا ہے۔ بھگوان اَور بھگت گویا ایک دُوسرے کا سُروپ ہوتے ہیں ؂

بھگت کبیر جی کا فرمان ہے۔

کبیرا۔ من نرمل بھیّا[۱]۔ جُوں گنگا کا نیر[۲]
پیچھے پیچھے ہری پھریں۔ کہت کبیر کبیر

یعنی بھگتی سے میرا من گنگا کے پانی کی طرح صاف ہو گیا ہے۔ اب پرماتما میرے پیچھے پیچھے کبیر کبیر کی رٹ لگائے پھرتے ہیں۔ بھگت کو بھگوان بُلاتے پھرتے ہیں ؂

واقعی بھگت اگر بھگوان کی جُستجو میں ہے۔ تو بھگوان بھی بھگت کی تلاش میں پھرتا ہے ؂

اسی خیال کو سر محمدؐ اقبال نے اِس طرح بیان کیا ہے

۱۔ ہو گیا ۲۔ پانی ۳۔ میٹھا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ما از خدائے گم شدہ ایم او بجستجو ست
چوں ما نیازمند و گرفتارِ آرزو ست

مطلب۔ میں خدا سے گم ہو گیا ہوں۔ اور وہ میری تلاش میں ہے۔ میری طرح وہ بھی نیازمند اور خواہش میں گرفتار ہے۔ میرے پیچھے خدا مارا مارا پھرتا ہے ؛

مولانا روم بھی ایک جگہ کہتے ہیں۔

تشنہ مے نالد کہ کو آب گوار آب ہم نالد کہ کو آں آب خوار

مطلب۔ پیاسا روتا ہے اور چلاتا ہے کہ میٹھا[1] پانی کہاں ہے۔ پانی بھی چلاتا ہے کہ پینے والا کہاں ہے پیاسا پانی کے لئے بیقرار ہے۔ تو پانی بھی پیاسے کے لئے بے چین ہو رہا ہے ؛

یعنی اگر بھگت، بھگوان سے ملنے کے لئے بیقرار ہے۔ تو بھگوان بھی اپنے بھگت کے لئے بیچین ہے۔ اُن کی حالت ایسی ہی ہے۔ جیسے کہ ماں اور بچّہ کی۔ جب بچّہ اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے۔ تو ماں، بچّہ کے لئے اور بچّہ ماں کے لئے بیتاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح بھگت اور بھگوان ایک دوسرے کی محبت میں مضطرب رہتے ہیں۔ بھگت بھگوان کے لئے بیقرار ہوتا ہے۔ اور بھگوان بھگت کے لئے بے چین ہوتا ہے ؛

۱۔ میٹھا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پربھو کے دیوانے سرمد فرماتے ہیں ؎

سرمد اگرش وفاست خود مے آید ۔ ور آمدنش رواست خود مے آید

مطلب ۔ اے سرمد ! اگر وہ یعنی پرماتما وفادار ہے۔ اور تجھے ملنا مناسب[1] سمجھتا ہے تو خود تیرے پاس آئے گا ؂

پھر کہتے ہیں ؎

بیہودہ چرا درپئے او مے گردی ۔ بنشیں ! اگر او خداست خود مے آید

مطلب ۔ تو کیوں اس کی تلاش میں بیہودہ پھر رہا ہے ایک جگہ پر بیٹھا رہ ۔ اگر وہ تیرا مالک ہے ۔ تو خود تجھ کو ڈھونڈ کر تجھے ملے گا ؂

جب نوکر اپنے مالک سے بچھڑ جاتا ہے ۔ تو مالک خود نوکر کو آن ڈھونڈھتا ہے ۔ اسی طرح اگر تو پرماتما کا سیوک ہے ۔ اس کا سچا بھگت ہے ۔ تو وہ خود تمہیں آن ڈھونڈھیں گے ۔ تو اپنے دل میں بھگوان کے لئے سچا پریم پیدا کر کے ایک جگہ بیٹھ رہ ۔ دیکھ تجھے پرماتما کس طرح آن ملتے ہیں ؂

آگے چل کر بھگوان کرشن ارجن سے کہتے ہیں ۔

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ।

साधुरेव स मन्तव्यः सम्यग्व्यवसितो हि सः ॥

[1] مناسب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اپی - چیت - دُراچارو - بھجتے - مام - اننیہ[2] - بھاک
سادھو - ایو - سا - منتویہ[3] - سمیک[4] - ویوشتو[5] - ہی - سا[6] ۹/۳۰

ترجمہ - اے ارجن ! اگر بڑے سے بڑا دُرآچاری اور پاپی بھی یکدل ہو کر میری بھگتی کرے تو اُس کو سادھو ہی ماننا چاہیئے - کیونکہ اب اُس نے نیک ارادہ کر لیا ہے - کہ بھگوان ہے اور اُس کی تلاش کرنی لازمی ہے اور یہ کہ بھگوان کی بھگتی سے بڑھ کر اور کوئی کام نہیں ہے ؛

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں -

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति ।

कौन्तेय प्रति जानीहि न मे भक्तः प्रणश्यति ॥

کھپرم - بھوتی[8] - دھرماتما - ششوَت[9] - شانتم - نگچھتی[10]
کونتیے - پرتی[11] - جانی[12] - ہی - نہ - مے - بھگتا - پرنشیتی[13] ۹/۳۱

ترجمہ - ایسا شخص جلدی ہی دھرماتما ہو جاتا ہے اور ہمیشہ رہنے والی شانتی (تسکین) کو پاتا ہے - اے ارجن ! تو یقین کر جان کہ میرے بھگت کا کبھی بھی ناش نہیں ہوتا ؛

پیارے بھائیو ! بھگوان جس طرح اپنے بھگتوں کی رکھشا (حفاظت) کرتے ہیں - یہ کچھ چھپی ہوئی

۱ - اگر ۲ - یکسو عبادت سے ۳ - مانو ۴ - اچھا ۵ - نشچیہ ۶ - اُس نے ۷ - جلدی ۸ - ہو جاتا ہے ۹ - لگاتار رہنے والی ۱۰ - پاتا ہے ۱۱ - سچ ۱۲ - جان ۱۳ - ناش نہیں ہوتا -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بات نہیں ہے۔ نندا نائی ۔ سدنا قصائی۔ چیتیا چمار
بھگت پرہلاد - اور مہارانی دروپدی کی جس طرح
رکھشا بھگوان نے کی ۔ اِن واقعات کو آپ بخوبی
جانتے ہیں ۔ مگر یاد رہے کہ دِل کی بھگتی ہی
بھگوان قبول کرتے ہیں ۔ صرف زبانی جمع خرچ سے
کچھ نہیں بنتا۔ دکھاوے کی بھگتی بھگوان کو قبول
نہیں ہے ۔

کبیر بھگت جی کا دوہا ہے ۔
مالا پھیریاں جُگ گیا۔مٹا نہ من کا پھیر
کر کا منکا ڈار کے۔من کا منکا پھیر

مطلب۔ اے انسان! مالا پھیرتے پھیرتے ایک زمانہ گذر گیا ہے ۔ مگر ابھی تک تیرا من وش میں نہیں ہُوا۔ ابھی تک تیرے من کا پھیر نہیں مِٹا۔ ابھی تک تیرا من ستھر نہیں ہُوا۔ مالا پھیرنے پر بھی من کی چنچلتا ختم نہیں ہوئی ۔ اب بھی تیرا من وشیوں کی جانب پہلے کی طرح راغب ہے ۔ لہٰذا تجھے مناسب ہے کہ ہاتھ کی مالا کو پھینک کر تُو من کے منکے کو پھیر۔ جس سے تیرا من قابو میں آ کر وشیوں سے ہٹ جاوے ۔ جب تک من کا

ہاتھ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

منکا نہ پھرے - بھگتی نشپھل ہے - لا حاصل ہے - من کے ٹھیر جانے پر ہی تو بھگتی کا آغاز ہوتا ہے ؛

ایک اور جگہ کہتے ہیں ؎

مالا تیری کاٹھ کی دھاگے لیئے پروئے

من میں گھُنڈی پاپ کی تیرے نام جپے کیا ہوئے

مطلب۔ جب تک من میں پاپ کی گھُنڈی ہے مالا بیکار ہے ؛

اِسی سلسلے میں شری گورو ارجن دیو جی سُکھ منی صاحب فرماتے ہیں ؎

رہت اَور - کچھ اَور کماوت من نہیں پریت ۔ مُکھوں گنڈھ[2] لاوت

مطلب۔ اَے اِنسان! تُو کہتا کچھ اَور ہے - کرتا ہے کچھ اَور - زبان سے رام رام کہہ رہا ہے - لیکن من میں پریت ہے - فقط زبانی جمع خرچ کر رہا ہے اس سے کیا بنتا ہے ؛

جانن ہار پربھو پر بین[3] باہر بھیکھ[4] - نہ کاہو بھین[5]

مطلب۔ مگر پربھو انتریامی (عالم الغیب) ہیں - وہ باہر کے سوانگ سے خوش ہونے والے نہیں - وہ تو دل کی حالت کو بخوبی جانتے ہیں - محض دکھاوے سے کوئی

۱- گانٹھ ۲- فرض ٹالنا ۳ انتریامی ۴- بھیس ۵- خوش ہونا ۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھگوان کو کیا خوش کرے گا ÷

اور اُپدیشے آپ نہ کرے   آونت جاوت - جنمے مرے
مطلب - تُو اوروں کو اُپدیش کرتا ہے - لیکن خود بے عمل ہے - اس واسطے بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہے - تمہیں چاہیئے کہ پہلے اپنے آپ کو اُپدیش کرو - اپنے کہے پر خود عمل کرو - پھر دُوسروں کو اُپدیش دو ÷

جس کے انتر بسے نرنکار   تس کی سیکھ - ترے سنسار
مطلب - جس نے پرماتما کو اپنے اندر پہچانا ہے - اُس کی ہدایت سے ایک جہان شُدھ ہو جاتا ہے - اُس کے لفظوں میں بڑا اثر ہوتا ہے ÷

جو تم بھانے - تِن پربھ جاتا   نانک اُن کے چرن پراتا
مطلب - جو پربھُو کے پیارے ہیں - وہی پربھو کو جانتے ہیں - گورُو جی مہاراج فرماتے ہیں کہ ایسے آدمیوں کے تو پاؤں چھونے کو دل چاہتا ہے ÷

جن کے دل میں بھگوان کا سچا پریم ہے - جو فقط بھگوان کے طالب ہیں - اُن کے پاک قدم ماتھے پر رکھنے کو جی چاہتا ہے ÷

اوم تت ست

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

دِل کی بھگتی

پچھلے مضمون میں لکھ آئے ہیں کہ دکھاوے کی بھگتی سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ من صاف نہ ہو۔ جب تک من میں پاپ کی گندگی ہے۔ تب تک مالا پھیرنے سے۔ آرتیاں کرنے سے۔ لمبی لمبی اور اونچی اونچی آواز سے بھجن گانے سے پربھو پراپت نہیں ہوتے ؛

جپ۔ مالا۔ تِلک وغیرہ تب مفید ہوتے ہیں۔ تب بارور ہوتے ہیں۔ جب کہ من میں سچی بھگتی اور سچا پریم ہو۔ جب کہ من میں نیک اعمال کی طرف پوری رُچی ہو۔ اور پاپ سے مکمل نفرت ہو تب جا کر بھگتی کے دوسرے سادھن پھل دینے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

والے ہوتے ہیں ؂

ہندی کا ایک دوہا ہے ؂

جپ - مالا - چھاپا - تِلک - سرے نہ ایکو کام
من کا ہیا - ناچے برتھا - ساچے راچے رام

ترجمہ - اے انسان! محض جپ - مالا - تِلک وغیرہ کے دھارن کرنے سے بھگوان نہیں ملتے - جب تک کہ من میں سچی بھگتی نہ ہو - سچی بھگتی - سچی لگن کے بغیر تو من کچّے کا کچّا ہی رہ جاتا ہے - جس کے من میں سچا پریم ہوتا ہے - وہ پکتا ہے اور پک کر بھگوان میں رچ جاتا ہے - بھگوان میں سما جاتا ہے بھگوان تو پریمیوں کے من میں ہی بسا کرتے ہیں ؂

سر اقبال کا ایک شعر ہے ؂

کبھی سر بسجدہ ہوا جو میں، تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دِل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملیگا نماز میں

مطلب - جب کبھی میں نے نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کیا - تو زمین سے آواز آئی کہ اے شعبدہ باز - اے فریبی انسان! تیرے دِل میں تو اُلفتِ دُنیا سمائی ہوئی ہے - تجھے نماز سے کیا حاصل ہوگا ؂

اسی مضمون کو فارسی زبان کا ایک شاعر اِس

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

طرح بیان کرتا ہے ؎

بہ زمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا برآمد
کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدۂ ریائی

مطلب۔ شاعر کہتا ہے۔ میں نے جب نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کیا تو زمین سے آواز آئی۔ کہ او مکار اور ظاہر دار بندے! تیرے اس ریا آمیز سجدہ نے جو صدق و خلوص سے بالکل خالی ہے۔ مجھے بھی ذلیل اور خراب کیا ہے۔ مکر کے سجدے سے تو سجدہ نہ کرنا بہتر ہے۔ جب تک دل میں خلوص نہ ہو۔ نماز و سندھیا سے کیا حاصل ہوگا ؎

مولانا روم کی مثنوی معنوی میں ایک واقعہ درج ہے۔ جو کہ نہایت ہی سبق آموز ہے اور سچی بھگتی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ ایک گڈریا جنگل میں بیٹھ کر خدا سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا۔

تو کجائی تا شوم من چاکرت[۳] چارقت[۴] دوزم کنم شانہ سرت

مطلب۔ اے خدا! تو کہاں ہے؟ کہ میں تمہاری نوکری کروں۔ تیرا جوتا سیئوں۔ اور تیرے سر میں کنگھی کروں ؎

پھر کہا ؎

۱- آواز ۲- مکر ۳- نوکر ۴- جوتا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تو کجائی تا کہ خدمت ہا کنم جامہ ات را دوزم و بخیہ زنم

مطلب۔ اے خدا! تو کہاں ہے؟ کہ میں تیری خدمت کروں اور تیرے لئے کپڑے سیئوں اور بخیہ کروں ۔

پھر کہا ہے

جامہ ات شویم شپشہایت کشم شیر پیش ات آورم اے محتشم

مطلب۔ اے خدا! تو میرے پاس آ۔ میں تیرے کپڑے دھوؤں گا۔ تیری جوئیں ماروں گا۔ اور تجھے دودھ پلاؤں گا ۔

پھر کہا ہے

ور ترا بیماریٔ آمد بہ پیش من ترا غمخوار باشم ہمچو خویش

مطلب۔ اگر تو بیمار ہوگا۔ تو میں اپنوں کی طرح تیری تیمار داری کروں گا۔ جس طرح رشتہ دار بیمار رشتہ داروں کی تیمار داری کرتے ہیں۔ ویسے ہی تیری تیمار داری کروں گا ۔

پھر کہا ہے

دستکت بوسم بمالم[۲] پایکت[۳] وقت خواب آید بروبم جایکت

مطلب۔ میں تیرے ہاتھ چوموں گا۔ اور تیرے پاؤں کی مالش کروں گا۔ جب تو سو جائیگا۔ میں تیری جگہ پر

۱۔ جوئیں ۲۔ مالش کروں گا ۳۔ پاؤں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جھاڑو دونگا۔ اور اُسے صاف ستھرا رکھوں گا ؎

پھر کہا ہے

گر بہ بینم خانہ ات رامن دوام   روغن و شیرت بیارم صبح و شام

مطلب۔ اگر میں تیرا گھر دیکھ پاؤں۔ تو ہمیشہ صبح و شام تیرے لئے گھی اور دودھ لاؤں ؎

پھر کہا ہے

ہم پنیر و نانہائے روغنین   خُمرہا جغرات[2] ہائے نازنین

سازم و آرم بہ پیشت صبح و شام   ازمن آوردن ز تو خوردن طعام

مطلب۔ اور لذیذ دہی کے مٹکے[1] بھی تیرے پاس لاؤں اور صبح و شام پراٹھے اور پنیر بنا کر تجھے کھلاؤں۔ اِن چیزوں کا لانا میرا کام اور کھانا تیرا کام ؎

گڈریا ایسی بے تکلفانہ باتیں خدا کی شان میں کہہ رہا تھا۔ کہ حضرت موسےٰ کوہ طور کی طرف جاتے ہوئے وہاں سے گذرے۔ گڈریے کی یہ باتیں سُن کر اُس سے پوچھنے لگے۔ کہ تو یہ باتیں کِس کو کہہ رہا ہے۔ گڈریے نے جواب دیا کہ خدا کو۔ جس نے کہ مجھے پیدا کیا ہے۔ اور جس نے یہ زمین و آسمان بنائے ہیں ؎

۱۔ مٹکا ۲۔ دہی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یہ سُن کر حضرت موسےٰ طیش میں آ گئے - اور کہنے لگے -

ہاں چہ ژاژ[1] است - ایں چہ کُفر است و فشار
پنبہ[2] اندر دہانِ خود فشار[3]
گندِ کفرِ تو جہاں را گندہ کرد
کفرِ تو دیبائے[4] دیں را ژندہ[5] کرد

مطلب - او گڈریے! یہ کیا کُفر بک رہا ہے - اپنے مُنہ کو بند کر - تمہارے کُفر کی بدبُو سے سارا جہان گندہ ہو رہا ہے - تمہارے کُفر نے تو دین کے ریشمی کپڑے کو چیتھڑا بنا دیا ہے ؛

پھر کہا - اَرے بیوقوف گڈریے! خدا بھی کہیں بیمار ہوتا ہے - کیا اُسے بھی دودھ اور دہی کی ضرورت پڑتی ہے - کیا وُہ پراٹھے اور گھی کھاتا ہے کیا اُس کے سر میں بھی جُوئیں پڑتی ہیں ؛

گڈریا یہ سُن کر سہم گیا اور عرض کی کہ یا حضرت! مجھ سے غلطی ہو گئی ہے - آئندہ ایسا کبھی نہ کہوں گا - اپنی غلطی کی معافی چاہتا ہوں ؛

جب حضرت موسےٰ کوہ طور پر پہنچے تو سے

وحی[6] آمد سُوئے موسےٰ از خُدا
بندۂ[7] ما را ز ما کردی جُدا

۱- بکواس ۲- روئی ۳- صاف کر ۴- ریشمی کپڑا ۵- چیتھڑا ۶- آکاش بانی ۷- بھگت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تو برائے وصل کردن آمدی   یا برائے فصل کردن آمدی

مطلب۔ غیب سے آواز آئی۔ اے موسیٰ! تو نے میرا پیارا بندہ مجھ سے جدا کر دیا ہے۔ میرا بھگت جو مجھ میں جُڑا ہوا تھا تو نے مجھ سے الگ کر دیا ہے۔ تو بچھڑے ہوؤں کو ملانے آیا ہے۔ یا ملے ہوؤں کو جدا کرنے آیا ہے

خدا نے پھر فرمایا ؎

ما بروں را ننگریم و قال را   ما دروں را بنگریم و حال را

مطلب۔ موسیٰ! ہم ظاہری حالت اور زبانی باتوں پر نظر نہیں رکھتے۔ ہم تو دل کی کیفیت کو دیکھتے ہیں۔ قال کی ہمیں پرواہ نہیں۔ ہم تو حال کے جانچنے والے ہیں۔ زبانی فصاحت سے ہمیں سروکار نہیں ہے۔ ہم تو دل کی کیفیت کو پرکھنے والے ہیں ؎

پھر فرمایا ؎

ناظر قلبیم اگر خاشع بود   گرچہ گفت لفظ نا خاضع بود

مطلب۔ اے موسیٰ! ہم تو دل کی عاجزی کو دیکھنے والے ہیں۔ اگرچہ لفظ نا مناسب ہی کیوں نہ ہوں زبانی عبارت سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں۔ ہمیں تو دل کے انکسار سے لگاؤ ہے ؎

۱۔ ملانے ۲۔ جدا کرنے ۳۔ نہیں دیکھتے ۴۔ زبانی باتیں ۵۔ دل کی کیفیت ۶۔ عاجز ۷۔ نامناسب۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پھر فرمایا ؎

چند ازیں الفاظ و اضمار و مجاز	سوز خواہم سوز با آں سوز ساز

مطلب۔ اے موسیٰ! ہم اِن ظاہری الفاظ کی پرواہ نہیں کرتے۔ ہم سوز یعنی دِلی تڑپ کو چاہتے ہیں۔ تُو سوز پیدا کر۔ سوز پیدا کر۔ پھر سوز پیدا کر ؀

پھر فرمایا ؎

آتشے از عشق در جاں برفروز	سربسر فکر و عبادت را بسوز

مطلب۔ اے موسیٰ! تُو دِل میں عشق حقیقی کی آگ روشن کر اور اپنی عبادت میں سچا درد اور سچّی تڑپ پیدا کر ؀

پھر فرمایا ؎

موسیا آداب داناں دیگر اند	سوختہ جان و رواناں دیگر اند

مطلب۔ اے موسیٰ! عقلمندوں اور داناؤں کے انداز اَور ہیں۔ اور عاشقوں کے طور طریقے کچھ اَور ہیں ؀

پھر فرمایا ؎

تو ز سرمستاں قلاؤزی مجو	جامہ چاکاں را چہ فرمائی رفو

مطلب۔ اے موسیٰ! تُو میرے مستوں میں دانشمندی اور علم و ادب کو مت ڈھونڈ۔ تُو دیوانوں کو یہ کیا ہدایت کر رہا ہے۔ کہ وہ اپنے جامہ کے چاک رفو

۱۔ روح میں ۲۔ سراسر ۳۔ خیالات ۴۔ جلے دِل ۵۔ رُوح ۶۔ بھگتی میں مدہوش ۷۔ دانشمندی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کریں۔ دیوانے کو اِس بات کا ہوش کہاں کہ اس کا کپڑا سلامت ہے یا پھٹا ہؤا ہے۔ میرے دیوانوں سے فصاحت و بلاغت مت مانگ۔ اُن سے تو سوز مانگ۔ اُن کے پاس سوز کے بغیر اور جنس ہی کیا ہے۔ اُن کا متاعِ حیات یہی سوز تو ہے۔

خلاصہ یہ کہ مست اور دیوانہ آدمی تمیز اور سلیقہ سے بالاتر ہوتا ہے ؂

پھر فرمایا ؎

ملّتِ عشق از ہمہ دیں ہا جُدا است   عاشقاں را ملّت و مذہب خدا است

مطلب۔ مذہبِ عشق دیگر تمام مذاہب سے نرالا ہے۔ عاشقوں کا مذہب فقط خُدا ہے۔ یعنی وہ ظاہری آداب و رسوم سے آزاد ہیں۔ اَور ہر وقت خُدا کی محبت میں غرق اَور مدہوش رہتے ہیں۔ اِس کے سوا اَور انہیں کچھ خبر تک نہیں ہوتی ؂

آخر موسٰے کو حُکم ہؤا۔ کہ جا کر اُس گڈریے سے معافی مانگو۔ چنانچہ حضرت مُوسٰے نے واپس جا کر گڈریے سے معافی مانگی اَور کہا۔ اے گڈریے! تیری عبادت خُدا کو پسند ہے۔ تو اسی لگن سے پھر خُدا کی عبادت میں لگ جا ؂

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

معزز ناظرین! سچی بھگتی دل کا معاملہ ہے۔ اس میں علمیت اور زبان دانی کو دخل نہیں۔ کوئی شخص پرماتما کی تعریف میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دے۔ لیکن اگر اُس کے دل میں پرماتما کی سچی لگن نہیں تو اُس کے مرصع الفاظ کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتے۔ علم سے یا کتابوں کے پڑھنے سے پرماتما نہیں مل سکتا۔ پرماتما ملتا ہے تو دلی تڑپ یا صادق طلب سے۔ کبیر بھگت۔ ترلوچن بھگت۔ رَوداس چمار اَن پڑھ تھے۔ دھنّا جاٹ تو سراسر گنوار ہی تھا۔ مگر چونکہ یہ لوگ سچے بھگت تھے۔ اس لئے پرماتما کو پا گئے ✦

اسی سلسلے میں کبیر بھگت جی کا ایک واک ہے:-

پڑھ پڑھ کے سب جگ مُوا پنڈت بھیا نہ کوئے
ڈھائی اکھر پریم کے پڑھے سو پنڈت ہوئے

مطلب۔ اس قدر پڑھنے پر بھی دُنیا جاہل ہے۔ جو آدمی پریم کے ڈھائی اکھشر پڑھے گا۔ وُہ پنڈت بن جائے گا ✦

یہ وِدّیا پریم کی وِدّیا ہے۔ زیادہ پڑھنے کی وِدّیا نہیں ہے ✦

کٹھ اُپ نشد کا منتر ہے:-

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

नायमात्मा प्रवचनेन लभ्यो न मेधया न बहुना श्रुतेन ।

यमेवैष वृणुते तेन लभ्यस्तस्यैष आत्मा विवृणुते तनूं स्वाम् ॥

نہ۔ ایَم۔ آتما۔ پر[۲]وچنین۔ لبھّیو۔ نہ۔ میدھ[۳]ا۔ نہ۔ بہُونا۔ شرُتین

یم۔ ایو۔ ایش۔ ور[۴]نوتے۔ تین۔ لبھّیا۔ تسیہ ایش۔ آتما۔ وِ[۵]ورنُتے۔ تنم سوام[۶]

ترجمہ۔ پرماتما نہ تو بہت بولنے سے ملتا ہے۔ نہ بہت کتابوں کے پڑھنے سے۔ نہ بہت اُپدیش سُننے سے۔ جو شخص پرماتما سے ملنے کی سچّی خواہش کرتا ہے۔ اُسی کو ہی پرماتما کے درشن نصیب ہوتے ہیں۔ پرماتما بھی اپنا سروپ اُس پر ہی ظاہر کرتے ہیں ؞

اوم تت ست

۱۔ پرماتما ۲۔ بولنے سے ۳۔ معانی حفظ کرنے سے ۴۔ خواہش کرتا ہے ۵۔ خواہش کرنا ۶۔ اپنے آپ کو اس پر ظاہر کرتی ہی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

دِل کی بھگتی (۲)

بھگتی بناں بہوں ڈُوبے سیانے

پچھلے مضمون میں لکھ آئے ہیں۔ کہ سچی تڑپ کے بناں۔ سچی بھگتی کے بغیر۔ بھگوان کی پراپتی ممکن نہیں ہے جب تک دِل میں سچی تڑپ نہ ہو۔ سچا درد نہ ہو۔ تب تک بھگوان کا مِلنا کٹھن کام ہے۔ ہاں اگر دِل میں سچّا درد ہے تو پربھو پراپتی بُہت ہی آسان ہو جاتی ہے ؀

اسی تعلق میں مولانا روم فرماتے ہیں ؎

ہر کُجا دردے دوا آنجا رسد ہر کُجا فقرے[۱] نوا[۲] آنجا رسد

مطلب۔ جہاں درد ہوتا ہے دوا بھی وہاں پہنچتی ہے جسے بھوک ہوتی ہے روٹی بھی اُسے ہی مِلتی ہے ؀

[۱] بھوک [۲] روٹی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

خواجہ حافظ کا شعر ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد

اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

مطلب۔ وہ عاشق ہی کیا اگر محبوب اُس پر مہربان نہیں یعنی اُس عاشق کا عشق خام ہے۔ سچے عاشق کو تو محبوب ضرور ملتا ہے۔ اے خواجہ! تیرے دل میں درد نہیں ورنہ طبیب تو موجود ہے۔ یعنی اگر تو دل میں سچی تڑپ پیدا کرے۔ تو محبوب فوراً مل جائے گا اسی لئے تو بھگوان، بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ।

शक्य एवंविधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥

نہ۔ اہم۔ ویدَیؔ۔ نہ۔ تپسا۔ نہ۔ دانین۔ نہ۔ چیجیّیہ۔ یا

شکیہ۔ ایوم۔ ودھو۔ درشٹم۔ درشٹوان سی۔ مام۔ یتھا۔ ۱۱/۵۳

ترجمہ۔ اے ارجن! تُو نے میرے جو درشن کیئے ہیں ایسے درشن نہ تو وید پڑھنے سے۔ نہ تپ کرنے سے۔ نہ دان دینے سے۔ نہ یگیہ کرنے سے ملتے ہیں ÷ بلکہ

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ।

ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥

۱۔ میں ملتا ہوں ۲۔ ویدوں کے مطالعہ سے ۳۔ یگیہ کرنے سے ۴۔ اس طرح ۵۔ دیکھے جانے کے قابل ۶۔ دیکھا ہے ۷۔ مجھ کو ۸۔ جیسے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھکتیا - تو اننیہ یا - شکیہ[۲] - اہم - ایوم - ودھو - ارجن
گیاتم - درشٹم - چہ - تتوین[۳] - پرویشٹم - چہ - پرم تپ ۱۱/۵۴
ترجمہ - سچی بھگتی سے ہی میرا ایسا روپ دیکھا جا سکتا ہے - جانا جا سکتا ہے - اس میں سمایا جا سکتا ہے ؛

بلکہ بھگوان تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اے ارجن

मां हि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ।

स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम् ॥

مام - ہی - پارتھ - ویپاشرتیہ[۴] - یے - اپی - سیو - پاپ یونیا[۵]
استریو - ویشیا - تتھا - شودراستے - اپی - یانتی - پرام - گتم[۶] ۹/۳۲
ترجمہ - سچی بھگتی سے تو پاپی لوگ اور استریاں - ویش اور شودر بھی تجھے پا جاتے ہیں ؛

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ।

अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम् ॥

کم[۸] - پنیا - براہمنا - بھکتا - راج - رشیہ - تتھا
انیتم - اسکھم[۱۱] - لوکم[۱۲] - اِمم - پراپیہ[۱۳] - بھجسو[۱۴] - مام ۹/۳۳
ترجمہ - تو پھر نیکیہ وان (نیک) - برہمنوں اور میرے بھگت - راج رشیوں کا کہنا ہی کیا ہے - اس لئے اے ارجن ! تو اس فانی اور سکھ سے خالی دنیا میں رہتا ہوا میرا بھجن کر - یہ سنسار فناہ پذیر ہے اور دکھ

۱- بھگتی ۲- ذاتی ۳- تتو سے ۴- پرویش - داخل ۵- آشرائے کر ۶- جرائم پیشہ ۷- جاتے ہیں ۸- کیا ۹- پُن ۱۰- عارضی ۱۱- دکھ ۱۲- لوک

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کا گھر ہے۔ دانا وہی ہے جو اس دکھ بھرے سنسار میں آکر بھگوان کی بھگتی میں دل و جان سے لگ جاتا ہے۔ اور بھگتی کے سہارے اس سنسار سے آزادی کو حاصل کر لیتا ہے۔ اور جنم مرن کے چکر کو کاٹ کر ہمیشہ کے لئے مُکت ہو جاتا ہے اور بھگوان میں سما جاتا ہے ؛

سجنو! بالمیک ایک ڈاکو تھے۔ ایک سادھو کی سنگت میں پڑنے سے رام کا اُلٹ مرا مرا کا جاپ کرنے سے ہی رشی بن گئے ؛

اس پر گوسائیں تلسی داس جی کہتے ہیں ؎

اُلٹا نام جپت جگ جانا بالمیک بھئے برہم سمانا

مطلب۔ دنیا کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ بالمیک رام کا اُلٹ مرا مرا کا جاپ کرنے سے ہی برہم میں سما گئے تھے ؛

مرا مرا کے جاپ سے ہی ڈاکو سے برہم کے درجہ کو پا گئے تھے۔ اس کی وجہ بالمیک جی کے دل میں سچی لگن ہی تو تھی۔ گو اُن کا جپ کا طریقہ اُلٹا تھا ؛

اسی انداز میں سکھ منی صاحب میں آیا ہے ؎

۱- ہوئے ۲- برابر

पुस्तकालय
CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گرکی مت تو لے ایاانے بھگتی بناں بہوں ڈوبے سیانے

مطلب۔ اے نادان! گوروؤں کی ہدایت پر چل۔ سچی بھگتی کے بغیر بڑے بڑے دانا بھی اس زندگی کے سمندر کو پار نہ کر سکے۔ اور ڈوب گئے۔ یعنی پرماتما تک نہ پہنچ سکے۔ اور سنسار روپی سمندر میں ڈوب گئے ؎

بھگتی بھاٹے تریئے سنسار بن بھگتی تن ہوسی چھار

مطلب۔ بھگتی سے ہی اس سنسار روپی سمندر کو عبور کیا جا سکتا ہے۔ بھگتی کے بغیر انسان محض مٹی کا تودہ ہی تو ہے۔ بھگتی کرنے سے ہی انسان انسان بنتا ہے ؎

اسی گرنتھ میں ایک اور جگہ لکھا ہے ـــ

سو کیوں وسرے جیہہ گھال نہ بھانے سو کیوں وسرے جیہہ کیا جانے

سو کیوں وسرے جیہہ سب کچھ دیا۔ سو کیوں وسرے جیہہ جیون جیا

سو کیوں وسرے جیہہ اگن ہیں راکھے۔ گرپرشاد کو ورلا لاکھے

سو کیوں وسرے جیہہ بکہہ تے کا ڈھے۔ جنم جنم کا ٹوٹا گانڈھے

گر پورے تت ایہہ ہے بجھایا۔ پربھ اپنا نانک جن دھیایا

مطلب۔ جو پربھو انتریامی (عالم الغیب) ہے اور ہمارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ جس نے ہمیں سب کچھ دیا ہے۔ جو ہمارے جیون کا بھی جیون ہے۔ ہماری

۱۔ نادان ۲۔ ذریعہ ۳۔ راکھ ہو۔ محنت ۵۔ پسند نہیں ۶۔ زندگی کی بھی زندگی ۷۔ آگ ۸۔ دیا۔ مہربانی ۹۔ ... کہتا ہے ... ہے ... دھیان کرتا ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

زندگی کا سرچشمہ ہے۔ جو انسان کی آگ میں بھی حفاظت کرنے والا ہے۔ جو زہر کھائے ہوئے انسان کو بھی بچا لیتا ہے۔ جو بھگوان جنم جنم کی بچھڑی ہوئی آتماؤں کو اپنے ساتھ مِلا لیتا ہے۔ ایسے دیالو بھگوان کو کبھی بھی نہیں بھُولنا چاہیئے۔ یہی پُورن گورُو کا اُپدیش ہے۔ اگر بھگت، بھگوان کا بھجن کرتا ہے تو بھگوان بھی اپنے بھگت کا دھیان کرتے ہیں ؂

چنانچہ بھگوت گیتا میں بھگوان فرماتے ہیں۔

ये यथा मां प्रपद्यन्ते तांस्तथैव भजाम्यहम् ।

یے۔ یتھا۔ مام۔ پرپدینتے۔ تام۔ تتھیو۔ بھجامی۔ اہم

ترجمہ۔ اے ارجن! جو جس طرح میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں بھی اُسی طرح اُنہیں یاد کرتا ہوں ؂

لیکن پیارے بھائیو! سچی بھگتی ہر ایک کا حِصّہ نہیں۔ یہ بھی اچھے نصیبوں کی بات ہے۔ انسان انیک (بے شمار) جنموں میں نیکی کرتا ہے۔ تب جا کر بھگتی جیسی انمول چیز مِلتی ہے ؂

گوسائیں تُلسی داس جی کہتے ہیں ؎

سُت۔ دارا۔ اور لکشمی پاپی گرہ بھی ہو۔ سنت سماگم۔ ہری کتھا۔ تُلسی دُرلبھ دو ؂

۱۔ جو ۲۔ جیسے ۳۔ میری ۴۔ شرن لیتے ہیں ۵۔ اُن کو ۶۔ ویسے ۷۔ لڑکا ۸۔ بیوی ۹۔ گھر

مطلب۔ بیٹیا۔ بیوی اَور دھن پاپی کے گھر میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ مگر سنتوں کی سنگت اَور پربھو کا بھجن۔یہ دونو چیزیں مشکل سے مِلتی ہیں ؂

یہ دونو چیزیں پاپی کے پاس نہیں ہوتیں۔ پاپی اور پُنیہ وان لوگوں میں اگر فرق دیکھنا چاہتے ہو تو اِن دو باتوں سے دیکھ لو۔ پاپی کو بھگوان کے بھجن سے اَور سنتوں کی سنگت سے فطرتاً نفرت ہوتی ہے اَور نیک آدمیوں کو یہ دونو سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔ بس اِسی میں نیکوں اَور بُروں کی تمیز ہو جاتی ہے ؂

گورو نانک دیو جی کا واک ہے ؎

سادھ سنگت۔ ہری کیرتن۔ نِسترکرمن[۲] کے کرماں
کہو نانک تِس بھیو پراپت۔جس پُورب[۳] لکھے کالہناں[۴]

مطلب۔ سنتوں کی سنگت اَور پرماتما کا بھجن یہ سب کاموں میں سے اعلیٰ ترین کام ہے۔ لیکن یہ اُس آدمی کے نصیب میں آتے ہیں۔جس نے پچھلے جنم میں بہت ہی نیکیاں کی ہوں ؂

نیک اعمال سے خوش ہو کر بھگوان اُس نیک آدمی کو اپنی بھگتی کا عطیہ بخش دیتے ہیں۔ یہ عطیہ سب

۱۔سرتاج ۲۔کام ۳۔پچھلے جنم ۴۔وصولی۔جمع

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سے زیادہ قیمتی عطیہ ہے ٭

عبادت کے متعلق انگلستان کا مشہور شاعر ٹینی سن Tennyson کہتا ہے ٭

More things are wrought by prayer
Than this world dreams of,
For what are men better than sheep
or goats, That nourish a blind life
within the brain,
If Knowing God they lift not
hands of prayer, Both for them
selves and those who call them
friends?

ترجمہ۔ عبادت سے ایسے ایسے کام سرانجام ہوتے ہیں جو لوگوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتے۔ انسان کیونکر بکریوں اور بھیڑوں سے برتر کہلایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ جاہل ہے اور دماغی اعتبار سے تاریک زندگی بسر کرتا ہے۔ خدا کو جانتا ہوا بھی اپنے اور اپنے دوستوں کی خاطر دعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھاتا۔ اس سے بڑھ کر بدنصیب کون ہو سکتا ہے۔ بھگتی نہ کرنے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

واسطے سے بڑھ کر دُنیا میں اور کوئی بھی بدنصیب نہیں ہے ✤

اوم تت ست

More things are wrought by prayer
Than this world dreams of,
For what are men better than sheep or goats
That nourish a blind life within the brain,
If knowing God they lift not hands of prayer
Both for themselves and those who call
them friends,

Tennyson

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

دِل کی بھگتی (۳)

دِل تیرے وِچ یار پیارا

صاحبان! ارجن کے دِل پر بھگتی کی عظمت کا نقش بٹھانے کی غرض سے بھگوان، بھگوت گیتا میں بار بار بھگتی کی مہماں کا ورنن کرتے ہیں:

آٹھویں ادھیائے میں فرماتے ہیں:

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया ।
यस्यान्तःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥

پُرشا - سا - پرا - پارتھ - بھکتیا - لبھیس - تو - اننیہ - یا
۹/۲۲ یسیہ - انتاشتھانی - بھوتانی - یین - سردم - اِدم - تتم

ترجمہ - اے ارجن! جس پرماتما سے یہ ساری مخلوق

۱- پرماتما ۲- بھگتی سے ۳- ملتا ہے ۴- جس میں ۵- ٹھہرا ہوا ہے ۶- پھیلا ہوا ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پیدا ہوتی ہے اور جو سارے جگت میں سمایا ہوا ہے۔ وہ پرماتما اننیہ بھگتی یعنی یکسو عبادت سے ہی مل سکتا ہے ؛

اِسی طرح نویں ادھیائے میں فرماتے ہیں۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।

मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः ॥

من۔ منا۔ بھو۔ مد بھکتو۔ مد۔ یاجی۔ مام۔ نمسکرو
۹/۳۴ مام۔ ایو۔ ایشیسی۔ یکتا۔ ایوم۔ آتمانم۔ مت۔ پرائینا

ترجمہ۔ اے ارجن! تو مجھ میں من لگا۔ میری عبادت (بھگتی) کر۔ میرے لئے نیک اعمال کر۔ میری خاطر پر اُپکار کر۔ میرا آسرا لے کر اپنے آتما کو مجھ میں جوڑ۔ ایسا کرنے سے تو مجھ کو ہی پائے گا ؛

اِسی بات کو اٹھارہویں ادھیائے میں گیتا کا نچوڑ نکالتے ہوئے پھر دُہراتے ہیں ؛

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।

मामेवैष्यसि सत्यं ते प्रतिजाने प्रियोऽसि मे ॥

۱۸/۶۵ من۔ منا۔ بھو۔ مد۔ بھکتو۔ مد۔ یاجی۔ مام۔ نمسکرو
مام۔ ایو۔ ایشیسی۔ ستیم۔ تے۔ پرتی جانے۔ پریو۔ اسی۔ مے

ترجمہ۔ اے ارجن! تو مجھ میں من لگا۔ میرا بھگت بن۔

۱۔ یگیہ کو۔ نیکی کر۔ ۲۔ مجھے پائے گا ۳۔ اسی طرح جوڑ کر ۴۔ میری شرن لیکر ۵۔ وعدہ کرتا ہوں
۶۔ پیارا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میرے لئے یگیہ کر۔ مجھے نمسکار کر۔ تو مجھے ہی پائیگا
میں تم سے سچّی پرتگیا کرتا ہوں۔ تُو میرا پیارا ہے ٭
پیارے بھائیو! بھگوان، بھگت کے ہردے (دل)
میں ہی بستے ہیں۔ بھگت کا ہردا ہی بھگوان کا مندر
ہے۔ بھگوت گیتا میں بار بار یہ بات کہی گئی ہے ٭
دسویں ادھیائے میں اپنی وبھوتیوں کا بیان کرتے
ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः ।

10/20 اہم۔ آتما۔ گوڑاکیش۔ سرو۔ بھوت۔ آشے۔ ستھتا
ترجمہ۔ اے ارجن! سب کے ہردے (دل) میں ٹھیرا
ہُوا آتما میں ہوں ٭

اسی طرح پندرہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں۔

सर्वस्य चाहं हृदि संनिविष्टः ।

15/15 سرویسیہ۔ چہ۔ اہم۔ ہردے۔ سم۔ نوشٹا
ترجمہ۔ اے ارجن! میں سب کے دل میں موجود ہوں۔
پھر اٹھارہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں۔

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ।

18/61 ایشورا۔ سرو۔ بھوتانام۔ ہردلیشے۔ ارجن۔ تشٹھتی
ترجمہ۔ اَے ارجن! ایشور سب جانداروں کے دل میں

۱۔ دل میں ۲۔ ٹھیرا ہُوا ۳۔ سب ۴۔ کے ۵۔ ٹھیرا ہُوا ۶۔ دل ۷۔ ٹھیرا ہُوا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گھِرا ہُوا ہے ÷

کٹھ اُپ نشد میں آیا ہے۔

अङ्गुष्ठमात्रः पुरुषोऽन्तरात्मा

सदा जनानां हृदि सन्निविष्टः ।

انگشٹ۔ ماترا۔ پُرشو۔ انتر۔ آتما۔ سدا۔ جنانام۔ ہردے۔ سم۔ نوِشٹا

ترجمہ۔ پرماتما سب جانداروں کے دل میں رہتا ہے۔

اسی مضمون کا ایک اور منتر ہے ÷

अणोरणीयान् महतो महीयान् ।

आत्मास्य जन्तोर्निहितो गुहायाम् ।

انڑو۔ انڑی یام۔ مہتو۔ مہی یان۔ آتما۔ اسیہ۔ جنتو۔ نہتو۔ گوہایام

ترجمہ۔ لطیف سے لطیف اور عظیم سے عظیم یعنی پرماتما سب کے گوشۂ دل میں موجود ہے ÷

اسی موضوع پر گورو نانک دیو جی فرماتے ہیں ؎

پُہپ۔ مدھیہ۔ جیوں۔ باس۔ بست ہے

مکر۔ ماہیں۔ جیوں۔ چھائی

تیسے تُم میں ہری بست ہے

گھٹ ہی کھوجو بھائی

مطلب۔ جیسے پھول کے اندر خوشبو بسی رہتی ہے۔ جیسے آئینہ کے اندر عکس رہتا ہے۔ اسی طرح تمہارے

۱۔ انگلیوں ۲۔ گھِرا ہُوا ۳۔ مہین سے مہین ۴۔ بڑے سے بڑا ۵۔ آدمی ۶۔ چھپا ہُوا ۷۔ بدھی کے گوشہ ۸۔ ... ۹۔ ... ۱۰۔ میں ۱۱۔ خوشبو ۱۲۔ آئینہ ۱۳۔ پردہ ۱۴۔ دل۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اندر بھگوان رہتے ہیں۔ اے بھائی! اپنے دل میں ہی ڈھونڈو۔ پرماتما تمہیں اپنے دل میں ہی ملینگے۔

اسی بات کو پھر ایک اور جگہ پر گورو جی مہاراج یوں بیان کرتے ہیں ؎

گھٹ گھٹ واسی سرب[2] نواسی
پرے بھی نیڑے ہی ستے نیڑا

مطلب۔ پربھو سب کے دلوں میں بستے ہیں۔ اور نزدیک سے نزدیک ہیں۔ دل میں اس کی تلاش کرو۔ اپنے اندر جھانک کر دیکھو ÷

سر محمد اقبال کا شعر ہے ؎

جنہیں میں ڈھونڈھتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت[3] خانۂ دل کے مکینوں[4] میں

مطلب۔ جس بھگوان کو میں زمین میں اور آسمان میں ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ میں نے اُسے اپنے دل کی تاریک غار میں ہی پایا ÷

خواجہ حافظ فرماتے ہیں ؎

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
اے بے خبر ز لذتِ شُربِ مدام ما

ترجمہ۔ میں ہر وقت اپنے دل کے پیالہ میں یار کے

۱- دل ۲- سب میں ۳- تاریک خانہ ۴- رہنے والے ۵- دل ۶- بینا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چہرہ کا عکس دیکھتا ہوں - اور اس سے میں ہمیشہ مست رہتا ہوں - جہان کو بھلا میری اِس مستی کی کیا خبر - جہان تو دُنیاوی لذّات میں پھنسا ہُوا ہے - اس کو میرے آنند کی کیا خبر - پربھو درشن میں جو آنند ہے اُس کا احساس دُنیا میں پھنسے ہوئے لوگوں کو کیونکر ہو سکتا ہے ؀

بُلّے شاہ صاحب کہتے ہیں ؎

دِل تیرے وِچ یار پیارا   توں کی بھالیں[۱] عالم سارا
جا بنارس مکّے تیک[۲]   اللہ شاہ رگ بھیں[۳] نزدیک

یعنی اے انسان! تو خدا کو ڈھونڈھنے کے لئے کیوں بنارس اور مکّے جا رہا ہے - وہ تو تیرے دِل میں بستا ہے - اُسے اپنے دِل میں ہی ڈھونڈھ ؀

مشہور عارف شمس تبریز کہتے ہیں ؎

در زمین و آسمان و عرش نیز   من نہ گنجم ایں یقین داں اے عزیز
در دِل مومن بہ گنجم اے عجب   گر مرا جوئی دراں دلہا طلب

مطلب - خدا کہتا ہے کہ میں نہ تو زمین میں سما سکتا ہوں - نہ آسمان میں اور نہ عرش میں سما سکتا ہوں میں سما سکتا ہوں تو فقط اپنے بھگت کے دِل میں اگر تجھے ڈھونڈھنا ہو - تو میرے بھگتوں کے دِل

۱- ڈھونڈھنا ۲- تک ۳- سے بھی سماتا -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں مجھے ڈھونڈھو ؛

ٹھیک اِس انداز میں مولانا روم فرماتے ہیں ے

من نہ گنجیدم بہ افلاک و خلا[1] در عقول[2] و در نفوسِ[3] با ہُدا[4]

در دلِ مومن بہ گنجیدم چُوں ضیف بے زچون و بے چگونہ بے زکیف

مطلب - خداوند تعالےٰ فرماتے ہیں - کہ میں نہ تو آسمانوں میں سما سکتا ہوں - نہ خلا میں اور نہ عقل میں اور نہ تربیت یافتہ نفس میں - یعنی انسان کی عقل کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے - لیکن مجھے نہیں پا سکتی ؛

ہاں ! اپنے بھگت کے دِل میں میں اس طرح سما جاتا ہوں - جس طرح مہمان جو کہ کسی قِسم کی چُون و چرا کئے بغیر میزبان کے گھر میں سما جاتا ہے - اِس طرح بھگوان نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے بھگت کے دِل میں سما جاتے ہیں ؛

اس بھاو کا سنسکرت کا ایک شلوک ہے -

नाहं वसामि वैकुण्ठे योगिनां हृदये न च ।

मद्भक्ता यत्र गायन्ति तत्र तिष्ठामि नारद ॥

نہ - اہم - وساَمی - ویکنٹھے - یوگینا - ہردے - نہ - چا بھگتا - مے - یتر - گاینتی - تتر - تِشٹھامی - نارد

۱- آکاش ۲- عقل ۳- من ۴- ہدایت یافتہ ۵- مہمان ۶- بستا ہوں ۷- یوگیوں کے دِل میں ۸- گاتے ہیں ۹- وہاں بیٹھتا ہوں -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترجمہ - بھگوان نارد منی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں - اے نارد منی ! نہ تو میں بیکنٹھ (بہشت) میں رہتا ہوں اور نہ یوگیوں کے دلوں میں رہتا ہوں - جس جگہ بھگت میرا بھجن کرتے ہیں - میں تو وہاں ہی رہتا ہوں ٭

اپنے بھگت کے دل سے بڑھ کر بھگوان کو اپنے رہنے کے لئے اور کوئی جگہ پسند ہی نہیں ہے - بھگت کا ہردا ہی بھگوان کو سب سے پیارا لگتا ہے - اور وہ وہیں نواس کرتے ہیں ٭

رامائن میں آیا ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج بن باس کو جاتے ہوئے بالمیک آشرم میں پہنچ کر بالمیک رشی سے پوچھتے ہیں - مہاراج ! کٹیا بنانے کی جگہ بتایئے - بالمیک رشی اس کے جواب میں کہتے ہیں

कर नित करहिं राम पद पूजा
राम भरोस हृदय नहीं दूजा ।
चरन रामतीर्थ चलि जाहीं
राम बसहु तिन्हके मन माहीं ॥

کر - نت - کریں - رام - پد - پوجا
رام - بھروس - ہردے - نہیں - دُوجا

۱- ہاتھ ۲- پاؤں ۳- بھروسہ ۴- دُوسرا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چرن - رام - تیرتھ - چل - جائیں
رام - بسیو - تن - کے - من - ماہیں

ترجمہ - مہاراج! جن آدمیوں کے ہاتھ ہمیشہ شری رام چندر جی کے چرنوں کی پُوجا کرتے ہیں - اور جن کو شری رام چندر جی کا ہی بھروسہ ہے - اور کسی دُوسرے کا نہیں اَور جو آدمی پیادہ پا چل کر شری رام چندر جی کے تیرتھوں کی یاترا کرتے ہیں - اے مہاراج! آپ ایسے پریمیوں کے - ایسے بھگتوں کے من کے مندر میں بسیرا کیجیئے - اُن کے دلوں میں اپنی کٹیا بنائیے -

اوم تت سَت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

دل کی بھگتی (۱۴)

جن ڈھونڈھا تن پایا

پیارے بھائیو۔ پچھلے مضمون میں لکھ آئے ہیں کہ پرماتما دل میں ہی رہتے ہیں۔ اور دل کے پاک ہو جانے پر ہی اس میں نظر آ سکتے ہیں دل کے پاک ہونے پر ہی چشم باطن پیدا ہوتی ہے جس سے پرماتما کا دیدار نصیب ہوتا ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ ہم دِل کو پاک کرنے کی کوشش کریں جنم جنمانتر کے بیوانی سنسکار (تاثرات) من پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جن کی صفائی مطلوب ہے۔ چنانچہ من کا صیقل (مانجھنا) کرنا ضروری ہے۔ اس صیقل کرنے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کے لئے۔ اس صفائی کے لئے بھگتی ہی سب سے اعلےٰ ساددھن ہے

چنانچہ مولانا رومی صاحب فرماتے ہیں ؎

گر تو خواہی حُرّی و بخشندگی بندگی کُن۔ بندگی کُن۔ بندگی

ترجمہ۔ اے انسان! اگر تو مُکتی اور نجات چاہتا ہے تو عبادت کر۔ عبادت کر۔ پھر عبادت کر ؛

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

پس چوں آہن گرچہ تیرہ ہیکلے[۱] صَیقلے کُن۔ صیقلے کُن۔ صَیقلے

مطلب۔ اگر تیرا من لوہے کی طرح بھی سیاہ ہو۔ تو اُس کو صَیقل کر۔ پھر صاف کر۔ پھر صاف کر ؛

خواجہ حافظ کا بھی شعر ہے ؎

آئینہ زنگار را صیقل ز تقوے[۳] پاک کُن
پاک بنگر اندراں آئینہ جانانہ[۴] را

مطلب۔ دِل کے شیشہ کی سیاہی کو تپ (ریاضت) سے صاف کر۔ پھر اُس کے اندر تجھے محبوب یعنی پرماتما صاف نظر آ جائے گا ؛

پس جو شخص دِل سے کوشش کرے گا۔ ایشور کے درشن پائے گا ؛

سر اقبال کا شعر ہے ؎

۱۔ سیاہ ۲۔ شکل ۳۔ ریاضت۔ تپ ۴۔ محبوب ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مِل ہی جائے گی کبھی منزلِ لیلے اقبال
کوئی دِن اَور ابھی بادیۂ[۱] پیمائی کر

مطلب۔ یعنی تم برابر چلتے رہو۔ کبھی نہ کبھی دِن ضرور منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ گے ✤

چلنے والے کے لئے منزل مقصود دُور نہیں ہوتی۔ چلتے چلتے آخر بڑی سے بڑی منزلیں طے ہو جاتی ہیں مگر بیٹھے رہنے سے تھوڑی سی منزل بھی طے نہیں ہو سکتی ✤

بھگت کبیر داس جی کا دوہا ہے ؎

مارگ چلتے جو گرے۔ تاں سر ناہیں دوس
کہو۔ کبیر بیٹھا رہے۔ تاں سر کرڑے کوس

مطلب۔ چلتے چلتے اگر آدمی گر جائے۔ تو اُس کا قصور نہیں ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ گرنے کے بعد پھر اُٹھ کر چلنا شروع کر دے۔ اِس طرح چلتے چلتے آخر میں وُہ منزل پر ضرور پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر کاہل آدمی بے حوصلہ ہو کر بیٹھا رہے۔ تو اُس کے سر پر کٹھن منزل موجود ہے۔ جو کبھی بھی طے نہ ہوگی ✤

اِنسان کا جنم دُرلبھ (نایاب) ہے۔ یہ بار بار نہیں مِلتا۔ اِس کا انتہائی مقصد یہی ہے۔ کہ اِسی

۱۔ جنگل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جنم میں ہی پربھو کے درشن ہو جائیں - اس خواہش کی تکمیل کے لئے بھگتی سب سے اُتم سادھن ہے ؛

شری گورو گوبند سنگھ جی کا فرمان ہے سے

بِسر دنیاں جے پربھو ملے - تاں وی ستنا جان

گورو گرنتھ صاحب میں آیا ہے سے

پَوڑی چھٹکی - پھر ہتھ نہ آوے - اَہلا جنم گنوایا

مطلب - جس طرح ایک آدمی کسی مکان کی چھت پر سیڑھی کے ذریعہ چڑھ رہا ہو اور چڑھتے چڑھتے سیڑھی کی آخری پَوڑی اُس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے اور وُہ دھم سے زمین پر گر پڑے تو اُس کا کیا کرایا سب ضائع چلا جاتا ہے ؛

ٹھیک اِسی طرح انسانی جنم کا حال ہے - مُکتی رُوپی چھت پر چڑھنے کے لئے انسانی جنم آخری پَوڑی ہے - اگر اس جنم میں بھگتی کر کے پربھو کو پا لیا - تو خوب - ورنہ جنم ضائع جائے گا - پھر مُکتی کا تو کیا کہنا - آواگون کا چکر پھر سے گلے میں پڑ جائے گا ؛

اگر یہ جنم بھی بھگوان کے درشن کئے بغیر گذر گیا تو پھر خبر نہیں - یہ انسانی جنم کب نصیب ہو - اس لئے اے انسان ! تو موجودہ جنم کو غنیمت سمجھ اور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اسی جنم میں ہی ایشور پراپتی کرنے کی سرتوڑ کوشش کر لے ؏

اس لئے اے پیارے متر۔ تو انسانی جنم کو بیش قیمت جان کر اس کو ضائع نہ کر۔ بلکہ آج سے پکا ارادہ کر کے پربھو بھگتی میں لگ جا۔ ایشور تیرا یار و مددگار ہوگا ؏

کٹھ اُپ نشد کا منتر ہے۔

इह चेदशकद्बोद्धुं प्राक्शरीरस्य विस्रसः ।
ततः सर्गेषु लोकेषु शरीरत्वाय कल्पते ॥

اِہ۔ چیت۔ اشکت۔ بودّھم۔ پراک۔ شریرسیہ۔ وسرسا
تتا۔ سرگیشو۔ لوکیشو۔ شریر۔ توائے۔ کلپتے

ترجمہ۔ اگر انسان اس جنم میں موت سے پہلے پرماتما کو پالے تو بہتر۔ ورنہ وہ جنم مرن یعنی آواگون (تناسخ) کے چکر میں پھنسا رہے گا۔ اور جب تک مکتی (نجات) نہیں پائے گا۔ بار بار پیدا ہوتا اور مرتا رہے گا ؏

کین اُپ نشد میں بھی آیا ہے۔

इह चेदवेदीदथ सत्यमस्ति न चेदिहावेदीन्महती विनष्टिः ।
भूतेषु भूतेषु विचित्य धीराः प्रेत्यास्माल्लोकादमृता भवन्ति ॥

۱۔ اس جنم میں ۲۔ اگر ۳۔ نا قابل ۴۔ پہلے ۵۔ جسم چھوڑنے سے ۶۔ سب لوگوں میں ۷۔ شریر جسم ۸۔ دھارن کرتا رہتا ہے ؏

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اِہ۔ چیت۔ اویدیدتھ۔ ستیتم۔ استی۔ نہ۔ چیت۔ اِہ۔ اویدین۔
مہتی۔ ونشٹی۔ بھوتیشُ۔ بھوتیشُ۔ وچنتیہ۔ دھیرا۔ پرتیہ۔ اسمات۔
لوکات۔ امرتا۔ بھونتی۔

ترجمہ۔ اگر بھگوان کا گیان اِس جنم میں ہو گیا تو بہتر ورنہ پھر تیری تباہی میں کوئی شک نہیں۔ اس واسطے سمجھدار آدمی ہر جگہ اور ہر وقت پرماتما کے دھیان میں ہی رہتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد نجات پاتے ہیں۔ یعنی پھر دُنیا میں لوٹ کر نہیں آتے۔

سجنو! اُپ نشد کے اس فرمان کے بعد آپ اپنے دل میں وچار کریں۔ کہ بھگوت پراپتی کتنا ہی اعلےٰ مقصد ہے۔ اس سے بڑھ کر دُنیا میں اور کوئی کام نہیں ہے۔ بھگتی ہی پربھو پراپتی کا مُکھیہ سادھن ہے اس لئے پکا نشچے کرکے آج سے ہی پربھو بھگتی میں لگ جائیں۔ کٹھن سے کٹھن راستے آسان ہو جائیں گے کمر باندھنے کی دیر ہے۔ باقی سامان خُود بخود پیدا ہو جائیں گے۔

اِس لئے شریمد بھگوت گیتا میں بھگوان شری کرشن چندر جی نے بار بار اننیہ بھگتی کو ہی مُکتی کا

۱۔ اس جنم میں ۲۔ اگر ۳۔ جان گیا ۴۔ ستیہ ۵۔ بڑا ۶۔ ناش ۷۔ انسانوں میں ۸۔ دھیان کرکے ۹۔ بُدھیمان ۱۰۔ ہوکر ۱۱۔ اس جہان سے ۱۲۔ امر ہو جاتے ہیں۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سادھن بتلایا ہے - اور ارجن کو زور دار الفاظ میں بھگتی کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ؛

چنانچہ فرماتے ہیں -

अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम्

انیتیم - اسکھم - لوکم - اِمم - پراپیہ - بھجسو - مام - $\frac{9}{33}$

ترجمہ - اے ارجن ! اس عارضی سکھ سے خالی اور دُکھ بھرے جہان میں آکر تُو میرا بھجن کر - میری بھگتی کر - کیونکہ

भक्त्या मामभिजानाति यावान्यश्चास्मि तत्त्वतः।

ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनन्तरम् ॥

بھکتیا - مام - ابھی - جانا تی - یا وان - یہ - چاسمی - تتوتا تتو - مام - تتوتو - گیاتوا - وِشتے - تت - اننترم $\frac{18}{55}$

ترجمہ - میں کیا ہوں اور کون ہوں - یہ بھگتی کے ذریعہ سے ہی انسان سمجھ سکتا ہے - اے ارجن ! اسی طرح بھگتی کے ذریعہ مجھے جان کر بھگت مجھ میں ہمیشہ کے لئے سما جاتا ہے ؛

اس لئے انسان کو چاہیئے - کہ اپنے اس جنم کو بیش قیمت جان کر بھگتی میں لگ جائے اور بھگتی کے ذریعہ اسی جنم میں پرمجُو پراپتی کے لئے سرتوڑ کوشش

۱ بھگتی سے ۲ - مجھ کو ۳ - جان جاتے ہیں ۴ - جیسا ہوں ۵ - جو ہوں ۶ - میں ہوں ۷ - تتو سے ۸ جان کر ۹ - داخل ہو جاتا ہے ۱۰ - اس کے بعد

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرے۔ کام مشکل ہے اور کوشش بھی بڑی درکار ہے۔ مگر جو کر گئے ہیں وہ بھی تو ہماری طرح انسان ہی تھے۔ لگاتار کوشش سے کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔

بہ قولِ شاعر ؎

کاٹ لینا ہر کٹھن منزل کا کچھ مشکل نہیں
اِک ذرہ انسان میں چلنے کی ہمت چاہیئے

اوم تت ست

اوم تت ست۔ اوم تت ست۔ اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

کرم کوشل

(कर्म कौशल)

(*Efficiency in action*)

سمم بدھی اور اننیہ بھگتی کے بعد بھگوت گیتا کا تیسرا مکھیہ اپدیش ہے۔ کرم کوشل یعنی کام کی لیاقت۔ ہوشیاری اور دیانتداری ؎

یہ اپدیش باقی دو اپدیشوں سے کم اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ اپدیش بھگوت گیتا کی امتیازی شان کو ظاہر کرتا ہے۔ عموماً ہر ہندو شاستر میں بھگتی اور گیان کی ہدایت کی گئی ہے۔ مگر یہ سہرا بھگوت گیتا کے سر ہے۔ کہ بھگتی اور گیان کا اکھنڈ بھنڈار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور نہ ختم ہونے والا خزانہ ہوتے ہوئے بھی وہ سب سے پہلے کرم یوگ شاستر ہے ؎

مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں۔ کہ بھگوت گیتا کا مرکزی مسئلہ کرم یوگ ہے۔ اس کے گرد اگرد بھگتی گیان وغیرہ کو بطور سجاوٹ کے چُنا گیا ہے۔ دوسرے ہندو شاستروں میں کہیں بھگتی اور کہیں گیان کو پردھان (افضل) مانا گیا ہے۔ مگر بھگوت گیتا میں کرم (عمل) پردہان ہے۔ بھگتی اور گیان کرم کے معاون ہیں۔ اسی بات میں ہی بھگوت گیتا کی مہانتا (عظمت) ہے ؎

گیتا کے پہلے ادھیائے میں ارجن جی موہ کے وش (قابو) میں ہو کر لڑنے سے انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں

अहो बत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम् ।

यद्राज्यसुखलोभेन हन्तुं स्वजनमुद्यताः ॥

اہو - بت[1] - مہت[2] - پاپم - کرتم - ویوستا[3] - ویم[4]
ید - راج - سکھ - لوبھین - ہنتم[5] - سوجنم[6] - اُدیتا[7]　$\frac{1}{45}$

ترجمہ - نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ عقل رکھتے ہوئے بھی بڑا بھاری پاپ کرنے پر تُلے ہوئے

۱- افسوس ۲- بڑا ۳- تُلے ہوئے ۴- ہم ۵- مارنے کے لئے ۶- اپنے رشتہ دار ۷- تیار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہیں - یعنی راج اَور سُکھ کے لالچ سے اپنے رشتہ داروں تک کو مارنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں ؛

چنانچہ کہتا ہے ؎

کیوں نہ ہم اتنی سمجھ ہوتے برائی سے بچیں
صاف ظاہر ہے تباہی بھائیوں کے قتل سے
مارنا اُن کا نہیں منظور۔ مرنا ہے قبول
مجھ کو دُنیا اَور عقبےٰ کا نہیں شوق حصول
کوروؤں کی جان لینے کا یہی ہوگا ثواب
اپنی گردن پر رہے گا رشتہ داروں کا عذاب
کہہ کے یہ الفاظ ارجن رنج میں داخل ہوگیا
ڈال کر تیر و کماں افسوس میں ڈوبا ہُوا

چنانچہ رشتہ داروں کے موہ میں پھنس کر جنگ کرنے سے انکار کر دیتا ہے ؛

اِس پر بھگوان فرماتے ہیں -

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि ।
ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि ॥

اتھ[1] - چیت - توم - اِمم - دھرمیم - سنگرامم[2] - نہ - کرشیسی[3]
تتا - سُودھرمم[4] - کیرتم[5] - چہ - ہتوا[6] - پاپم - اواپ - سیسی[7]

ترجمہ - اے ارجن ! تو غلطی پر ہے - تیری عقل اُلٹی

۱- اگر ۲- جنگ ۳- نہ کرے ۴- دھرم ۵- عزت ۶- کھونا ۷- پائے گا -

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پڑ گئی ہے۔ اگر تو یہ دھرم یُدھ نہ کرے گا۔ تو اپنے کھشتری دھرم اور نیک نامی کو کھو بیٹھے گا۔ اور پرماتما کی نظر میں گنہگار ٹھیرے گا ÷

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यन्ति तेऽव्ययाम् ।
संभावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते ॥

اکیرتم۔ چا۔ اپی۔ بھوتانی۔ کتھ۔ یشینتی۔ تے۔ اویّام
سنبھاوی۔ تسیہ۔ چہ۔ اکیرتی۔ مرنڑاتْ۔ اتی۔ رچیئتے ۲/۳۴

ترجمہ۔ اے ارجن! تو کائرتا (بزدلی) کی مثال بن جائیگا اور لوگ ہمیشہ تیری بدنامی کیا کرینگے۔ اور کہیں گے کہ ارجن ڈر کر جنگ سے بھاگ گیا تھا۔ عزت دار آدمی کے لیئے بدنامی کی بہ نسبت مرنا بہتر ہے ÷

پیارے بھائیو! ارجن یُدھ کو پاپ سمجھ کر میدان جنگ سے بھاگنے پر آمادہ ہے۔ مگر بھگوان اُسے سمجھاتے ہیں۔ کہ ایسے دھرم یُدھ میں پیٹھ دکھانا پاپ ہے۔ لڑنا عین دھرم ہے۔ جس جنگ کو ارجن پاپ سمجھ رہا ہے اُسی جنگ کو بھگوان عین پُنیہ بتلا رہے ہیں۔ ارجن جنگ کرنا پاپ سمجھ رہا ہے۔ بھگوان جنگ نہ کرنے کو پاپ بتلا رہے ہیں۔ اور اپنے اپدیش سے ارجن

۱۔ لوگ نندا ۲۔ کہیں گے ۳۔ ہمیشہ تک ۴۔ عزت ۵۔ مرنے سے ۶۔ بڑی ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کو آخرکار قائل کر دیتے ہیں ؎

آگے چل کر فرماتے ہیں ؎

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम् ।
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः ॥

ہتو - وا - پراپسیسی - سورگم - جتوا - وا - بھوکشیسے - مہیم
تسمات - اُتشٹھ - کونتے - یدھائے - کرت - نِشچیا ۲/۳۷

ترجمہ - اے ارجن ! اگر تو اس جنگ میں مارا گیا - تو سورگ پائیگا - اگر جیت گیا تو راج کریگا - دونو صورتوں میں تیری بہتری ہی بہتری ہے - اس لئے تو اٹھ اور یدھ کر ؎

یہ الفاظ شاعر سے

سلطنت ہاتھ آئیگی یا زندگی فردوس کی
اس لئے ارجن دکھا میدان میں مردانگی

پھر بھگوان ارجن کو نشکام کرم (عمل بلا واسطہ) کا اپدیش دیتے ہیں - کہ اے ارجن ! کرم (عمل) ضرور کر - مگر آسکتی (لگاوٹ) اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کے کرم کر - کیونکہ

"कृपणाः फलहेतवः"

کرپنا - پھل - ہیتوا

۱- مارا گیا ۲- پائیگا ۳- جیت گیا ۴- بھوگیگا ۵- پرتھوی ۶- اٹھ ۷- یدھ کے لئے ؎

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یعنی کرم کے پھل کی خواہش تچھ یعنی باعث ذلت ہے۔ پھل کی خواہش رکھ کر کرم کرنے والا آدمی حقیر اور ذلیل ہے۔ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرنے والا آدمی مبارک ہے ٭

اسی طرح ایش۔ اُپ نشد میں بھی آیا ہے۔

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः ।
एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे ॥

کوروَن[1]۔ ایوہ۔ اِہ۔ کرمانی۔ ججیوشیت[2]۔ شتم[3]۔ سما[4]
ایوم۔ توئی۔ نہ۔ انیتھا[5]۔ اِتیہ۔ استی۔ نہ۔ کرم۔ لِپیتے[6]۔ نرے[7]

ترجمہ۔ آدمی کرم کرتا ہُوا سَو سال جینے کی خواہش رکھے اور کرم میں آسکت بھی نہ ہو۔ اس کے علاوہ کرم بندھن سے چھوٹنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے ٭

مطلب یہ کہ آدمی سَو سال جینے کی خواہش کرے اور آخیر تک اپنے فرائض انجام دیتا رہے۔ اپنی ڈیوٹی پُوری کرتا رہے۔ مگر اپنے فرائض میں آسکتی یعنی لگاوٹ نہ رکھے۔ لاتعلق ہو کر۔ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر۔ کرم کرے۔ اسی طرح کرم کرتا ہُوا تو کرم بندھن سے چھوٹ جائیگا۔ اور کرم کرتا ہُوا بھی مکتی کو پا جائے گا ٭

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ کرم کرنے سے

۱۔ کرنے چاہئیں ۲۔ جینے کی خواہش کر ۳۔ سو ۴۔ سال ۵۔ اور راستہ ۶۔ ایا ہماں ۷۔ آدمی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بندھن پڑ جاتے ہیں۔ یعنی کرم کرنے سے انسان کو اُن کا پھل بھوگنے کے لئے پھر دُنیا میں آنا پڑتا ہے اس واسطے ایسے لوگ کہتے ہیں کہ نہ کرم کریں گے اور نہ کرم بندھن میں پڑینگے ٭

اِس کے جواب میں بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ یہ غلط ہے۔ کرم بندھن سے چھُوٹنے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ آدمی کرم کرنا بند کر دے بلکہ کرم بندھن سے چھُوٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ نشکام بھاؤ سے کرم کئے جاویں۔ یعنی لگاوٹ اور صِلے کی خواہش چھوڑ کر کرم کرنے چاہئیں۔ کرم ضرور کرنے چاہئیں۔ مگر پھل کی خواہش کو چھوڑ کرکے کرنے چاہئیں۔ اسی طرح کرم کرتے ہوئے بھی کرم بندھن نہیں پڑتے ٭

چنانچہ فرماتے ہیں۔

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृतदुष्कृते ।

तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम् ॥

بُدھی۔ یُکتا۔ جہاتی۔ اُبھے۔ سُکرت[۲]۔ دُشکرتے[۳]

تسمات۔ یوگائے۔ یجسو۔ یوگا۔ کرمسو۔ کوشلم $\frac{۲}{۵۰}$

ترجمہ۔ اسے ارجن! سمتر بُدھی (عقلِ قائم) سے کرم کرنے والے آدمی کو پاپ اور پُنیہ نہیں لگتے۔ یعنی وہ

۱۔ چھوڑ دیتا ہے ۲۔ نیک کرموں کا پھل ۳۔ بُرے کرموں کا پھل۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرم کرتا ہوا بھی کرموں سے بےلاگ رہتا ہے۔ اس لئے تمہیں بھی چاہیئے کہ کرم یوگی بن کے کرم کر۔ کرم کوشل ہی یوگ ہے ۞

جو آدمی پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرتا ہے اور اپنے فرض کو دل و جان سے پورا کر دیتا ہے۔ وہ یوگی ہے ۞

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः ।
जन्मबन्धविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम् ॥

کرمجم - بُدھی یُکتا - ہی - پھلم - تیکتوا[۲] - منیشنا
جنم - بندھ - وِنرمکتا[۳] - پدم - گچھنتی - انامیم[۴]　$\frac{۲}{۵۱}$

ترجمہ - اے ارجن! سمّ بدھی والے (قائم العقل) انسان کرم کرتے ہیں۔ مگر کرم سے پیدا ہونے والے پھل کو تیاگ (ترک) کر کے کرم کرتے ہیں۔ اور اسی طرح کرم کرتے ہوئے بھی جنم کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں اور مُکتی کو پا جاتے ہیں

ادھم تتّ ست

۱۔ کرم سے پیدا ہونیوالے ۲۔ تیاگ کر ۳۔ مُکت ۴۔ ناش نہ ہونے والا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

کرم یوگ (۲)

گھر ہی میں جو رہے اُداس - کہو کبیر ہم تا کو داس

موہ کے قابو میں آیا ہوا ارجن شری بھگوان کرشن چندر جی کے اُپدیش کو پوری طرح نہیں سمجھ سکا۔ وہ جنگ سے بیزار ہو چکا ہے ؛

چنانچہ تیسرے ادھیائے کے شروع میں ارجن بھگوان سے سوال کرتا ہے۔

اے بھگوان! ایک طرف تو آپ ستھر بدھی کو سب سے اعلیٰ بتلاتے ہیں۔ اور دوسری طرف مجھے گھور کرم میں یعنی خونریز لڑائی میں شامل ہونے کی ہدایت کرتے ہیں۔ آپ کی ملی جلی باتوں سے میری عقل اور بھی چکرا گئی ہے اور شک و شبہ میں پڑ گئی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے۔ اس لئے آپ مجھے ایک ہی بات کہیں۔ جو نشچت ہو۔ فیصلہ کُن ہدایت فرماویں۔ جس سے میرا کلیان ہو ٭

چنانچہ ارجن کہتا ہے ٭

ज्यायसी चेत्कर्मणस्ते मता बुद्धिर्जनार्दन ।

तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥

جیایسی۔ چیت۔ کرمنڑستے۔ متا۔ بدھی۔ جنارد ھن

تت۔ کِم۔ کرمنڑی۔ گھورے[2]۔ مام۔ نیوجیسی[3]۔ کیشو $\frac{3}{1}$

ترجمہ۔ اے مہاراج! اگر آپ یہ جانتے ہیں۔ کہ سمقت بدھی (عقل قائم) سب سے اُتم (افضل) ہے۔ تو مجھے کیوں کُشت و خُون میں لگا رہے ہیں ٭

آگے کہتا ہے ٭

व्यामिश्रेणेव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ।

तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ॥

ویا۔ مشرین۔ الو۔ واکین۔ بُدھم۔ موہ۔ ریسیو۔ مے

تت۔ ایکم۔ ودّ۔ نشچِنتیہ۔ ییں۔ شریے۔ یو۔ اہم۔ آپنویام $\frac{3}{2}$

ترجمہ۔ اے بھگوان! آپ کی ملی جُلی باتوں سے میرا دماغ اَور بھی چکرا گیا ہے۔ آپ صاف صاف فرمائیے کہ میرے لئے کونسا راستہ کلیان کاری یعنی بہتری کا

۱۔ بہتر ہے ۲۔ گھور کرم ۳۔ جوڑتا ہے ۴۔ ملی جلی ۵۔ نشچہ سے ۶۔ جس سے ۷۔ کلیان کو ۸۔ پاؤں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

باعث ہے ؂

اس پر بھگوان جواب دیتے ہیں۔ اے ارجن! کرم یوگ سے بڑھ کر تمہارے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے ؂

چنانچہ فرماتے ہیں ؂

न कर्मणामनारम्भान्नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ।
न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥

نہ - کرمنام - انارمبھات[1] - نیش - کرم[2] یوم - پرشو - اشنوتے[3]
نہ - چہ - سینسنات - ایو - سدّھم - سمم - آدھی - گچھتی[4] ٣/۴

ترجمہ - اے ارجن! کرم نہ کرنے سے انسان نشکرمتا کو حاصل نہیں کر سکتا - اور نہ ہی کرم کے بیرونی تیاگ سے سِدھی پراپت ہوتی ہے ؂

یعنی آدمی اگر یہ سمجھے کہ میں کرم نہ کرنے سے کرم بندھن سے چھُوٹ جاؤں گا - تو یہ سراسر غلط ہے - کرم بندھن سے چھُٹکارا حاصل کرنے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ آدمی کرم نہ کرے بلکہ یہ ہے کہ کرم تو ضرور کرے مگر پھل یا صِلہ کی خواہش چھوڑ کر - اِس طرح پر کرم کرنے سے آدمی کرم بندھن میں بھی نہیں پڑتا - اور مُکتی بھی حاصل کر لیتا ہے ؂

۱ - شروع نہ کرنے سے ۲ - نشکرمتا ۳ - بھوگتا ہے ۴ - پاتا ہے -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ÷

न हि कश्चित्क्षणमपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृत् ।
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुणैः ॥

نہ۔ ہی۔ کشچِت۔ کھشنم۔ اپی۔ جاتو۔ تشٹھتی[۱]۔ اکرم۔ کرِت
کاریتے۔ ہی۔ اوشا۔ کرم۔ سروا۔ پرکرتی۔ جے۔ گنئیہ[۵] ۳/۵

ترجمہ۔ اے ارجن! شریر دھاری (جسم رکھنے والا) انسان کبھی بھی کرم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرکرتی (مادہ) سے پیدا شدہ تین گنوں سے بے اختیار ہو کر سب لوگ کرم کرتے ہیں ÷

من کا خاصہ ہے کہ وہ ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتا ہی رہتا ہے۔ بغیر کچھ کرنے کے ایک دم کے لئے بھی نہیں رہ سکتا۔ سب لوگ اپنے اپنے من کی حالت کے مطابق ہر وقت بے بس ہو کر کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہتے ہیں ÷

اگلے شلوک میں بھی فرماتے ہیں ÷

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन् ।
इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥

کرم۔ اندریانی۔ سنیم۔ یا۔ آستے۔ منشا۔ سمرن
اندریا۔ ارتھان[۹]۔ وِموڑھ۔ آتما۔ متھیا۔ آچار۔ سا۔ اُچیتے ۳/۶

ترجمہ۔ جو آدمی کرم کرنے والی اندریوں (حواس) کو روک

۱۔ کبھی ۲۔ لمحہ ۳۔ ٹھہرتا ہے ۴۔ پرکرتی سے پیدا ہوئے ۵۔ گنوں سے ۶۔ روک کر ۷۔ ٹھہرتا ہے۔ ۸۔ من سے ۹۔ وشئیوں کو ۱۰۔ جھوٹا۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لیتا ہے - یعنی ہاتھ پاؤں کو نہیں ہلاتا اور کرم نہیں کرتا
مگر دل میں خواہشات کا خیال کرتا رہتا ہے - ایسا آدمی
تیاگی نہیں ہے - بلکہ وُہ مُورکھ اور دھوکے باز ہے ❖

اس کے برعکس

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन ।
कर्मेन्द्रियैः कर्मयोगमसक्तः स विशिष्यते ॥

یستو - اندریانی - منسا - نیمیہ - آربھتے - ارجن
کرم - اندریے - کرم یوگم - آسکتا - سا - وشیشتے　　۳/۷

ترجمہ - جو شخص اندریوں اور من کو روک کر اور پھل کی
خواہش و تعلق چھوڑ کر کرم کرتا ہے - وُہ شریشٹھ یعنی بزرگ
ہے - کرم کرتا ہُوا بھی وہ کچھ نہیں کرتا اور نہ ہی کرم بندھن
میں پڑتا ہے - کرم تو کرتا ہے - مگر کرموں کا بندھن نہیں
پڑتا - ایسا آدمی سچے معنے میں تیاگی ہے اور وہی کرم
یوگی ہے - سنیاسی اور کرم یوگی میں کوئی بھی بھید نہیں
ہے ❖

اگلے شلوک میں پھر فرماتے ہیں ❖

नियतं कुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः ।
शरीरयात्रापि च ते न प्रसिद्ध्येदकर्मणः ॥

نیتم - کرو - کرم - توم - کرم - جیایو - ہی - اکرمنڑا

۱- روک کر ۲- کرم کر ۳- بے تعلق ہو کر ۴- بہتر ۵- کرم نہ کرنے سے -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

شریر - یاترا - اپی - چہ - تے - نہ - پرسدھیت - اکرمنڑا ¹

ترجمہ - اس لئے اے ارجن! تو ہمیشہ شاستر کی ہدایت کے مطابق کرم کرتا چل - کرم نہ کرنے کی بہ نسبت کرم کرنا اچھا ہے - کرم کرنے کے بغیر تو شریر یاترا بھی پورے طور پر نہیں ہو سکتی - شریر یاترا کا مطلب انسانی زندگی کی نشوو نما یا اس کا قائم اور برقرار رہنا ہے - اگر انسان کرم نہ کرے - یعنی کمانا - اور کھانا پینا ترک کردے - تو زندہ بھی نہیں رہ سکتا ٭

پھر فرماتے ہیں ٭

यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ।
तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसङ्गः समाचर ॥

یگیہ - ارتھات - کرمنڑو - انیتر ² - لوکو - ایم - کرم - بندھنا

تد - ارتھم - کرم - کونتیہ - مکت - سنگا - سماچر ⁵

ترجمہ - یگیہ سمجھ کر - پر اُپکار کی خاطر یعنی دوسروں کی بھلائی کے لئے جو کچھ کیا جائے وہ سچا کرم ہے - اور ایسے کرم سے کرم بندھن نہیں ہوتا - خدمتِ خلق کے علاوہ جو کرم کئے جاتے ہیں - وہ آدمی کو کرم بندھن میں ڈال دیتے ہیں - اور اُن کے پھل کرنے والے کو بھوگتے پڑتے ہیں ٭

۱ - سدھ نہیں ہوگی ۲ - کیلئے ۳ - باقی ۴ - تعلق ۵ - اچھی طرح سے کر -

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس لئے اے ارجن ! تُو موہ چھوڑ کر اور یگیہ سمجھ کر کرم کرتا چل

جتنا بھی تجھ سے ہو سکے ۔ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر پر اُپکار کی خاطر کرم کرتا چل ۔ خدمت خلق کے بھاو سے کئے ہوئے کرم یگیہ کہلاتے ہیں ۔ بھگوان کو یگیہ بہت پیارا ہے ۔ بلکہ یہاں تک ہے کہ یگیہ کے اندر ہی بھگوان براجمان ہیں ۔ چنانچہ فرماتے ہیں ۔

"सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ।"

سرو ۔ گتم ۔ برہم ۔ نتیم ۔ یگیے ۔ پرتِشٹھتم ۔

ترجمہ ۔ سرو دیاپک پرماتما ہمیشہ یگیہ (پر اُپکار) میں موجود ہے ؎

اِس واسطے

"ब्रह्मैव तेन गन्तव्यं ब्रह्मकर्मसमाधिना"

برہم ۔ ایو ۔ تین ۔ گنتویم ۔ برہم ۔ کرم ۔ سمادھی ۔ نا

ترجمہ ۔ پرماتما کی خاطر کرم کرنے والا آدمی پرماتما میں ہی سما جاتا ہے ۔ پرماتما کو حاضر ناظر جان کر کرم کرنے والا آدمی ۔ پرماتما کو درشٹی میں رکھ کر کرم کرنے والا انسان ہمیشہ ہی پرماتما سے جُڑا ہُوا ہوتا ہے ۔ اور آخر پرماتما میں سما جاتا ہے ؎

۱۔ سب میں سما جانے والا ۲۔ ٹھہرا ہُوا ہے ۳۔ اُس سے ۴۔ جاتا ہے ۵۔ ٹھہرا ہوا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سجنو! یہ بھگوت گیتا کا اصلی رُوپ ہے۔ جس کو پڑھنے والے عام طور پر سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور کہہ دیتے ہیں ؎

کہ جن پڑھی گیتا   گھر کا ہے کو رکیتا

گھر بار کا چھوڑنا سنیاس نہیں ہے۔ نہ ہی کرم کا تیاگ سنیاس ہے۔ بلکہ نِش کام بھاؤ سے کرم کرتے اور گھر بار رکھتے ہوئے بھی دھن دولت اور بچوں کے موہ میں نہ پھنسنے کا نام ہی سچا سنیاس ہے ؛

شیخ سعدی صاحب کہتے ہیں ؎

چُوں ہر ساعت از تو بجائے رَود دِل۔ بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی
وَرت مال و جاہ است وزرا۱ع وتجارت۔ چو دل با خدائے ست خلوت نشینی

مطلب۔ اگر تیرا دل ہر گھڑی اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے۔ تو تنہائی میں رہتے ہوئے بھی تو اپنے اندر صفائی اور پاکیزگی نہ دیکھے گا۔ اور اگر مال و دولت۔ مرتبہ ہوتے ہوئے بھی تمہارا دل خدا کے ساتھ ہے۔ تو سمجھو کہ تم دُنیا دار ہوتے ہوئے بھی تارک الدنیا یعنی تیاگی ہو ؛

خواجہ حافظ کا شعر ہے ؎

غلام ہمت آنم کہ زیر چرخِ کبود۲
ز ہر چہ رنگِ تعلق پذیرد آزاد است

۱۔ زراعت ۲۔ نیلا آسمان۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مطلب - میں اُس شخص کی ہمت کا غلام ہوں - جو اس
نیلے آسمان کے نیچے گھر بار اور دھن دولت رکھتے ہوئے
بھی اُن کی اُلفت سے آزاد ہے -

دھن دولت بھی ہو - گھر بار بھی ہو - بیوی بچّے
بھی ہوں - مگر ان سے لگاوٹ نہ ہو - اُن میں موہ نہ ہو -
آدمی اُن کو اپنا نہ سمجھ بیٹھے - بلکہ بھگوان کی امانت سمجھ کر
اپنے فرائض ادا کرتا چلے - یہی سچا سنیاس ہے - یہی
کرم یوگ ہے ؞

بھگت کبیر جی کا واک ہے ؛

گریہہ ہی میں جو رہے اُداس[1]　　کہو کبیر ہم تا کو داس

مطلب - جو گھر بار بیوی بچوں والا ہوتا ہُوا بھی بے
تعلق رہتا ہے - میں تو ایسے شخص کا غلام ہوں - کیونکہ
وُہ سچا سنیاسی ہے - سب سے اعلےٰ درجے کا سنیاسی وہی
ہے - گھر بار بھی ہے - بیوی بچے بھی ہیں - مگر اُن میں
لگاوٹ نہیں ہے - اُن سے Attachment کوئی
نہیں ہے ؞

چنانچہ گیان کا رُوپ بتاتے ہوئے بھگوت گیتا کے
تیرہویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں ؛

असक्तिरनभिष्वङ्गः पुत्रदारगृहादिषु ।

۱- گھر میں ۲- بے تعلق

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

नित्यं च समचित्तत्वमिष्टानिष्टोपपत्तिषु ॥

اسکتی - ان بھشونگا - پتر - دار - گرہ - آدیشو
نتیم - چہ - سم - چتوم - اشٹ - انشٹ - اپ - پتیشو

ترجمہ - پتر - استری - گھر اور دھن وغیرہ میں بے تعلقی - اور اچھی اور بری چیز کے ملنے پر یکسانیت - من کی ایسی حالت کا نام گیان ہے - جس شخص کے من کی یہ خوبی ہے - جو ہمیشہ یکساں رہتا ہے وہی گیانی ہے ؞

کرم یوگ کی وضاحت کرتے ہوئے بھگوان کرشن چوتھے ادھیائے میں فرماتے ہیں ؞

تیکتوا - کرم پھل اسنگم - نتیہ - ترپتو - نر آشربا
کرمانڑی - ابھی - پرورتو - اپی - نہ - ایو - کنچت - کروتی - سا ہ

ترجمہ - اے ارجن! جو آدمی کرم کا پھل اور لگاؤ چھوڑ کر کرم کرتا ہے - اور کامیابی و ناکامی پر یکساں مطمئن رہتا ہے - ایسا آدمی کرم کرتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا اور کرم بندھن میں نہیں پھنستا ؞

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ؞

निराशीर्यतचित्तात्मा त्यक्त सर्व परिग्रहः ।

शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥

۱- بے محبت کا نہ ہونا ۲- وغیرہ ۳- بری ۴- حاصل ہونے پر ۵- چھوڑ کر ۶- کرتا ہوا بھی ۷- کچھ نہیں کرتا ہے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نراشی۔ یت۔ چت آتما۔ تیکت۔ سرو۔ پری گرہا
شاریرم۔ کیولم۔ کرم۔ کروَن نہ آپنوتی۔ کلوشم　$\frac{4}{21}$

ترجمہ۔ اے ارجن! جو آدمی پھل کی خواہش کو چھوڑ کر اور اپنے من کو قابو میں کر کے کرم کرتا ہے۔ وہ کرم کرتا ہُوا بھی گناہ سے بالاتر رہتا ہے۔ اور کرم بندھن میں نہیں پڑتا۔ کرم یوگی کو کرم کا پاپ و پُنیہ نہیں لگتا ٭

پھر فرماتے ہیں ٭

यदृच्छालाभसन्तुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः ।
समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वापि न निबध्यते ॥

یدرچھا۔ لابھ سنتُشٹا۔ دوند۔ اتیتو۔ ومتسرا
سما۔ سدھو۔ اسدھو۔ چہ۔ کرتوا۔ اپی نہ۔ نبدھیتے　$\frac{4}{22}$

ترجمہ۔ اے ارجن! جو شخص دُکھ سُکھ اور گرمی سردی کو برابر سمجھتا ہے۔ حسد اور بغض سے بالاتر ہے۔ کرم کا جو بھی پھل ملے۔ اُس پر مطمئن ہے۔ سدّھی و اسدّھی یعنی کامیابی اور ناکامی کو یکساں جانتا ہے۔ ایسا آدمی کرم کرتا ہُوا بھی کرم بندھن میں نہیں پڑتا ٭

جو آدمی کرم تو دل و جان سے کرتا ہے۔ مگر کامیابی و ناکامی سے بے پرواہ رہتا ہے۔ دونوں میں یکساں رہتا ہے۔ ایسا آدمی کرم کرتا ہُوا بھی کرموں کے بندھن میں

۱۔ آشا سے خالی ۲۔ چھوڑ کر ۳۔ پکڑا۔ تعلق ۴۔ پاتا ہے ۵۔ پاپ ۶۔ خواہش کے بغیر ۷۔ پار ۸۔ بغض سے خالی
۹۔ نہیں باندھا جاتا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہیں پڑتا۔ ساری عمر کرم کرنے پر وہ مرنے کے بعد امرتا کو پا لیتا ہے۔ اُسے کرم کے پھل بھوگنے کے لئے پھر دُنیا میں نہیں آنا پڑتا۔ وُہ کرم کرتا ہُوا مرنے کے بعد جنم مرن سے آزاد ہو جاتا ہے ٭

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

کرم یوگ (۳)

کرم کے بنا گیان اور بھگتی ادھورے ہیں

کرم یوگ جیسے مشکل اور انوکھے مضمون کو موہ سے
گھرا ہُوا ارجن اس قدر وضاحت کے بعد بھی نہیں سمجھ
سکا۔ چنانچہ پھر پانچویں ادھیائے کے شروع میں بھگوان
سے سوال کرتا ہے۔ کہ اے بھگوان!

संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि ।
पच्छ्रेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥

سنیاسم۔ کرمنڑام۔ کرشن۔ پُناہ[1]۔ یوگم۔ چہ۔ شنسسی[2]
یت۔ شریے[3]۔ ایتئو۔ ایکم۔ تنمے۔ برُوہی۔ سُو۔ نِشچتم[4] 5/1

ترجمہ۔ اے بھگوان! آپ کبھی تو سنیاس اور نیاگ کی

۱۔ پھر ۲۔ تعریف کرنا ۳۔ بہتر ۴۔ نِشچے سے۔

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اَور کبھی کرم یوگ کی تعریف کرتے ہیں - آپ صاف صاف فرمائیے - کہ ان دونوں میں کونسا مَت (راہِ عمل) بہتر ہے - میرے لئے کیا کرنا مناسب ہے ؛

اس کے جواب میں بھگوان فرماتے ہیں ؛

तयोस्तु कर्मसन्न्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते ।

تیئو - استو - کرم سنیاسات - کرم یوگو - وِشِشتے $\frac{5}{2}$

ترجمہ - اے ارجن ! کرم سنیاس[1] سے کرم یوگ بہتر[2] ہے نِش کام بھاو سے کرم کرنا ہی تیرے لئے موزوں ہے - اِس سے بڑھ کر اَور تیرے لئے کوئی ذریعہ نہیں ہے ؛

اس شلوک کے مقابل میں عوام کے اس خیال کو رکھ کر کہ بھگوت گیتا سنیاس کی تلقین کرتی ہے - میں بُہت ہی حیران ہوتا ہوں - اس شلوک میں تو بھگوان نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ کرم یوگ ، سنیاس سے افضل ہے - مہربانی کرکے لوگوں کو اس شلوک پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے ؛

تیاگی کی تعریف کرتے ہوئے بھگوان کرشن اٹھارہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں ؛

यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ।

۱۔ سنیاس سے ۲۔ بڑھ کر۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یَس۔ تُو۔ کرم پھل۔ تیاگی۔ سا۔ تیاگی۔ اِتّی۔ ابھی۔ دھیتیے ۱۱

ترجمہ۔ اے ارجن! تیاگی وُہ ہے۔ جس نے کرموں کا پھل تیاگ دیا ہے۔ نہ کہ وُہ کہ جس نے کرم کا تیاگ کر دیا ہے ❊

آہ! یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ لوگوں نے تیاگی کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔ بھگوان تو کرموں کا پھل تیاگنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ نہ کہ کرم تیاگنے کی۔ کرم کرنے کی تو وُہ پُرزور اور بار بار تلقین کرتے ہیں۔ یہ ہماری عقل کا قصُور ہے کہ ہم نے اُن کے اُپدیش کو اُلٹا سمجھا ہے۔ اور کرم کے پھل چھوڑنے کی بجائے کرم کرنا ہی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ یہ ہماری سراسر بھُول ہے۔ گیتاگیان کا اُپدیش تو ہر وقت یہی ہے کہ دِل و جان سے کرم کر مگر پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کے کرم کر۔ کیسا ہی قیمتی اُپدیش ہے ❊

صاحبان! کرم کے بغیر گیان اور بھگتی ادھوری ہے جو شخص کرم نہیں کرتا اور صرف بھگتی اور گیان میں رہتا ہے۔ اُس کی مثال ایسے پرندہ کی سی ہے۔ جس کا ایک پر ٹوٹا ہُوا ہے اور جو اسی وجہ سے اُڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح کرم کے بغیر گیانی اور بھگت بھی نامکمل ہیں۔ اور

ا۔ کہتے ہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

برہم کو پراپت نہیں کر سکتے ٭
اِیش اُپ نِشد کا منتر ہے ۔

अन्धं तमः प्रविशन्ति येऽविद्यामुपासते ।
ततो भूय इव ते तमो य उ विद्यायां रताः ॥

اندھم[1] ۔ تما[2] ۔ پرو شنتی[3] ۔ یے[4] ۔ اوِدیام ۔ اُپاستے[5]
تتو ۔ بھُویا ۔ اِو ۔ تے ۔ تمو[6] ۔ یا ۔ اُو ۔ وِدیایام ۔ رتا[7]

ترجمہ ۔ جو فقط اوِدّیا (کرم) کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں ۔ وہ اندھکار (جہالت) میں ہیں ۔ اور اُن سے بڑھ کر اندھکار میں وہ لوگ ہیں ۔ جو صرف وِدّیا (گیان) میں مستغرق ہیں ٭

اگلا منتر ہے ٭

अन्यदेवाहुर्विद्ययाऽन्यदेवाहुरविद्यया ।
इति शुश्रुम धीराणां ये नस्तद्विचचक्षिरे ॥

انیئت ۔ ایو ۔ آہو ۔ ودیّا[8] ۔ انیئت ۔ ایو ۔ آہو ۔ اودیّا
اِتی ۔ شُشرُم[11] ۔ دھیرانام[12] ۔ یے ۔ نستت[13] ۔ وِچ ۔ چکشرے ۱۰

ترجمہ ۔ جو وِدّیا اور اوِدّیا یعنی دُنیا اور پرماتما ۔ کرم اور گیان دونوں کو ساتھ ساتھ نبھاتا ہے ۔ وہی مکمل انسان ہے ۔ اوِدّیا سے اس لوک (دُنیا) کو حاصل کرتا ہے ۔ اور وِدّیا سے پرماتما کو پاتا ہے ۔ اور امر (لافانی) ہو جاتا ہے

۱-۲- اندھکار ۳- جاتے ہیں ۴- جو ۵- اُپاسنا کرتا ہے ۶- زیادہ اندھکار ۷- پھنسے ہوئے ۸- دیگر ۹- گیانی ۱۰- کرم ۱۱- سُنا ہے ۱۲- دانشمند ۱۳- ہمارے لیئے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نِشکام کرم کی مہماں کا ورنن کرتے ہوئے بھگوان گیتا کے بارہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں ؛

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते ।

ध्यानात्कर्मफलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥

شرا - یو - ہی - گیانم - ابھیاسات - گیانات - دھیانم - وشیشئتے

دھیانات - کرم - پھل - تیاگا - تیاگا - شانتم - اننترم ۱۲/۱۲

ترجمہ - اے ارجن ! ابھیاس (مشق) سے گیان برتر ہے گیان سے دھیان اُتم ہے - دھیان سے کرم کے پھل کا تیاگ بڑھ کر ہے - کیونکہ کرم کے پھل کے تیاگ کے بعد فوراً ہی پرم شانتی (سکونِ ابدی) نصیب ہو جاتی ہے ؛

پرم شانتی یعنی تسکینِ قلب ہی انسانی معراج کی آخری سیڑھی ہے - کرم پھل چھوڑ کر کرم کرنے والا انسان ہمیشہ شانت چت رہتا ہے - اسی حالت کا نام ہی پرم گتی ہے ؛

اٹھارہویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں -

न द्वेष्ट्यकुशलं कर्म कुशले नानुषज्जते ।

त्यागी सत्त्वसमाविष्टो मेधावी छिन्नसंशयः ॥

نہ - دویشٹی - اکشلم - کرم - کشلے - نا - انوشجتے

تیاگی - ستو - سم - آوشٹو - میدھاوی - چھن - سنشیا ۱۸/۱۰

۱- بہتر ۲- ابھیاس ۳- وشیش ۴- مکمل ۵- نفرت کرنا ۶- مشکل ۷- آسان ۸- پھنسنا ۹- شدھ بدھی ۱۰- یقین سے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترجمہ۔ جو شخص مشکل کام سے کتراتا نہیں۔ اور دل پسند کام میں پھنستا نہیں۔ اور شُدّھ بھاونا (نیک نیتی) رکھتا ہے۔ ایسا انسان عقلمند اور تیاگی ہے ٭

اگلے شلوک میں تو بھگوان نے یہاں تک کہہ دیا ہے

न हि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषतः ।
यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ॥

نہ۔ ہی۔ دِہ بھرتا۔ شکیم۔ تیکتُم۔ کرمانی۔ اشیشتا
یستو۔ کرم۔ پھل۔ تیاگی۔ سہ۔ تیاگی۔ اِتی۔ ابھی۔ دھی یتے ॥۱۱॥

ترجمہ۔ جسم رکھنے والے انسان کے لئے تو کرم کا تیاگ ہی ناممکن ہے۔ اِس لئے اے ارجن! جو انسان کرم تو تن دہی سے کرتا ہے مگر کرم کے پھل کو تیاگ کر دیتا ہے۔ وہی تیاگی ہے۔ وہی سچّا سنیاسی ہے۔ وہی سچا یوگی ہے ٭

صاحبان! عمل کے بغیر علم کسی کام کا نہیں ٭

شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں ؎

علم چنداں کہ بیشتر خوانی   چوں عمل در تو نیست نادانی

مطلب۔ بجید علم رکھنے پر بھی اگر تجھ میں عمل نہیں ہے۔ تو تُو نادان ہے۔ عمل ہے تو دانائی ہے۔ ورنہ محض لفاظی ہی لفاظی ہے ٭

۱۔جسم دانا ۲۔قابل ۳۔مکمل طور پر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نہ محقق بود نہ دانشمند چار پائے برو کتابے چند
آں تہی مغز را چہ علم و خبر کہ برو ہیزم است یا دفتر

مطلب۔ اگر جانور کی پیٹھ پر کتابیں لاد دیں۔ تو اس سے وہ نہ تو محقق ہو سکتا ہے اور نہ دانشمند۔ اُس بے وقوف کو کیا خبر کہ اُس کی پیٹھ پر لکڑیاں لدی ہوئی ہیں۔ یا کتابیں۔ یہی حال اُس عالم کا ہے۔ جو عمل سے خالی ہے دانشمندوں نے کہا ہے ؎

عالم بے عمل بمثلِ درختِ بے بر

یعنی بے عمل عالم کی مثال بے پھل درخت کی طرح ہے۔ جس درخت کو پھل نہ لگے وہ کسی کام کا نہیں ہے ٭ یہی حال بے عمل عالم کا ہے ٭

؎ عالم بے عمل بمثلِ خانۂ بے در

یعنی بے عمل عالم ایسے گھر کی مانند ہے۔ جس کا دروازہ نہ ہو ٭

؎ عالم بے عمل بمثلِ مُرغِ بے پر

یعنی بے عمل عالم بغیر پروں والے پرندہ کی مانند ہے ٭

آخری مُغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کا شعر ہے ؎

نہ جنہیں عمل اور ہو کتابوں سے لدا پھرتا ظفرؔ اُس آدمی کو ہم تصوّر میں گدھے کہتے ہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یعنی بے عمل عالم بیل سے کسی صُورت میں بہتر نہیں ہے *

سر اقبال کا شعر ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے۔ جنّت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نُوری ہے نہ ناری ہے

مطلب۔ بہشت اور دوزخ عمل سے ہی تو بنتے ہیں۔ انسان پیدائشی طور پر فرشتہ اور شیطان یعنی نیک اور بد کچھ بھی نہیں ہے۔ جیسے اعمال کرتا ہے۔ ویسا ہو جاتا ہے۔ اچھے اعمال سے بہشت اور بُرے اعمال سے دوزخ مل جاتا ہے *

انگریزی کا شاعر لانگ فیلو کہتا ہے:۔

Not enjoyment, and not sorrow,
Is our destined end or way;
But to act that each tomorrow
Finds us farther than today

ترجمہ۔ ہماری منزلِ مقصود خوشی یا غمی نہیں۔ بلکہ عمل کرنا ہی ہماری منزلِ مقصود ہے۔ اِس طرح عمل کرتے ہوئے روز بروز ہم منزل کے قریب ہوتے جائیں گے عمل کرتے چلیں۔ تاکہ کل آج سے بہتر ہوں۔ اور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پرسوں کل سے - اِسی طرح روزانہ کرتے کرتے آخر ترقی کی انتہا پر پہنچ جائیں گے ⁂

انگریزی کا ایک مقولہ ہے ـ

An ounce of action is worth a ton of talk,

ترجمہ - عمل کا ایک تولہ زبانی جمع خرچ کے ایک من سے بھی بڑھ کر ہے ⁂

شیخ سعدی نے اپنی کتاب "بوستان" میں ایک حکائیت لکھی ہے کہ ایران کے ایک تکلا نامی بادشاہ نے ایک روشن ضمیر عارف سے کہا - تخت و تاج اور دُنیاوی جاہ و جلال فناہ ہونے والی چیزیں ہیں - میرا دِل چاہتا ہے ـ

بخواہم بہ کُنج عبادت نشست   کہ دریابم ایں پنج روزے کہ ہست

یعنی میں تخت چھوڑ کر عبادت کے گوشہ میں بیٹھنا چاہتا ہوں تا کہ باقی عمر کا صحیح استعمال کر سکوں ⁂

اُس عارف نے جواب دیا ـ

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست   بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

مطلب - باطن کی پاکیزگی اور عبادت سے مُراد خدمتِ خلق ہے - اس کے سِوا اور کچھ نہیں - تسبیح و مُصلّے[1]

۱- عبادت

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

(آسن) اور گُدڑی یعنی صِرف مالا پھیرنے یا نماز پڑھنے
اور فقیرانہ لباس) پہننے کا نام عبادت نہیں ہے ؛

پھر فرمایا ہے

قدم باید اندر طریقت نہ دم   کہ اصلا ندارد دمِ بے قدم

مطلب۔ صفائی دِل یا عبادت کے لئے عمل چاہیئے بغیر عمل کے زبانی باتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ کرم ہی اصلی بھگتی ہے۔ عمل ہی اصلی عبادت ہے ؛

خواجہ حافظ بھی فرماتے ہیں ؎

شاہ را بہ بوَد از طاعتِ صد سالۂ زُہد
قدرِ یک ساعتِ عمرے کہ درو داد کند

مطلب۔ بادشاہ کے لئے سَو سال عبادت سے وہ ایک گھڑی اچھی ہے۔ جس میں وُہ کسی کے ساتھ انصاف کرتا ہے ؛

سو سال کی عبادت ایک طرف اور انصاف کی ایک گھڑی ایک طرف۔ انصاف کی ایک گھڑی سَو سال کی عبادت سے بڑھ چڑھ کر ہے ؛

سر اقبال کا شعر ہے ؎

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں   بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اُسکا بندہ بنوں گا جسکو   خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھگوان کے بندوں کا سیوک ہی بھگوان کا سچا بھگت ہے ۞

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

کرم یوگ (۴)

اپنا فرض اور مُکتی

کرم یوگ ہی نجات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے بھگوان کرشن بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں ؎

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादयः ।

लोकसंग्रहमेवापि संपश्यन्कर्तुमर्हसि ॥

کرمنڑی۔ ایو۔ ہی۔ سنسدھم۔ آستھتا۔ جنک۔ آدیا

۳/۲۰ لوک۔ شنگرہم۔ ایو۔ اپی۔ سم پشین۔ کرتم۔ ارھشی

ترجمہ۔ اے ارجن! راجہ جنک وغیرہ نے بھی نیش کام کرم سے ہی پرم سدھی کو پراپت کیا تھا۔ اس لئے لوگوں

۱۔ کرم سے ۲۔ سدھی۔ نجات ۳۔ [illegible] ۔ جاہیئے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

کی بہتری کو نظر میں رکھتے ہوئے۔ بغیر پھل کی خواہش کے ہمیں کرم کرنا ضروری ہے۔ اس سے سِدّھی حاصل ہوتی ہے ÷

صاحبان! بھگوت گیتا کا اُپدیش کرنے والے مہاراج شری کرشن جی دوارکا نگری کے راجہ تھے۔ اُپدیش سُننے والے ارجن جی راج پُتر (شہزادہ) تھے۔ اور جنگ مہابھارت کے ہیرو۔ نِشکام کرم کے سلسلہ میں جو مثال پیش کی گئی ہے وہ بھی جنک جی کی ہے۔ جو مِتھلا پوری کے راجہ تھے۔ جنہوں نے راج اور برہم گیان کو ایک ساتھ نبھایا۔ اور آنے والی نسلوں کو یہ کر کے دِکھا دیا کہ راج اور بھگتی۔ راج اور یوگ۔ راج اور برہم گیان ایک دُوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔ ایک دُوسرے کے متضاد نہیں ہیں۔ بلکہ ایک دُوسرے کے موافق ہیں ایک دُوسرے کے ساتھ مِلنے سے اِن کی شوبھا اِن کی چمک اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ خیال کہ بھگوت گیتا دُنیا اور کارِ دُنیا کو چھوڑ دینے کی تعلیم کرتی ہے۔ کتنا غلط اور بے بُنیاد ہے ÷

بھگوت گیتا کے اٹھارہویں اَدھیائے میں برہمن۔ کھتری وَیش اور شُودر کے سوبھاوِک کرموں (فطری اعمال) کا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

بیان کرتے ہوئے بھگوان شری کرشن چندر جی فرماتے ہیں ؎

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः ।

سوائے - سوئے - کرمنی - ابھی - رتا - سم - سدّھم - لبھتے - نرا ۱۸/۴۵

ترجمہ - اپنے اپنے کرم میں لگا ہُوا انسان سدّھی کو پراپت کر لیتا ہے - یعنی روحانی معراج کو پا لیتا ہے ؎

آگے فرماتے ہیں ؎

यतः प्रवृत्तिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम् ।
स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विन्दति मानवः ॥

یتیا - پرورتّ - بھوتانام - ییں - سروم - ادم - تتم
سو کرمنا - تم - ابھیرچ - سدّھم - وندتی - مانوا ۱۸/۴۶

ترجمہ - جس ایشور سے یہ دُنیا پیدا ہوئی ہے - جس سے یہ سارا جگت بھرپور ہے - اُس بھگوان کو اپنے شوبھاوک کرموں (فطری اعمال) سے پُوج کر انسان پرم سدّھی (رُوحانی معراج) کو حاصل کرتا ہے ؎

دوستو ! اس شلوک سے صاف ظاہر ہے - کہ بھگوان کا پُوجن کرم سے ہی ہوتا ہے - اور کوئی طریقہ پرستش کا نہیں ہے - جو شخص دیانت داری سے اپنا فرض ادا کر دیتا ہے - وہ گویا بھگوان کی پرستش کر رہا ہے

۱- اپنے ۲- کرم میں ۳- لگا ہُوا - ۴- آدمی ۵- جس سے ۶- ۷- ویا پت ہے ۸- اپنے کرم سے
۹- اس کو ۱۰- پوج ۱۱- پاتا ہے ۱۲- انسان

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فرض کی ادائیگی ہی بھگوان کی عبادت ہے۔
اسی انداز کا انگریزی زبان کا ایک فقرہ ہے۔

Work is worship.

یعنی اپنے فرض کی ادائیگی ہی بھگوان کا پوجن ہے
چنانچہ بھگوان پھر فرماتے ہیں ؛

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥

شریان - سودھرمو - وِگُنا - پر - دھرمات - سُو - نشٹھتات
سوبھاو - نیتم - کرم - کُروَن - نہ - آپنوتی - کل - بِشم

ترجمہ - اے ارجن! دوسرے کے دھرم سے اپنا دھرم اچھا ہے۔ چاہے ظاہرا طور پر دوسرے کا دھرم اچھا اور اپنا بُرا ہی کیوں نہ دکھائی دے ؛

یہاں دھرم سے مراد ہندو مذہب یا اسلام یا عیسائیت وغیرہ نہیں ہے۔ بلکہ برہمن دھرم۔ کھشتری دھرم۔ ویش دھرم اور شودر دھرم ہے۔ اور دھرم لفظ کا مطلب یہاں فرضِ منصبی یعنی ڈیوٹی ہے۔ تو اس شلوک کا اصلی مطلب یہ ہے۔ کہ برہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر ہر ایک کے لئے اپنے اپنے فرائض دوسروں کے فرائض سے بہتر ہیں اگر شودر اپنے کام کو حقیر سمجھ کر برہمن کا کام اختیار کرنے

۱۔ بہتر ۲۔ اپنا کرم ۳۔ گنوں سے خالی ہو۔ پرایا کرم ۵۔ اچھا ۶۔ کرتے ہوئے ۷۔ نہیں پاتا ۸۔ پاپ کو

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی خواہش کرتا ہے۔ تو یہ اُس کی نادانی ہے۔ ادنےٰ و اعلےٰ یا اُونچ نیچ کا معیار کام کی نوعیت نہیں بلکہ نیت ہے۔ اگر شُودر اپنے کام کو نیک نیتی سے انجام دیتا ہے۔ تو پرماتما کی نظر میں اُس کا رُتبہ اس برہمن اور کھشتری سے بالاتر ہے۔ جو اپنے فرائض کو دیانتداری سے نہیں بجا لاتے ؞

بعینہٖ یہی بات تیسرے ادھیائے کے پینتیسویں شلوک میں بھی بھگوان نے کہی ہے ؞

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥

شریہ۱ے۔ یان۔ سُودھرم۲و۔ وِگُنا۳۔ پردھرم۴ات۔ سُونشٹھ۵ات
سُودھرمے۔ ندھن۶م۔ شریہ۔ پردھرما۔ بھیا۔ وہا ۳/۳۵

ترجمہ۔ پرایا دھرم آسان اور دل پسند نظر آنے پر بھی اُس کی بہ نسبت اپنا دھرم اچھا ہے۔ خواہ یہ ظاہرا طور پر بُرا ہی کیوں نہ نظر آئے۔ اپنا فرض پُورا کرتے ہوئے مر جانا بہتر ہے۔ دوسرے کا فرض خوف پیدا کرنے والا ہے ؞

انسان کو چاہیئے کہ اپنی ڈیوٹی پُوری کر دیوے اپنے فرض منصبی کو ادا کر دیوے۔ اِس بات کا خیال دِل

۱۔ اچھا ۲۔ اپنی ڈیوٹی ۳۔ گن سے خالی ۴۔ پرائی ڈیوٹی ۵۔ اچھی ۶۔ موت ۷۔ خوف دینے والا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں ہرگز نہ لاوے۔ کہ اُس کا کرم اُونچا ہے یا نیچا۔ نیچے سے نیچا کرم بھی دیانتداری و محنت سے کرنے پر اُونچے سے اُونچا ہو جاتا ہے ؂

اپنے فرض کی ادائیگی کو انگریزی کے مشہور شاعر ٹینی سن Tennyson نے یُوں سراہا ہے ؂

Not once or twice in our rough island story;
The path of duty was the way to glory:
He that walks it, only thirsting
For the right and learns to deaden
Love of self, before his journey closes,
He shall find the stubborn thistles bursting
Into glossy purples, which outredden
All voluptuous garden roses.

ترجمہ۔ جزائر برطانیہ کی تاریخ سے جو کہ نشیب و فراز سے پُر ہے۔ یہ بات بخوبی واضح ہے کہ فرض کی ادائیگی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کا راستہ ہی عظمت و شہرت کا راستہ ہے - جو اِس راستے پر چلے گا - اور محض صداقت کے حصول کی غرض سے چلے گا - اور خودی کو مٹا دے گا - تو وہ منزل کے ختم ہونے سے پہلے ضرور دیکھے گا - کہ اُس کے راستے میں جو سخت اور نوکیلے آزار دِہ کانٹے تھے وہ پھُول بن گئے ہیں اور پھُول بھی ایسے پھُول کہ جن کی رعنائی اور شادابی بہشت کے پھُولوں پر بھی خندہ زن ہے ÷

اپنے فرض کو دِل و جان سے اور دیانت داری سے ادا کر دینے والے انسان کا انجام ضرور اچھا ہوگا - اس میں ذرہ بھی شک کی گنجائش نہیں ہے - اور دانا وہی ہے جو انجام پر ہی نظر رکھتا ہے ÷

چنانچہ بھگوان شری کرشن چندر جی ارجن کو لڑنے اور کرم یوگ کی تلقین کرتے ہوئے بھگوت گیتا کے آخر میں پھر فرماتے ہیں ÷

सर्वकर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रयः ।
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम् ॥

سروٗ - کرمان - اَپی - سدا - کُروانو - مدٔ - ویپا - شریا
مت - پرسادات - اواپنوتی - شاشوتم - پدم - اویئم ۱۸/۵۶

۱- سب ۲- کرموں کو ۳- کرتا ہوا ۴- مجھ ۵- آشرا لیکر ۶- میری کرپا سے ... پائیگا ۹- ہمیشہ ۱۰- درجہ - لافانی -

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترجمہ - اے ارجن ! تو میرا دامن پکڑ کر ہمیشہ نِش کام بھاؤ سے سب کاموں کو کرتا چل - ایسا کرتا ہُوا تو میری مہربانی سے پرم اوناشی پَد (لافانی درجہ) کو پائے گا - یعنی کرم کرتا ہُوا تو مکتی کو پا جائے گا ÷

پھر فرماتے ہیں ÷

मच्चित्तः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ।
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनङ्क्ष्यसि ॥

مت - چِتا[2] - سَرو[3] - دُرگانی[4] - مت - پرسادات[5] - ترشیَسی[6] اتھ[7] - چیت[8] - توم - اہنکارات[9] - نہ - شروشیسی[10] - وننکھشیَسی[11] $\frac{18}{58}$

ترجمہ - اے ارجن ! مجھ میں دِل لگانے سے یعنی میرا کہنا ماننے سے تُو تکالیف کے سب پہاڑوں کو میری عنایت سے پار کر جائے گا - اَور اگر تو اپنی مرضی پر چلتا ہُوا میرا کہنا نہیں مانے گا - تو برباد ہو جاوے گا ÷

یعنی اے ارجن ! میرا کہنا مان کر تُو جنگ میں کُود پڑ - تمہیں کوئی بھی مشکل نہ آئیگی - اور جو مشکل آئے گی بھی - وہ بھی میری عنایت سے تیرے لئے آسان ہو جائیگی - تُو میرا کہنا مان - اس میں تیری بہتری ہے - اگر تُو ضد کی وجہ سے میرا کہنا نہ مانے گا - اور جنگ سے کترا جائے گا - تو برباد ہو جائے گا - اس میں کوئی شک

[1] مجھ میں [2] چِت لگانے سے [3] سب [4] مشکلات [5] کرپا سے [6] تر جائیگا [7] اگر [8] تُو [9] اہنکار سے [10] سُنیگا [11] ناش ہو جائیگا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کی گنجائش نہیں ہے *

خلاصہ یہ کہ انسان کو ضرور کرم کرنا چاہیئے - بندش فقط یہی ہے کہ آسکتی (لگاوٹ) اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرے - مگر افسوس ہے کہ ہماری عقل اُلٹی ہو گئی - چھوڑنی تھی پھل کی خواہش - لیکن ہم نے سرے سے کرم کرنا ہی چھوڑ دیا - کرم کرنے کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کیا پرمان (دلیل) چاہیئے - کہ ترلوکی (کائینات) کے مالک ہوتے ہوئے بھی خود بھگوان کرشن جی نے کرم کیئے - اور ارجن سے پھینکا ہُوا دھنش پھر سے اُٹھوا کر اُس سے زبردست جنگ کرائی - پھر سمجھ نہیں آتی کہ لوگ کیونکر یہ کہتے ہیں کہ بھگوت گیتا ترکِ دُنیا یا سنیاس کا سبق دیتی ہے - بھگوت گیتا کا اصلی اُپدیش ہے کہ سنیاسی من والا ہو کر - تیاگی من والا ہو کر دِل و جان سے کرم کرنا - اسی کا نام ہی کرم یوگ ہے - حق تو یہ ہے کہ کرم یوگ کی تلقین جس قدر پُر زور انداز میں بھگوت گیتا کرتی ہے - اس کی مثال اور کسی شاستر میں نہیں پائی جاتی - اِسی لئے تو بھگوت گیتا کو کرم یوگ شاستر کہا گیا ہے *

اسی واسطے تو مہاتما گاندھی جی کا فرمان ہے - کہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بھگوت گیتا کا مرکزی مسئلہ کرم یوگ ہے۔ بھگتی اور گیان وغیرہ کو اُس کے گرداگرد بطور سجاوٹ کے چُنا گیا ہے۔ گیتا روپی مالا کا مرکزی اور سب سے قیمتی ہیرا کرم یوگ ہی ہے ٭

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

گیتا بھگوان کا ہردا ہے

پیارے بھائیو! میں نے آپ کے سامنے اختصار کے ساتھ بھگوت گیتا کی تعلیم کو بیان کر دیا ہے۔ اور اُس کے خاص خاص اُپدیشوں یعنی سکم بُدھی (عقل قائم یا دُکھ سُکھ کو برابر سمجھنا) آننیہ अनन्य بھگتی (یکسُو عبادت) اور کرم کوشل (پھل یا صِلہ کی خواہش چھوڑ کر دیانتداری اور ہوشیاری سے اپنے فرائض کو سرانجام دینا) پر بھی اپنی لیاقت کے مطابق روشنی ڈال دی ہے ۔

بھگوت گیتا ایک بیش بہا رتن ہے۔ اپنے رنگ میں ایک بے مثال دھرم پُستک ہے۔ اِس کے اندر رموزِ معرفت کو مکمل طور پر اور نہایت دِل نشین پیرایہ میں کھولا

گیا ہے - زیادہ کیا کہوں - یہ ایک اکسیر رُوحانی ہے
جو جیو کو برہم بنا دیتی ہے ؛
اِس کی شان میں کہا گیا ہے ؛

ज्ञानेष्वेव समग्रेषु गीता ब्रह्म स्वरूपिणी ।

گیان۱ ایشو - ایو - سمگریشو۲ - گیتا - برہم - سروپ۳ فی
یعنی سب گیانوں میں گیتا برہم کا سروپ ہے ؛
جو شخص روزانہ گیتا کا پاٹھ کرتا ہے - وہ انسان
نہیں بلکہ دیوتا ہے ؛
شاستروں میں گیتا کی مہماں کا اس طرح ورنن کیا
گیا ہے

मलनिर्मोचनं पुंसां जलस्नानं दिनेदिने ।

सकृद्गीताम्भसि स्नानं संसारमलनाशनम् ॥

ملنِ۴ - نرموچنم۵ - پنسام۶ - جل - سنانم - دِنے - دِنے
سکرت - گیتا - امبھسی - سنانم - سنسار - مل - ناشنم
ترجمہ - جسم تو جب صاف رہ سکتا ہے - اگر روزانہ غسل
کیا جائے - لیکن گیتا رُوپی گنگا میں ایک دفعہ ڈبکی لگانے
سے من کی جنم جنمانتروں کی میل یکسر دُور ہو جاتی ہے
اور من شُدھ اور صاف ہو جاتا ہے ؛
اِس لئے جو شخص دُرلبھ۸ مَنش جنم کو پا کر بھی بھگوت

۱۔ گیانوں میں ۲۔ سب میں ۳۔ برہم کا سروپ ۴۔ میل ۵۔ دُور کرنا ۶۔ انسان ۷۔ نیک کرم کرنے
والے ۸۔ مشکل سے ملنے والے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گیتا کا پاٹھ نہیں کرتا یا اُس کا پاٹھ نہیں سُنتا۔ اُس کا جنم بے کار ہے۔ وہ گویا اپنے ہاتھ میں آئے ہوئے امرت کو چھوڑ کر زہر پی رہا ہے ؞

خود بھگوان بھگوت گیتا کی شان میں یوں فرماتے ہیں ؞

गीता मे हृदयं पार्थ गीता मे ज्ञान मुत्तमम् ।

गीता ज्ञानं समाश्रित्य त्रिलोकीं पालयाम्यहम् ॥

گیتا۔ مے۔ ہردیم۔ پارتھ۔ گیتا۔ مے۔ گیانم۔ اُوتم

گیتا۔ گیانم۔ سم۔ آشرِتیہ[1]۔ ترلوکیم[2]۔ پالیامی[3]۔ اہم[4]

ترجمہ۔ اے ارجن! گیتا میرا ہردیہ (دِل) ہے۔ یعنی میں نے اپنا دِل نکال کر گیتا کی تعلیم میں رکھ دیا ہے۔ گیتا میرا اعلےٰ سے اعلےٰ گیان ہے۔ اَور اسی گیتا گیان کے سہارے میں کل کائنات کا نظام قائم رکھتا ہوں ؞

پیارے دوستو! بھگوت گیتا پیغام عالمگیر ہے۔ اِس کا کسی خاص جماعت یا فرقہ سے تعلق نہیں بلکہ یہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ یہ امرت۔ یہ آبِ حیات ہر متلاشی حق کے لئے ہے۔ ہر جگیاسو کے واسطے ہے۔ سب کے لئے یکساں ہے۔

۱۔ سہارا لے کر ۲۔ ترلوکی۔ کائنات ۳۔ پالتا ہوں ۴۔ میں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صداقت ایک اور ہے۔ اور بھگوت گیتا اُسے پُورے طور پر ظاہر کرتی ہے۔ جب بھگوان کرشن جی یہ فرماتے ہیں۔ کہ میں یُگ، یُگ میں (عہد بہ عہد) دھرم کی رکھشا کے لئے جنم لیتا ہوں۔ تو وہ دھرم کا کوئی خاص نام نہیں لیتے۔ یعنی ہندو دھرم۔ سناتن دھرم یا سماج دھرم نہیں کہتے۔ بلکہ دھرم۔ یعنی خالص دھرم جو بھگوان کو بہت پیارا ہے۔ اور جس کی رکھشا کے لئے بھگوان خود بھی جنم لینے تک کی تکلیف کو گوارا کر لیتے ہیں ؂

دھرم ایک ہے۔ لیکن اُسے دُنیا کے اندر مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے ؂

رگ وید کا ایک منتر ہے ؂

'एकं सद्विप्राः वहुधा वदंति'

ایکم۔ سَت۔ وِپرا۔ بہودھا۔ وَدنتی

ترجمہ۔ سچائی ایک ہے۔ لیکن مہاپُرشوں یعنی برگزیدہ انسانوں نے اُسے کئی طریقوں سے ظاہر کیا ہے۔ طرزِ ادا مختلف ہے۔ مگر اصلیت ایک ہے

"Truth is one, sages call it variously"

ترجمہ۔ صداقت ایک ہے۔ لیکن مہاتماؤں نے اِسے

۱۔ سچائی ۲۔ بُدھیمان ۳۔ بہت طرح سے ۴۔ کہتے ہیں۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مختلف طریقوں سے ادا کیا ہے ؛
انگلستان کے مشہور فلسفی ادیب جارج برنارڈ شا کہتے ہیں ؛

There is only one religion though there are hundred versions of it.
"Shaw"

ترجمہ۔ مذہب ایک ہے۔ لیکن اس کے طرز بیان سینکڑوں ہیں ؛

مولانا حالی کا شعر ہے ؎

ملتیں رستوں کے ہیں سب ہیر پھیر
سب جہازوں کا ہے لنگر ایک گھاٹ

چنانچہ بے سمجھ لوگوں نے رستوں کو ہی منزل مقصود سمجھ کر مختلف قوموں کے درمیان فتنہ و فساد کی بنیاد ڈال دی ہے ؛

خواجہ حافظ نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یعنی مذہب کے نام پر باہمی جھگڑنے والے قابل معافی ہیں۔ کیونکہ حقیقت کا تو انہیں علم نہیں ہے۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انہوں نے من گھڑت قصّے اور افسانے بنا لیئے ہیں۔ اور اور انہی قصّوں اور افسانوں پر لڑ رہے ہیں۔

ایک اور فارسی کا شعر ہے ؎

از تعصب کاسئہ شیخ و برہمن شُد جُدا
ورنہ در مے خانہ یک ساقی است. یک جام است و بس

ترجمہ۔ تعصب سے شیخ اور برہمن یعنی ہندو اور مسلمان جُدا جُدا ہو گئے ہیں۔ ورنہ شراب خانے میں ایک ساقی اور ایک پیالے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ دُنیا ایک شراب خانہ ہے۔ جس میں پرماتما طرح طرح کے رُوپ دھار کر اپنی کھیل کھیل رہا ہے۔ آنکھ کھُلنے کی دیر ہے۔ پھر ہندو مسلمان کا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ پھر تو ایک وہی۔ ایک وہی۔ ایک وہی نظر آتا ہے ؎

مشہور پنجابی عارف بُلّھے شاہ صاحب فرماتے ہیں

دُوئی دُور کرو کوئی شور نہیں   ایہہ تُرک ہندو کوئی ہور نہیں

ترجمہ۔ اے انسان! دِل سے دُوئی کو دُور کر دے۔ پھر کوئی جھگڑا نہیں رہتا۔ یہ جو ہندو اور مسلمان تمہیں جُدا جُدا نظر آ رہے ہیں۔ یہ در اصل ایک ہی ہیں۔ مختلف نہیں ہیں۔ گویا ایک بجلی کے اُوپر مختلف بلب

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

لگے ہوئے ہیں ؎

آگے کہتے ہیں ؎

سب سادھ کہو۔ کوئی چور نہیں   ہر گھٹ[۲] وِچ آپ سمایا ہے

ترجمہ۔ سب آدمی سادھ ہیں۔ اِن میں کوئی بھی چور نہیں ہے۔ ہر ایک شخص کے دِل میں پرماتما سمایا ہوُا ہے۔ کوئی بھی اُس کے نُور سے خالی نہیں ہے ؎

آخیر میں کہتے ہیں ؎

ٹُک بوجھ کون چھپ آیا ہے   کِس بھیکھ[۳] بھیکھ وُٹایا ہے

ترجمہ۔ اے انسان! ذرا سوچ کہ ان شکلوں کے اندر کون چھُپا بیٹھا ہے۔ کِس بھروپیئے نے رُوپ بنائے ہوئے ہیں مُراد یہ ہے کہ سب میں اُسی قادر مطلق کا ہی جلوہ ہے ؎

اِسی خیال کو پھر دوسری ...یت ... یوں ادا کرتے ہیں ؎

کہتے رامداس۔ کہتے فتح محمدؐ۔ ایہو قدیمی شور مِٹ گیا دوہاں دا جھگڑا۔ نِکل پیا کوئی ہور میری بُکل دے وِچ چورنی۔ میری بُکل دے وِچ چور۔

ہندی زبان کے مشہور شاعر گردھر کوی راے ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

۱۔ شریف ۲۔ دِل ۴۔ ذرا ۵۔ بھروپیا ۶۔ تبدیل کرنا ۷۔ بغل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پھانسی تب لگ مذہب کی۔ جب لگ ہوت نہ گیان
مذہب پھانس ٹوٹے جبھی۔ پاوے پد نربان[۱]
پاوے پد نربان۔ نرنجن[۳] ماہنہ[۴] سماوے
جنم مرن کو کاٹ پھر وہ جُون نہ آوے
کہے گردھر کوی[۵] رائے بودھ[۶] بن بھرمے چوراسی
جب لگ ہوت نہ گیان مذہب کی تب لگ پھانسی

ترجمہ۔ جب تک حقیقت کا گیان نہیں ہوتا۔ تب تک مذہب کی پھانسی لگی رہتی ہے۔ جب انسان نروان یعنی مُکتی حاصل کر لیتا ہے۔ تب مذہب کی پھانسی ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر آدمی نرنجن نارائن میں سما جاتا ہے۔ اور جنم مرن کے چکر سے چھوٹ جاتا ہے۔ گردھر کوی رائے کہتا ہے۔ کہ گیان کے بغیر چوراسی لاکھ یونیوں میں گھومتا رہتا ہے۔ جب گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ تب مذہب کے سب جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں ؞

مولانا روم فرماتے ہیں ؞

تُو چہ دانی سرّ حق را اے للی — تُو گرفتارِ ابو بکر و علی

مطلب۔ اے نادان بچے! تُو رازِ حقیقت کو کیا جانے تُو تو ابوبکر و علی یعنی شیعہ اور سُنّی کے جھگڑوں میں

۱۔ درجہ ۲۔ نروان۔ مُکتی ۳۔ بھگوان ۴۔ میں ۵۔ شاعر ۶۔ گیان ۷۔ گھومتا ہے۔ ۸۔ چوراسی لاکھ یونیاں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پھنسا ہُوا ہے ؛

مذہب کے نام پر لڑنے والوں کے متعلق مولانا صاحب کا ارشاد ہے ؛

جنگِ حمالاں برائے بارِ بیں	ایں چنیں است اجتہادِ کارِ دیں

مطلب۔ جیسے کہ قُلی یا مزدُور بوجھ اُٹھانے کے لئے آپس میں لڑتے ہیں۔ ٹھیک یہی حالت مذہبی جنگ و جدل کرنے والوں کی ہے۔ مذہب کے نام پر لڑنے والوں کا درجہ قلیوں سے کسی صُورت میں بہتر نہیں ہے ؛

مولانا صاحب نے اس باب میں ایک دلچسپ حکایت بھی مثنوی معنوی میں بیان کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چار فقیر جن میں ایک فارسی۔ دوسرا ترک تیسرا رُومی اور چوتھا عرب تھا۔ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ جھگڑے کی وجہ یہ تھی۔ کہ کسی آدمی نے اِن چاروں کو مشترکہ طور پر ایک سِکّہ دیا تھا۔ وہ اس سکّے سے اپنی اپنی خواہش کے مطابق کھانے کی چیز خریدنا چاہتے تھے۔ فارسی انگور۔ ترک اوزم۔ رومی استافیل۔ اور عرب عنب لینا چاہتا تھا۔ اوزم، استافیل اور عنب بھی انگور کے ہی نام ہیں۔ مگر چونکہ وہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایک دوسرے کی زبان سے ناواقف تھے۔ اِس لئے باہم لڑ رہے تھے۔ ہر ایک اِس بات پر مُصر تھا کہ میری چیز ہی خریدی جائے۔ اتنے میں ایک آدمی وہاں سے گذرا۔ جو فارسی ترکی رومی عربی چاروں زبانوں کو جانتا تھا۔ اُس نے جو یہ ماجرا دیکھا۔ تو اُن کو کہا کہ مجھے رقم دو۔ میں تم چاروں کی حسب منشا چیزیں لے آتا ہوں۔ چنانچہ وُہ رقم لے کر بازار سے انگور خرید لایا۔ جسے دیکھ کر چاروں فقیر باغ باغ ہو گئے اور ہر ایک نے چلّا کر کہا کہ ہاں! ہاں! مجھے یہی چیز چاہیئے تھی ؛

تو مولانا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مذہبی جھگڑا کرنے والوں کی حالت بھی اس طرح ہے۔ یہ صرف لفظوں اور اصطلاحوں کی تفریق پر لڑ رہے ہیں۔ حقیقت تو ایک ہی ہے ؛

چنانچہ فرماتے ہیں ؎

ہندیاں را اصطلاحِ ہند مدح سندھیاں را اصطلاحِ سندھ مدح

مطلب۔ ہندیوں کو ہندی اصطلاح پسند ہے۔ اور سندھیوں کو سندھی اصطلاح۔ مگر ان دونو کی اصطلاحیں مختلف مختلف ہیں ؛

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چنانچہ پھر فرماتے ہیں ؎

در گذر از نام و بنگر در صفات
تا صفا تت رہ نماید سُوئے ذات

مطلب - اے انسان! نام کو چھوڑ کر خوبیوں کو دیکھ تاکہ خُوبیاں تیری رہنمائی ذات کی طرف کریں ۔

یعنی خدا کے مختلِف ناموں کے جھگڑے میں نہ پڑو۔ اس کے اَوصاف پر دھیان دو۔ تاکہ اس طرح تجھے اس کی حقیقت معلوم ہو ۔

صاحبان! حقیقت کا رُوپ دکھانے کے لئے بھگوت گیتا سے بڑھ کر اور کوئی پُستک نہیں۔ اور یہ بلا امتیاز مذہب و مِلّت ہر فرد بشر کو دعوت دیتی ہے کہ میری شرن میں آ کر نجات حاصل کرے ؎

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

ہر متلاشیٔ حق کو۔ ہر جگیاسُو کو بھگوت گیتا دعوت دے رہی ہے کہ میری شرن میں آؤ۔ میری ہدایت حاصل کرو۔ اَور میری ہدائیت پر عمل پیرا ہو کر حیاتِ جاوداں حاصل کرلو ۔

اوم تت ست

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شری پرماتمنے نمہ

انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب سے خطاب

آخر میں میرا خطاب انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب سے ہے۔ جو اپنی علمیت پر نازاں ہیں۔ اور دہرم کا تمسخر اُڑایا کرتے ہیں۔ گویا اُن کے نزدیک دہرم جاہلوں کا شیوہ ہے۔ یہ اُن کا خیال سراسر غلط ہے۔ اور وُہ یکسر تاریکی میں ہیں۔ دھرم سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی چیز نہیں۔ دھرم کے بغیر انسان ایسے ہیں۔ جیسے رُوح کے بغیر جسم ؛

ہمارے انگریزی تعلیم یافتہ بھائی اگر چاہیں۔ تو خود دھرم کی مثال بن کر دُوسروں کی رہبری کر سکتے ہیں ؛ بھگوت گیتا میں آیا ہے۔

३/२१ यद्या चरति श्रेष्ठस्तत्त देवेतरी जनः
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

یت۔ ییت۔ آچرتی۔ شرشٹھسیہ۔ ننت۔ ننت۔ الیو۔ ایترو۔ جنا
سا۔ ییت۔ پرمانم۔ کروشتے۔ لوکس۔ ننت۔ انو ورنتتے ۳/۲۱

ترجمہ۔ جس طرح بڑے آدمی کرتے ہیں۔ عوام بھی انہیں کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ جس بات کو وہ پرمان (سند) مان لیتے ہیں۔ عام لوگ بھی اُسی پر یقین رکھتے ہیں۔ اور ویسا کرتے ہیں +

آج کل انگریزی داں ہی ملک اور سوسائٹی میں فضیلت رکھتے ہیں۔ وہی سب کے لیڈر ہیں۔ اگر وہ دھرماتما ہو جائیں۔ تو ساری سوسائٹی ہی دھرماتما بن جائے +

مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے انگریزی خواں بھائی خود دھرم کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ وہ دوسروں کی بھلائی کیا کریں گے ؎

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

یعنی جو خود گمراہ ہے۔ وہ دوسروں کو کیا رستہ دکھائے گا +

پیارے بھائیو! آرین تہذیب لاکھوں سال کے تجربات کا نچوڑ ہے۔ ہندو شاستر ہمارے رشیوں اور

۱۔ جیسے جیسے ۲۔ آچرن کرنا۔ چلنا ۳۔ چیدہ انسان ۴۔ ویسے ویسے ۵۔ دوسرے ۶۔ آدمی
۷۔ پرمان [illegible]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جنموں کے لاتعداد جنموں کی کمائی کا نتیجہ ہیں۔ مگر نہایت افسوس ہے ہم عقل کے اندھوں پر جو کہ اِن بیش بہا گوہروں کو بے قیمت سمجھ رہے ہیں ٭

سچ ہے ؎

قدرِ زر زرگر بداند۔ قدرِ جوہر جوہری

یعنی جوہر کی قدر جوہری ہی کرتا ہے ٭

جب قوم میں جوہری ہی نہ رہے۔ تو ہمارے شاستر رُوپی جواہر کو کون پُوچھے؟ ہماری آنکھوں کو تو یُورپ کے جھُوٹے ہیروں کی ظاہری آب و تاب نے فریفتہ کر رکھا ہے

بقول اقبال ؎

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھُوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

یعنی مَوجُودہ تہذیب کی ظاہری چمک آنکھوں کو چُندھیا دینے والی ہے۔ مگر خیال رہے کہ اس میں جھُوٹے نگ جڑے ہوئے ہیں ٭

آج کل جو کچھ یُورپ میں ہو رہا ہے۔ وہ اس تہذیب کے اصلی رُوپ کو صاف ظاہر کر رہا ہے۔ ہوسِ ملک گیری کی آڑ میں ہزاروں معصُوم جانوں کو تلف کیا جا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رہا ہے۔ کیا تہذیب اِسی کا نام ہے ؂
دیکھیئے۔ خود یورپ والے جن کی تہذیب پر آپ
بے طرح لٹّو ہو رہے ہیں۔ ہندو تہذیب اور ہندو
فلاسفی کے متعلق کیا کہتے ہیں ؂

"The writers of Indian philosophy will survive when the British Dominion in India will have ceased to exist: when the sources which it yields of wealth and power are lost to remembrance

ترجمہ۔ برٹش راج تو ایک دن ہندوستان میں ختم ہو جائے گا۔ مگر ہندو فلسفہ کبھی بھی نہ مٹے گا۔ اُس زمانہ میں جب کہ انگلستان والوں کے دِلوں میں اپنی طاقت اور دولت کے سرچشمہ یعنی ہندوستان کی یادتک بھی نہ رہیگی لیکن ہندو فلسفہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ یہ کبھی بھی مٹنے والا نہیں ہے ؂

فرانس کے نامور ادیب اَور فلاسفر والٹیر (voltaire) کا ارشاد ہے کہ وید ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جس کے لئے مغرب کو مشرق کو مشکور ہونا چاہیئے ؂

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گی گالٹ Geegault نامی یوروپین فلاسفر کہتے ہیں "وید بنی آدم کے تمام اعلےٰ خیالات کا سرچشمہ ہے"

مشہور جرمن فلاسفر میکس مولر (Max muller) فرماتے ہیں۔" انسان نے جو اعلےٰ سے اعلےٰ علمیت حاصل کی ہے۔ اس کا مطالعہ ویدوں کے سوا دُنیا کے اَور کسی پُستک میں نہیں مِلتا"

یہی صاحب اُپ نشدوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"The Up nashids are the sources of the veaant philosophy, a system in which human speculation seems to me to have reached its very acme."

ترجمہ۔ اُپ نشد ویدانت فلسفہ کا منبع ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ویدانت فلسفہ انسانی تخیّل کا معراج ہے

ایک اَور جرمن فلاسفر شوپن ہار (Schopen hauer) فرماتے ہیں۔

"In the world there is no study

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

so beneficial and so elevating as that of Upnashids....
(they) are a product of the highest wisdom .... it is destined sooner or later to become the faith of the people."

ترجمہ۔ دُنیا کے تمام لٹریچر میں اُپ نِشد کے برابر اَور کوئی کتاب نہیں جو انسان کو اس قدر روحانی بلندی پر لے جا سکے۔ پروازِ عقل کی حد یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ ایک دِن ایسا ضرُور آئے گا۔ جب ساری دُنیا اِس پر ایمان لائے گی ؎

Revd. Arthure. Massey ریورنڈ آرتھر میسی
ایک انگریز فاضل کہتے ہیں :۔

"The basis of India's civilization is the spiritual, the within, the unseen and real; all else. is evanescent and therefore of secondary importance. The western world on the other hand

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

is all for the outer, the tangible, the seen and transitory. She has even prostituted science in the service of destroying human and animal life. India aims at loyalty to her highest religious traditions; but the west alas! although professing a religion of love and self abnegation totally ignores it whenever it suits her purpose, which is so often that one is forced to wonder whether religion has any hold upon her at all. The secret of India's devotion to her religious ideals may be found in the Bhagavad gita, which is an epitome of the vedas in simple, harmonized

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

and humanized form.

It contains a fount of inexhaustible wisdom based upon profound religious experiences. Many seriously inclined Westerners, appalled at the materialism of the day, are turning to the East for enlightenment, many of whom have found light and repose in the Gita. My own pocket edition of the wonderful Hindu poem (W. Q. Judge's renderng) is dated in my handwriting 1896 and has ever since been my constant "Guide, philosopher and friend."

ترجمہ۔ ہندوستانی تہذیب حقیقی تہذیب ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد روحانیت پر ہے۔ ہندو تہذیب کی نظر میں روحانیت کے علاوہ اور جو کچھ ہے وہ تمام فانی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کمتر اور ہیچ ہے۔ اس کے برعکس مغربی تہذیب ظاہریت اور مادیت پر مبنی ہے۔ مستقل و اصلی یعنی رُوحانی بہتری سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اہلِ مغرب نے اپنی ذہنی ترقی یا کمالاتِ سائنس کا نہایت بُرے طریقہ سے استعمال کیا ہے۔ ان کی نگاہ میں سائنس فقط انسانی اور حیوانی زندگیوں کے تلف کرنے کا ذریعہ ہے ہندوستان اپنے انتہائی بلند مذہبی اصولوں پر ہمیشہ عمل پیرا رہا ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یُورپ زبانی طور پر تو بہت کہتا ہے۔ کہ میرا مذہب محبت و ایثار ہے۔ مگر عمل کے وقت ان باتوں کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور ہمیشہ اس کی یہی روش رہی ہے۔ یہاں تک کہ مجھے حیرت ہے کہ اس کا واقعی کوئی مذہب ہے بھی یا نہیں۔ ہندوستان کی اس عملی صداقت کا راز بھگوت گیتا کی تعلیم میں ہے۔ جو کہ ویدوں کا نچوڑ ہے۔ اور سادہ۔ دلکش اور نفیس نظم کی صُورت میں ہے ؛

بھگوت گیتا اس لازوال اور کبھی بھی نہ ختم ہونے والی دانشمندی و بصیرت کا سرچشمہ ہے۔ جس کی بُنیاد دقیق رُوحانی تجربات پر ہے۔ اس لئے یہ کوئی تعجب کا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مقام نہیں۔ اگر مغرب کے بعض متلاشئ حق اہلِ مغرب کی مادہ پرستی سے متنفّر ہو کر رُوحانی روشنی کے لئے مشرق سے رجُوع کر رہے ہیں ؎

بُہت سے مغربی افراد نے بھگوت گیتا سے نُورِ عرفان اَور سکونِ دِل حاصل بھی کیا ہے۔ چالیس سال سے یہ کتاب میری بھی رہنما۔ رفیق اَور معلّم ہے ؎

صاحبان! اَور بھی بے شمار ایسے مغربی فلاسفر ہو گذرے ہیں اَور اب بھی ہیں، جو کہ ہندو شاستروں کو رُوحانی ترقی اَور حقیقی تسکینِ قلب کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اِن سب کا یہاں حوالہ دینا مشکل ہے۔ حاصل کلام یہ کہ ہم جو مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں۔ اَور اُسے اپنی ہندو تہذیب سے برتر سمجھتے ہیں۔ یہ بالکل ہماری کم فہمی اور بے عقلی ہے۔ ہم نے کبھی غور و فکر سے کام نہیں لیا۔ جیسا کہ میں شروع میں عرض کر آیا ہوں۔ کہ میری بھی پہلے یہی حالت تھی۔ میں یوروپین تہذیب اور انگریزی لٹریچر پر فریفتہ تھا۔ اَور اپنی ہندوستانی تہذیب اور اپنے دھارمک لٹریچر کو اس کے مقابلہ میں کمتر اور ہیچ سمجھ کر اس سے سخت بے اعتنائی روا رکھتا تھا۔ مگر جب میں نے ہندو شاستروں کو غور سے پڑھا۔ تو میری

کایا پلٹ گئی۔ اب یہ حال ہے کہ ہندو شاستروں کے سوا اور کوئی کتاب پڑھنے کو جی نہیں چاہتا ؛

انگریزی خواں طبقہ کی خدمت میں میری پُرزور درخواست ہے۔ کہ اگر آپ سچے علم اور حقیقی سکھ مطلوب ہے۔ تو ہندو شاستروں کی شرن میں آئیے۔ خاص کر بھگوت گیتا کا مطالعہ کرے۔ جو مقابلتاً آسان ہے۔ اور جس میں تمام ہندو شاستروں کا عطر نکال کر رکھ دیا گیا ہے ؛

پیارے بھائیو !

اگر سچے موتیوں کو حاصل کرنے کی خواہش ہے یعنی اگر علم معرفت درکار ہے۔ اگر پرم ودیا کی طلب ہے۔ تو بے دریغ شریمد بھگوت گیتا کی شرن میں آئیے ؛

بھگوان کرشن جی فرماتے ہیں :۔

सर्व धर्मान् परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज ।

अहं त्वा सर्व पापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः ॥

سرو۔ دھرمان۔ پری تیجیہ۔ مام۔ ایکم۔ شرنم۔ ورج اہم۔ توا۔ سرو۔ پاپیبھیو۔ موکھ یشیامی۔ ما۔ شُچہ ۱۸/۶۶

۱۔ چھوڑ کر ۲۔ سے ۳۔ پاپوں سے ۴۔ مکت کرونگا ۵۔ مت ۶۔ شوک کر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترجمہ - اے ارجن ! سارے راستے چھوڑ کر تو میری شرن میں آ - میں تجھے سب پاپوں سے مُکت (رہا) کر دوں گا - تو فکر مت کر ؛

آگے فرماتے ہیں :-

य इमं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति ।

भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्य संशयः ॥

یا - اِمم - پرمم - گوہیم - مد - بھگتیشو - ابھی - دھاسیتی
بھکتم - مئی - پرام - کرتوا - مام - ایو - ایشیتی - سنشیہ ۱۸/۶۸

ترجمہ - جو آدمی بھگوت گیتا کا پرم گپت (پوشیدہ) گیان میرے بھگتوں میں پھیلائے گا - وہ میری پرم بھگتی (مکمل عبادت) کرے گا - اور ضرور ہی مجھے پائے گا ؛

پھر فرماتے ہیں :-

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं संवादमावयोः ।

ज्ञान यज्ञेन तेनाहमिष्टः सयामिति मे मतिः ।

ادھیشیہ - ایشیتے - چہ - یا - اِمم - دھرمیم - سمواد م - آوئیو
گیان - یگیین - تین - اہم - اشٹا - سیام - اتی - مے - متی ۱۸/۷۰

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترجمہ۔ اے ارجن! جو ہمارے اس دھرم سمواد یعنی گیتا کو پڑھے گا۔ وہ گویا گیان یگیہ کی صورت میں میری پوجا کرے گا۔ ایسا میرا مت ہے۔ گیتا کا دل سے پاٹھ کرنے والا گیان یگیہ کرتا ہے۔ اور گیان یگیہ کے ذریعہ بھگوان کا پوجن کرتا ہے ؏

آخر میں فرماتے ہیں :-

श्रद्धावान नसूयश्च शृणुयादपि यो नरः ।

सोऽपि मुक्तः शुभांल्लोकांप्राप्नुयात्पुण्यकर्मणाम् ॥

شردھاوان۔ آن۔ سوئیشچ۔ شرنویات[۲]۔ اپی۔ یو۔ نر[۳]
سو۔ اپی۔ مکتا۔ شبھان۔ لوکان[۴]۔ پراپنویات[۵]۔ پنیہ۔ کرمنام[۶] $\frac{18}{71}$

ترجمہ۔ جو انسان شردھا (عقیدت) سے بھگوت گیتا کو سُنیگا۔ وُہ بھی مکت ہو جائے گا۔ اور جہاں نیک روحیں مرنے کے بعد جاتی ہیں۔ وہاں پہنچ جائے گا ؏

پیارے دوستو! یہ ہے بھگوت گیتا کی مہماں (عظمت)۔ اس کا سُننا۔ سُنانا۔ پڑھنا۔ پڑھانا مہاں پنیہ ہے۔ ثواب عظیم ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا سُننا سُنانا۔ پڑھنا پڑھانا شردھا پوروک ہو۔ عقیدت کے ساتھ ہو اور ساتھ ہی اُس پر عمل بھی کیا جاوے ؏

۱۔ اُنساہ سے ۲۔ سُنیگا ۳۔ آدمی ۴۔ شبھ لوک ۵۔ پائے گا ۶۔ پُنیہ کرنے سے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس لئے سجنو! آپ سے یہی التماس ہے۔ کہ شریمد بھگوت گیتا کو خود پڑھیں اور سمجھیں۔ اوروں کو بھی اس کے پڑھنے کا شوق دلائیں۔ اور اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے یعنی بھگت۔ گیانی اور کرم یوگی بن کر نجاتِ ابدی۔ سرور ابدی اور حیاتِ ابدی حاصل کریں ؎

اوم شم

ہری اوم تت ست۔ ہری اوم تت ست۔ ہری اوم تت ست

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

چودھری روشن لعل صاحب ایم-اے-پی سی ایس
اکسٹرا-اسسٹنٹ کمشنر کی دیگر تصانیف

گیتا پرکاش المعروف نورِ ہدایت

اِس کتاب کے متعلق پُوجیہ پاد شری مہاتما ہنسراج جی مہاراج فرماتے ہیں :-

یہ گیتا پرکاش نام کا پُستک میرے مِتر چودھری روشن لعل صاحب ایگزیکٹو آفیسر میونسپل کمیٹی مُلتان شہر نے لکھا ہے - چودھری صاحب اُن اشخاص میں سے ہیں - جو سرکاری کام کے بوجھ سے دبے ہوتے بھی اپنے وقت کا کچھ حِصّہ دھارمک مطالعہ میں خرچ کرتے ہیں - جن اصحاب کو چودھری صاحب سے گفتگو کرنے کا موقعہ مِلا ہے - وہ جانتے ہیں - کہ اُن کا مطالعہ کتنا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وسیع اور حافظہ کتنا زبردست ہے۔ گرنتھ صاحب۔ بھگت کبیر کی بانی۔ رامائن۔ دیوان حافظ۔ مثنوی مولانا روم اور دوسرے مصنفوں کی پستکوں کے صفحوں کے صفحے اُن کو یاد ہیں۔ بھگوت گیتا شروع سے لے کر آخیر تک ان کے کنٹھستھ (یاد) ہے۔ اس کا کوئی شلوک نہیں۔ جس کو وہ زبانی پڑھ اور سنا نہیں سکتے۔ اتنے ادھک سوادھیائے اور مضبوط حافظہ کی طاقت کا یہ قدرتی نتیجہ ہے۔ کہ ان کے وچار گھمبیر اور پربھو پریم اور وشواس کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں "گیتا پرکاش" میں جو مضمون درج ہیں اُن کی تہ میں بھگوت گیتا کا مطالعہ ہے۔ شری کرشن جی مہاراج نے وید۔ اُپنشد رُوپی گئو کے دُودھ سے ارجن رُوپی بچھڑے کی جو پرورش کی تھی۔ اُسی دودھ میں سے کچھ حصہ چودھری صاحب کے نصیب میں بھی آیا ہے۔ اس دُودھ سے اُن کی آتما میں جو رُوحانیت پیدا ہوئی ہے۔ اُس کا پرکاش اس "گیتا پرکاش" میں پایا جاتا ہے۔ دھرم کی اعلےٰ سے اعلےٰ باتیں بڑی آسان عبارت میں درج کی گئی ہیں ہر ایک شخص جو دھرم سے پریم رکھتا ہے۔ اِس

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کتاب کے ذریعہ بغیر کسی تکلیف کے بھگوت گیتا کے اُپدیش سے لابھ اُٹھا سکتا ہے۔ بھگتوں کی بانی میں سے بھی جو رتن نکال کر مضمون کو سجایا گیا ہے۔ وہ اس پُستک کی خوبصورتی کو اور بھی بڑھا دیتے ہیں۔ میں آشا رکھتا ہوں کہ اردو جاننے والے اصحاب "گیتا پرکاش" کو پڑھ کر اپنے آتماؤں کی اُنّت کریں گے ٭

کتاب کی قیمت صرف ۸ر آنے جو کہ لاگت کے برابر ہے۔

علاوہ ڈاک خرچ ۲ر آنے

کتاب چھاپنے سے مدعا لوگوں کی روحانی بہتری ہے۔ نہ کہ مالی فائدہ ٭

اِس کتاب کا ہندی ایڈیشن بھی مل سکتا ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گیتارتن المعروف جواہر معرفت

(اُردو ہندی)

اِس کتاب میں بھوجن۔ دان اور اچھوت اُدھار پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اچھوت اُدھار کے مضامین خاص طور پر پڑھنے کے لائق ہیں ؂

قیمت ... ۸؍

محصولڈاک .. علاوہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

گیتا گیان

المعروف

روحِ معرفت

(اردو-ہندی)

اِس کِتاب میں شریر (جسم) بانی-(زبان)-
اَور من (نفس) کے تپوں کا بیان بڑی
وضاحت کے ساتھ کیا گیا ہے ؛
کِتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے ؛
ضخامت ۲۶۴ صفحہ - قیمت صرف آٹھ آنے ۸؍
علاوہ محصول ڈاک

نوٹ :- گیتا پرچار کی غرض سے کِتاب کی
قیمت بہت کم رکھی گئی ہے ؛

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

فلسفہ ویدانت کی اوجیہ کوٹی گیان یعنی یوگ وششٹ کا گیان روحانی

یوگ وششٹ

المعروف عطر و جوہر بہ زبان اُردو منگا کر مطالعہ کرو۔ بابو شیو برت لال جی ورمن ایم۔اے۔ نے اصلی گرنتھ کے تمام کہانی قصے اور معنی و مطالبات کے انتہائی دلچسپ روحانی قلم اختصار سے بوضاحت درج کر دیئے ہیں ہر انسان کو موکش پد کی پراپتی کرنیوالا۔ گورو آتمک گیان شری بھگوان رام کے قابل التعظیم گورو شری وششٹ مہاراج نے اپنی پُر تاثیر زبان سے ارشاد فرمایا تھا جس سے بھگوان رام کو تعلیم و تدریس کے سلسلہ میں آتما پرماتما کا روحانی گیان دینا مقصود تھا۔ بھگوان رام اپنے منشا نورت کرنے کیلئے سوال پوچھتے ہیں۔ گورو وششٹ جی جواب دیتے ہیں۔ یہ دھرم اور روحانیت کے پُر از معلومات سوال و جواب بصورت مکالمہ درج ہیں اور فلسفہ ویدانت کی پیاسی آتماؤں کیلئے ذریعہ شانتی اور باعث مکتی ہیں۔ شریر کیا چیز ہے من کی اوستھا کیا ہے۔ استھول سوکھشم شریر میں کیا فرق ہے آتما کی طاقت اور نورانی پربھو جیوتی کی پرگٹنا کی تریکال آنند مئے حالت سب گیان اور سب زبیان اس میں بھرے پڑے ہیں جو روحانیت کے انمول رتن موتی ہیں جن کی سنسار میں کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ مگر پونے چار سو صفحات کی طویل و ضخیم کتاب کی لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ نفیس و لازیب ہے، اور بھگوان رام کے راج تلک کے انتہائی دلکش نظارہ کی تھری کلر و عکسی تصویر سے مزین ہے۔

قیمت صرف [illegible] مجلد اعلیٰ ۱۲ر محصولڈاک بذمہ خریدار

روحانیت کے بحرِ بے پایاں میں مثل پھول تیرنے والے لوگو

پوتھی سری پنج گرنتھی آدسیک

سلیس اُردو زبان میں منگا کر پڑھو۔ جو بھائی دیارام صاحب عارف نے گورمکھی زبان سے اس حسن و خوبی

पुस्तकालय

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ترجمہ فرمائی ہے۔ کہ گورو گھر سے پریم کرنیوالے اُردو دان لوگ اس پر دلی عقیدت کے پھول چڑھا رہے ہیں اور اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی کیلئے شب و روز اسی اُردو پنجگرنتھی کا پاٹھ کرتے ہیں کیونکہ اس میں جپ جی رہنبہ ہزارہ رہ راس۔ اننند جی۔ باون اکھری۔ دکھنی اونکار۔ سدھ گوشٹ۔ سکھ منی۔ آسا دی وار اور شبد نومحل کا روحانی ولاثانی گیان بھی شامل ہے فاضل مترجم نے ستگورو مہاراج کے روحانی واکوں کا ترجمہ شیریں اُردو زبان میں کچھ اس انداز سے کیا ہے کہ بایدو شاید اور اس پر طرہ یہ کہ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی کیساتھ خوبصورت حروف نقرہ کی جلد بندھائی گئی ہے قیمت بلاجلد ے ر مجلد اعلیٰ ۱۲ر

موتیوں کا سلسلہ ہے دہر میں جانِ حیات ؛ پوچھیے انصاف کی تو ہے یہی کانِ حیات

آپ کو جب قدر ہوگی اِک دُرِ نایاب کی ؛ کیوں نہ پھر ممتاز ہوگی آپکی شانِ حیات

شاندار زندگی کے شاندار اصول

دلاور۔ شجاع۔ سوربیر۔ رانا سانگا اور بابر کے خوں فشاں تواریخی جنگ کا نظارہ اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہتے ہو تو فاضل مصنف مہاتما شیوبرت لال ورمن کے تصنیف کردہ ناول

گرہ دار موتی قیمت ۱۲ر	جھلک دار موتی قیمت عمر	ہوشیار موتی قیمت عمر
طرہ دار موتی قیمت ۱۲ر	تڑپ دار موتی قیمت ۱۲ر	دیدار موتی قیمت ۱۲ر
رنگ دار موتی قیمت ۱۲ر	وضعدار موتی قیمت عمر	دلکدار موتی ۱۲ر آبدار موتی ۱۲ر
خمدار موتی قیمت عمر	خونخوار موتی قیمت عمر	تاب دار موتی قیمت ۱۲ر
شاندار موتی قیمت عمر	شاہی ساہسی قیمت ۱۲ر	بھڑک دار موتی قیمت ۱۲ر
چمکدار موتی قیمت ۱۲ر	دلدار موتی قیمت ۱۲ر	شاہی تپسوی قیمت ۸ر
ہندی " " قیمت عمر	شاہوار موتی قیمت ۱۲ر	شیطانی حرکت قیمت ۱۲ر

نوٹ (۱) ہر ایک ناول اپنے آپ ہی ایک مکمل ناول ہے۔ اور کسی دوسرے ناول کے تعلق یا سلسلے کی ضرورت نہیں (۲) اس فاضل مصنف کے جواہر ریز قلم کے اوصاف تو بیان سے باہر ہیں لیکن ہم ایک خوبی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ کسی لفظ میں تعصب کی بُو تک نہیں (۳) ہر ایک ناول

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تھری کلر فوٹو بلاک سے مرصع اور مزین ہے اور مزید برآں خوبی یہ ہے۔ کہ ٹائیٹل کی سہ رنگی تصویر کیلیئے حتی الوسع ناول کے ہیرو یا ہیروائن کا انتخاب کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب و دلکش۔ کاغذ نفیس ؛

سکھوں کی شمشیر آبدار

جس سے کل جہان لرزاں و ترساں تھا۔ انگریز پنجاب میں کلیجہ تھام کر آئے تھے۔ کابل و نیپال سکھوں کا پانی بھرتے تھے۔ آہ پنجاب میں سکھوں کا تخت الٹ گیا۔ سکھوں کی شمشیر آبدار نامی کتاب اردو زبان میں منگا کر پڑھو اور خون کے آنسو رو کر اسکا مطالعہ کرو۔ جس میں خالصہ قوم کی بے جگر بہادری۔ دلاوری کے جنگی کارنامے اور مہاراجہ رنجیت سنگھ والئے پنجاب کی بے مثل شجاعت و سیاست کے بے نقاب مفصل تذکرے اور سکھ سلطنت کے عروج و زوال کے دل تڑپا دینے والے واقعات اور حالات اور غدار قوم امراء و روساء کی شرمناک چالوں اور سازشوں کے سنسنی خیز واقعات تاریخی اوراق اور مستند دستاویز کی بنا پر سوز و گداز کے قلم سے درج ہیں ؛

Entered in Database

قیمت [illegible] روپیہ چار آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

Signature with Date

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب و پبلشرز

چوک متی سچدیو بلڈنگ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کتاب کے ملنے کے پتہ

۱- میسرز جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب چوک متی لا[ہور]
۲- میسرز پریم سنگھ کیشو رام بک سیلرز لوہاری دروازہ لاہور۔
۳- میسرز رتن اینڈ کو دریبہ کلاں دہلی۔
۴- بھائی گیلا رام اینڈ سنز کیپ بازار ملتان شہر۔
۵- ماسٹر لال چند بک سیلر ملتان شہر۔
۶- لالہ دھنپت رائے بک سیلر کالے منڈی ملتان شہر۔
۷- ماسٹر ٹیک چند لکھمی چند بک سیلرز انبالہ شہر۔
۸- میسرز نہال چند دیال چند بک سیلرز جالندھر شہر۔
۹- میسرز جے ایس سادھو سنگھ سیوا سنگھ بک سیلرز ڈیرہ اسمٰعیل [خان]
۱۰- میسرز جے ایس کرشن بک سیلرز بنوں۔
۱۱- بھارت پستکالیہ متصل گھنٹہ گھر امرتسر۔
۱۲- پرتاب سنگھ پرتیم سنگھ بک سیلر بازار مائی سیوال امرتسر۔

اسکے علاوہ اپنے شہر کے مشہور تاجران کتب سے طلب [کریں]

رآفتاب عالم پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام سردار پریم سنگھ پرنٹر۔ پبلشر چھپکر شا[ئع ہوا]

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri